कऋ्ष्मा पै रवीदेखही

नागश्रा खाती

हुं इन्कहनकज्ञानमु जिथलाकांही

लिखुती

इस्तार पजुलालावही केकदराजकीनपुहतीजालेतो

सोहबती

अदायगी दर्ज की जावेगी जबलब सूलंही

नामअसामी

[illegible] ईइक्सनम्बरमुताबिकखाताबही

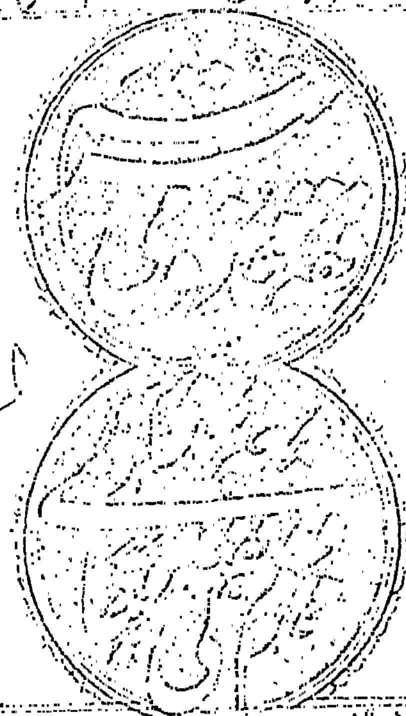
इसतरफ़ खाताबहीके इन्दराजकीनक़लकीजावेगी

[illegible]

الا ان اولياء الله لا خوف عليهم ولا هم يحزنون

الحمد لله والمنة کہ از تالیفات مولانا الشیخ الشاہ حضرت مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی

کتاب مستطاب المختصر المجرب المسمی ... فی جواب الرسالة المسمیہ



تصحیح مترجم کرانید جناب مولانا مولوی ابو محمد عبد العزیز الدائم ی الہزاروی ساکن آلتوتی

باہتمام تام جناب شیخ امانت خادم دین سید المرسلین حضرت بدر الدین بن عبد الصمد ساکن تقوہ

دیباچہ مترجم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ

خاکسار احقر العباد ربانی ابو محمد عبد العزیز بن عبد السلام العثمانی متوطن شہر گڑھی حبیب اللہ خان ضلع ہزارہ از اضلاع پنجاب اتفاق زمانہ سے بندر مشہور بمبئی میں آیا اور یہاں آکر خدا نے توفیق دی ایک ایسے شخص سے ملاقات کرا دیا جو مسلمانوں کا خیر خواہ۔ قوم کا دلسوز جسکی ہمت علیا اشاعت دین اور قوم کو نفع دینے والے کاموں میں مصروف رہتی ہے۔ یعنی جوان صالح جناب بدر الدین بن عبد اللہ صاحب قوریشی بمبئی دام اللہ حیاتہ۔ آپ نے ایک روز فرمایا کہ جناب حضرت مخدوم علی مہائمی قدس سرہ کی تصانیف عربی زبان میں ہیں جنسے عموماً اہل ہند مستفید نہیں ہو سکتے لہذا انکی کسی ایک کتاب کا ترجمہ اردو میں ہونا چاہیے۔ پھر انکی کتاب جسکو فقہ مخدومی کہتے ہیں خیال میں آئی اسوجہ سے کہ حضرت مخدوم صاحب کوکن کے رہنے والے تھے اور اہل کوکن اکثر شافعی المذہب ہیں اور مذہب شافعی کے مشہور مفتی۔ اگر اس کتاب کا ترجمہ ہو تو نہایت مناسب ہے اسلئے کہ اس ترجمہ سے اہل وطن کو زیادہ نفع پہونچیگا۔ اور عام مسلمان مرد و زن اپنے فرائض مذہبی سے واقف ہو جائینگے چنانچہ ایک قلمی نسخہ مجکو لا دیا جس میں جب میں نے سواد کو دیکھا تو کاتبوں کی تصحیف سے اصلی حالت کتاب کی بگڑ گئی تھی اور یہ بھی سنا گیا کہ اس کتاب میں کسی نے کچھ مسائل اپنی طرف سے الحاق کر دئے ہیں اسلئے متعدد نسخے جمع کرنیکی کوشش کی مگر سوائے دو نسخوں کے اور نہ ملے لیکن انکی حالت بھی بالکل ویسی ہی تھی [illegible] بہ ہزار دقت میں غور کر کے جہاں تک ممکن ہوا نسخہ کی اصلاح کی اور کل مسائل کو کتب معتبرہ شافعیہ سے مطابق کیا گیا سوائے چار پانچ مسائل کے سب موافق نکلے نصف صفحہ میں متن لکھکر نصف کے نیچے بالمقابل بامحاورہ اردو ترجمہ لکھا تاکہ طالب علم کو ترجمہ میں سہولت ہو اور زیادہ عوام کے فائدے کے لئے مواضع مشکلہ کی تفسیر بالائے خطین کر دی اور جہاں زیادہ ضرورت دیکھی حاشیہ پر اسکی توضیح کردی۔ ترجمہ کی اصلاح و تطبیق مسائل میں جناب مولانا مولوی شیخ احمد صاحب نے حسبۃً للہ اپنے اوقات عزیزہ صرف فرمائے۔ جزاہم اللہ خیرا۔ اور علمائے کرام و فضلائے عظام کو بھی یہ ترجمہ دکھایا گیا اور جنہوں نے اسے پسند فرمایا انکی تقریظیں نہایت کیں جو کہ اخیر کتاب میں مطبوع ہیں۔ پھر بھی اگر کچھ بھول چوک رہ گئی ہو تو اہل فضل اصلاح فرمائیں مترجم کو ہدف ملامت نہ بنائیں بلکہ مترجم اور مصنف و باعث ترجمہ جناب بدر الدین بن عبد اللہ قوریشی صاحب کو دعائے خیر سے یاد فرمائیں۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

ابو محمد عفا عنہ متوطن شہر گڑھی حبیب اللہ خان صانہا الرحمن عن حوادث الزمان

من یرد الله به خیرا یفقهه فی الدین

١٠٤٨

الحمد لله والمنة کہ از تو الیف مولانا شیخ المشائخ حضرت مخدوم علی الفقیہ المہائمی قدس سرہ
کتاب مستطاب المختصر الجامع در فقہ امام شافعی رحمۃ الله علیہ المسمی بہ

فقہ مخدومی

مع

ترجمہ ہندی

از مولانا جناب مولوی ابو محمد عبد العزیز العثمانی المہزاروی دام فیضہ الجلی ۔ باہتمام التام جناب دیانت مآب خادم دین سید المرسلین جناب حضرت بدر الدین بن عبد الله صاحب قوریا

در مطبع گلزار حسنی بمبئی محلہ جھنڈی گاسرنک طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

سب تعریف واسطے اللہ کو کہ سب جہان کا رب ہے۔ اور نیک عاقبت واسطے پرہیزگاروں کے۔ اور درود و سلام ہو اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور انکی آل و اصحاب سب پر

ھذا کتاب الطھارۃ

یہ کتاب ہے طہارت کے بیان میں

قال اللہ تعالی وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا یشترط لرفع الحدث والخبث ماءٌ مطلقٌ المیاہ التی یصح التطہیر بہا سبعۃ میاہ ماء السماء وماء البحر وماء النھر وماء البرد وماء العین وماء البئر وماء الثلج +

فرمایا اللہ تعالی نے کہ اوتارا ہم نے آسمان سے پانی پاک کرنیوالا۔ حدث اور پلیدی کے دور کرنیکے واسطے مطلق پانی شرط ہے مطلق پانی وہ ہے کہ بلا قید پانی کا نام اس پر بولا جاوے برعکس عرق گلاب اور مثل اسکی اگرچہ کیچ میں پانی ملا ہوا ہے لیکن نہیں بولا جاتا کیچ کو پانی بلکہ گارا مطلقیت سے خارج ہے۔ حدث ایک اعتباری چیز ہے جو اعضا کو قائم ہو کر نماز کی صحت کو مانع ہوتا ہے جیسا کہ نامحرم عورت کو ہاتھ لگانا یا وطی کرنا اور مثل اسکے۔ جن پانیوں کے ساتھ طہارت درست ہوتی ہے وہ سات ہیں پانی سمندر کا پانی نہر کا پانی برف کا پانی چشمہ کا پانی کنوئیں کا پانی اولے کا

والماء على اربعة اقسام طاهر
مطهر غير مكروه وهو الماء المطلق
الذى يقع عليه اسم الماء بلا اضافة
وطاهر مطهر مكروه وهو الماء المتشمس
فى اناءٍ منطبع بوقتٍ حارٍ وبلدٍ حارٍ
قال عليه السلام يا حميراء لا تفعلى فانه
يورث البرص والجذام وطاهر
غير مطهر وهو الماء المستعمل فى فرض
الطهارة وهو غير طهور فان بلغ
الماء المستعمل قلتين عاد طهورًا
ولا ينجس كثير الماء بملاقات النجاسة
فان تغيّر بها صار نجسًا وقليله ينجس
بملاقات النجاسة فان بلغ قلتين
من محض الماء ولا تغير عاد طهورًا
والّا لم يطهر والمتغير بما خالطه
من الطاهرات طاهر غير طهورٍ
ولا يضر التغير الذى لا يمنع

اور اقسام پانی کے چار ہین۔ اوّل پانی وہ ہے کہ
خود بھی پاک ہو اور پاک کرنیوالا بھی ہے بغیر کراہت کے۔
اور یہ وہ مطلق پانی ہے کہ جسپر بولا جاتا ہے پانی کا نام
بغیر اضافت کے۔
دوسرا پانی پاک ہو اور پاک کرنیوالا بھی لیکن مکروہ ہے
اور یہ وہ پانی ہو کہ دہاتی برتن مین دہوپ سے گرم ہوا ہو گرمی کے
وقت مین اور گرم شہر مین فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عائشہ
اسکا استعمال نکر کہ یہ برص اور جذام پیدا کرتا ہے۔
تیسرا پانی پاک ہو لیکن پاک کرنیوالا نہین۔ اور وہ پانی ہو
کہ کسی فرض طہارت مین استعمال ہو چکا ہو۔ یہ پانی پاک کرنیوالا
نہین۔ پس مستعمل پانی اگر قلتین کو پہنچ جاے اور اوسمین تغیر نہو
تو پاک کرنیوالا ہو جاتا ہے۔
اور بہت پانی نجاست کے ملنے سے نجس نہین ہوتا۔ مگر اوسوقت کہ نجاست سے
متغیر ہو جاے تو نجس ہو جائیگا۔ اور تھوڑا پانی نجاست کے ملنے سے نجس ہو جاتا
پس اگر یہ پانی خالص پانی کے ملنے سے قلتین کو پہنچے اور اوسمین کچھ تغیر نہو
تو یہ پانی پاک اور پاک کرنیوالا ہوگا۔ ورنہ ویسا ہی رہیگا۔ اور جس پانی کو
پاک چیزین ملکر متغیر کرین تو وہ خود پاک ہے لیکن پاک کرنے والا نہین

وقوع الاسم عليه ولا يضر التغير بطول المكث ولا يضر التغير بالطين والطحلب وما في مقر الماء وممره وبالمجاور كالعود والدهن وبالتراب والملح المائي وان طرحا فيه وماء نجس وهو الماء الذي حلت فيه النجاسة وهو دون القلتين تغير او لم يتغير او كان قلتين فتغير بها بلون او طعم او ريح فطهره بزوال نفسا وبماء آخر وقدر ماء الكثير قلتان وهو خمسمائة رطل بالبغدادي تقريبا اي فلا يضر نقصان رطلين ونص الكثير على المذهب واعلم ان القلتين في الراكد مقدار ذراع وربع في الطول وذراع وربع في العرض وذراع وربع في العمق

باب النجاسة

کہ پانی سے پانی کا نام دور نکر دے۔ اور وہ تغیر بھی مضر نہیں جو پانی کے دیر تک ٹھہرنے سے پیدا ہوا ہو۔ اور وہ تغیر بھی مضر نہیں جو مٹی اور کائی اور اوس چیز کے ملنے سے جو اسکے ٹھہرنے اور پانی کی گذرگاہ میں ہوا ہو۔ اور نہ ساتھ مجاور جیسا کہ لکڑی تیل اور نہ ساتھ مٹی کے اور دریائی نمک کے اگرچہ یہ دونوں چیزیں پانی میں قصداً ڈالی بھی جاویں اور پانچواں پانی نجس ہے اور وہ پانی ہے کہ ملجای اوس میں نجاست اور حال میں کہ یہ پانی قلتین سے کم ہو۔ خواہ متغیر ہووے یا نہووے فقط نجاست کے ملنے سے پلید ہو جاتا ہے۔ یا یہ پانی قلتین ہے لیکن تھوڑی نجاست نے اسکا رنگ یا ذائقہ یا ریح کو تغیر کر دیا تو پلید ہے اب طہارت اسکی اسطرح ہو سکتی ہے کہ خود بخود یہ پانی اس تغیر کو دور کرے۔ یا دوسرا پانی سے یہ تغیر دور ہو جاوے۔ اور بہت پانی کا اندازہ قلتین ہے اور قلتین تخمیناً پانچسو رطل بغدادی ہیں۔ اسمیں ایک دو رطل کم ہوویں تو مضر نہیں اور دو سے زیادہ اگر کم ہویں تو بنابر مذہب مضر ہے۔ اور جان تو کہ ٹھہرے ہوئے پانی میں قلتین کا اندازہ یہ ہے کہ ہو ویں طول میں سوا ہاتھ اور اسیطرح عرض میں اور عمق میں

باب ہے نجاست کے بیان میں۔ ہر نشہ کرنے والی۔

هي المسكر المائع والكلب والخنزير
وما تولد منهما او من احدهما من
حيوان طاهر والبول والغائط والروث
والمذي والودي والمني غير الادمي
والدم والصديد والقيح والقئ
والخمر والنبيذ والميتة الا السمك
والجراد والادمي وما لا يوكل لحمه
اذا ذبح وشعر الميتة وعظمها نجس
الا شعر الادمي والمراد بالميتة زائلة
الحيوة بلا ذبح شرعي وشعر ما لا يوكل
لحمه اذا انفصل عنه في حال حيوته غير الادمي
ولبن ما لا يوكل لحمه سوى الادمي وما
ينجس بذلك وما يعفى عن شيء من
النجاسة الا اليسير من الدم ويعرف
الكثير والقليل بالعادة ويستثنى
منها ميتة لا نفس لها سائلة كالخنفساء
والذباب والنمل والنحل والقمل والبرغوث

بہنے والی چیز اور کتا اور خنزیر نجس ہے۔
اور جو کہ ان دونوں سے پیدا ہووے۔ یا ایک سے حیوان انکا بچہ پیدا ہو
اور پیشاب اور پاخانہ اور لید اور مذی اور ودی
اور آدمی کے سوا۔ اور روکی منی اور خون اور پیپ اور
زرد آب اور قے اور شراب اور نبیذ اور مردہ جانور
سوائے مچھلی اور ٹڈی اور آدمی کے۔ اور وہ جانور کہ
ذبح کئے پر گوشت اوسکا نہ کہایا جاوے۔ اور مردار کے بال
اور ہڈی نجس ہین۔ مگر آدمی کے بال پاک ہین اور مراد
مردار سے وہ ہے کہ نکلجاے جان اوسکی بغیر ذبح شرعی کے
اور جس جانور کا گوشت کہایا نہین جاتا (یعنی حرام جانور)
اوسکی زندگی مین بال اوسکے جدا ہو جائین تو وہ بھی نجس ہین
مگر آدمی کے بال پاک ہین اور جسکا گوشت کہانا درست نہین
اوسکا دودہ بھی پلید ہے سوا آدمی کے۔
پس جو چیز کہ انسے پلید ہوئی ہو سو وہ بھی نجس ہے اور کچہ بھی نجاست
معاف نہین ہوتی۔ مگر تہوڑا خون اور کمی بیشی عادت سے
معلوم ہوتی ہے اور مستثنی ہے انسے وہ مردہ جانور کہ جسکا خون
بہنے والا نہو۔ جیسے گوبرولا۔ اور مکھی۔

اذا ماتت في الاناء وفيه الماء او مائع آخر لم تنجسه ما لم تطرح فيه الا ان طرحت فيه او غيره فانه ينجس الماء والمائع وتعفى عما لا يدركه الطرف لقلته ورطوبة فرج الحيوان الطاهر طاهر والعلقة والمضغة ورطوبة فرج المرأة ليست من النجاسات وماء القروح والنفطات فان كان له رائحة كريهة فهو نجس والجزء المنفصل من الحي كميتة لا شعر المأكول وريشه وبيضه وانفحته والمسك وفارة المسك

فصل ويطهر من النجاسات الخمر اذا تخللت وليس فيها عين ولم تلاقيها نجاسة اجنبية وان نقلت من الظل الى الشمس او بالعكس والجلد الذي نجس بالموت يطهر ظاهره وباطنه بالدباغ وهو نزع الفضلات بادوية حريفة ولو بنجسة لكن الجلد بعد الدباغ كثوب النجس لانه

اور چونٹی - اور شہد کی مکھی - اور جوں - اور پسو - جب اس میں مر جائیں اور اُس برتن میں پانی یا بہنے والی چیز (مثل سرکہ و دودھ وغیرہ کے) ہو تو اسکو نجس نہیں کرتی - جبتک کہ اس میں یہ جانور ڈال نہ دیئے جائیں اور اگر ڈالے گئے - یا انہوں نے خود بخود گر کر پانی یا بہنے والی چیز کو متغیر کیا تو پانی اور بہنے والی چیز نجس ہو جائیگی - اور معاف ہے وہ تھوڑی پلیدی جو کہ نظر میں نہ آسکے - اور پاک حیوان کی فرج کی رطوبت بھی پاک ہے اور علقہ - اور مضغہ اور عورت کے فرج کی رطوبت نجاست سے نہیں - اور زخموں کا پانی اور آبلوں کا پانی اگر بدبو رکھتا ہو تو نجس ہے - اور زندہ جانور کا جدا کیا ہوا جزو مثل اوسکے مردہ کے نجس ہے بجز بال حیوان ماکول اور پر اور انڈے - اور پنیر اور مشک اور نافہ مشک کے

فصل نجاسات سے شراب پاک ہو جاتی ہے جبکہ خود بخود سرکہ بنجاوے - اور اوسمیں کوئی چیز جرم والی پڑی ہو اور نیز اوسکے ساتھ کوئی الگ نجاست نہ ملی ہو اور شراب اگرچہ سایہ سے دہوپ کیطرف نقل کیجاوے یا اسکے برعکس بہی تو پاک ہو جاتی ہے اور جو چمڑا موت کے سبب پلید ہو گیا ہو دباغت کے ساتھ اندر باہر سے

من غسله الا بالتراب والتشميس ولا يجب
استعمال الماء في اثناء الدباغ ولا يطهر
بعد الدباغ جلد الكلب والخنزير وفروعهما
وما ينجس بملاقات شيء من كلب او خنزير
او فروعهما يشترط غسله سبع مرات
احديهن بمزاج التراب الطاهر بالماء
ويجزى في بول الصبي الذي لم يطعم سوى
اللبن الرش مع التعميم ويغسل من بول
الجارية وما ينجس بغيرهما وان لم يكن له
عين كفى اجراء الماء عليه وان كان له
عين وجب ازالتها مع صفاتها ولا يضر
بقاء اللون او الريح اذا عسر ازالته
لا ان بقي الطعم وحده او اللون والريح
ولو وقعت فارة في بير وماؤها كثير
وتمعط شعرها نزح جميعها ويشترط
ورود الماء القليل على المغسول لا عصره
والغسالة تنفصل بلا تغير وزيادة وزن

فقط مٹی ڈالنے اور دہوپ مین رکہنے سے چمڑا پاک نہین ہوتا
اور دباغت کرنے کے اثنا مین پانی کا استعمال کچہ واجب نہین
(یعنی پانی کے بغیر ہی وہ اون کے ساتہ پاک ہو جاتا ہے)
اور خنزیر اور کتے اور انکے فروع کا چمڑا دباغت کے بعد
بہی پاک نہین ہو سکتا - اور جو چیز کتے یا خنزیر یا انکے
فروع کے کسی شئ کے ملنے سے ناپاک ہو اوسکو سات دفعہ دہونا
شرط ہے جنمین ایکبار مٹی پاک پانی کے ساتہ ملا کر دہووے
اور شیرخوار لڑکیکے پیشاب مین جو کہ بغیر دودہ کے کچہ غذا
نہین کہاتا فقط پانی چہڑکنا کافی ہے - اسطرح کہ عام ہو جاے
پانی - اور لڑکیکی پیشاب کے دہونا واجب ہے - اور جو چیز اون
ان دو چیزون کے سوا پلید ہو - اگر وہ پلیدی جسم والی نہین تو فقط
پانی کا اوسپر بہا دینا بس کرتا ہے - اور اگر اوسکا جسم ہو تو اوسکے
صفات کے اوسکو زائل کرنا واجب ہے - اور اگر کوئین مین چوہا گر کے
اور پانی اوسکا بہت ہو اور بال چوہے کے پراگندہ ہو جاوین تو اوس
کوئین کا تمام پانی نکالا جاے - اور جو چیز دہوئی جاتی ہو اوسپر تہوڑے
پانیکا ورود شرط ہے - نچوڑنا اوسکا کوئی شرط نہین اور اوس غسالہ کا حکم
جو کہ بغیر تغیر و زیادتی وزن کے جدا ہو رہے مانند حکم مغسول کے ہے

[illegible]

حکمها حکم مغسولها ولو وقعت هرة
او فارة او طائر فی ماء قلیل او مائع آخر
وانغمست وخرجت حیة لم تنجس بالمنفذ
ولو تنجس مائع ولو دهنا تعذر تطهیره

فصل یحل استعمال کل اناء طاهر
ویحرم من الذهب والفضة استعمالا
واتخاذا الا المموه ـ لا المتخذ من الیاقوت
ونحوه والمضبب بذهب او فضة وضبته
کبیرة فوق قدر الحاجة حرام وموضع
الاستعمال وغیره سواء ویحرم علی الرجال
التحلی بالذهب لا اتخاذ انف
وسن ویحل له بالفضة
اتخاذ الخاتم مثقالا ولها لبس انواع الحلی
من الذهب والفضة وما نسج بهما لا فیه
اسراف کالخلخال وزنه مائتا مثقال و
للرجال تحلیة المصحف بالفضة والمرأة
بهما ویحرم علی المرأة تحلیة آلات الحرب ویحرم

اور اگر بلی یا چوہا یا پرندہ تھوڑے پانی مین یا کسی بہنے والی
چیز مین گر پڑے اور اوسمین ڈوب کر جیتے نکل آئین تو اپنے
منفذ سے نجس نکرینگے ـ اور اگر بہنے والی چیز اگرچہ تیل ہی ہو
نجس ہو جاے تو اوسکا پاک کرنا ممکن نہین ـ

فصل ہر ایک پاک برتن کا برتنا حلال ہے ـ لیکن اگر سونے چاندی کا
ہو تو اوسکا برتنا اور رہا کر رکھنا دونون حرام ہے مگر ملمع کیا ہوا
اور اسیطرح یاقوت اور اوسکی شکل کا بنا ہوا برتن درست ہے
اور سونے چاندی کا پیوند لگا ہوا اس حالت مین کہ وہ بڑا پیوند
حاجت سے زیادہ ہو حرام ہے ـ لیکن اگر پیوند بڑا بقدر حاجت ہو
تو جائز ہے اور چھوٹا پیوند بہرحال درست ہے اور اوسمین برتنی کی
جگہ اور غیر برتنی کی جگہ برابر ہے ناک بنا لینی یا دانت
یا ہنر کو تار بنا کر استعمال کرنا حرام نہین
اور مرد کو چاندی کی انگشتری بقدر ایک مثقال کے بنا لینی جائز ہے
اور عورتکو چاندی سونیکی سب قسم کے زیور اور جو کہ اوس کے تار وغیرہ سے
کپڑا بنا ہوا ہو جائز ہے ـ لیکن اوسمین اسراف کرنا جیسے دو سو
مثقال کے وزن کا خلخال پہننا حلال نہین اور مردونکو مصحف
شریف کا چاندی کے ساتھ اور عورتونکو سونے اور چاندی دونون کے ساتھ

على الرجل لبس الحرير ويحل للرجل لبسه
للضرورة كالحر والبرد المهلكين و
يجوز للحاجة الاستصباح بالدهن النجس
ويجوز للحاجة لجرب وحكة ودفع القمل
ولو بسط فوق الديباج ثوب قطن
وجلس عليه لم يحرم ويحل المطرف و
والمطرز على قدر العادة ـ

فصل

وشروط الوضوء واحد
وهو ان يكون الماء طاهر مطهر
واذا اشتبه عليه ماء طاهر
بمتنجس ولو على الاعمى وهو قادر
على اليقين اجتهد وتوضأ بما ظن طهارته
لا في ميتة ومذكاة واخت رضاع
واجنبية وفي ماء وبول يريقهما او
احدهما في الآخر ثم يتيمم. واذا استعمل
بما ظن طهارته اراق الآخر ندبا
وفي ماء وماء ورد يتوضأ بكل واحد

اور مرد کو ریشمی کپڑا پہننا حرام ہے۔ لیکن بباعث ضرورت کے
جیسے سخت گرمی یا شدت سردی مین کہ ہلاکت کرنیوالی ہون
جائز ہے۔ اور حاجت کیوقت نجس تیل کا چراغ مین جلانا جائز ہے
اور واسطے کسی حاجت کے مانند خارش کھجلی جوؤن کے
دور کرنیکے لیئے استعمال کرنا جائز ہے۔ اور اگر بافتہ دیبا پر روئی کا کپڑا
بچھا کر بیٹھے تو حرام نہین۔ اور سونے چاندی کے بیل بوٹے والا
کناری دار کپڑا عادت کے موافق جائز ہے۔

فصل

وضو کی شرطون کے بیان مین۔
شرط وضو کی ایک ہی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ پانی پاک پاک کرنیوالا ہو
اور جب پانی پاک اور متنجس مین کسیکو شبہ واقع ہو۔ خواہ
وہ شخص اندھا ہی ہو (لیکن) یقین حاصل کرنے پر قدرت
رکھتا ہو تو اجتہاد کرکے جس پانی پر طہارت کا غالب گمان
رکھتا ہو اوس سے وضو کرلیوے۔ لیکن اگر میتہ اور ذبیحہ
مین یا ہمشیرہ رضاعی اور اجنبیہ مین شبہ ہو تو اجتہاد نکرے۔ اور اگر
پانی اور پیشاب مین شبہ واقع ہو تو دونوں کو بہادے یا ایک کو دوسرے مین
ڈالدیوے۔ اور پھر تیمم کرے۔ اور جس حالت مین کہ ایک کو طہارت کے
گمان پر استعمال کیا ہو تو دوسرے کو بطور استحباب بہا
دیوے۔ اور اگر پانی اور گلاب مین شبہ ہو تو ہر ایک سے
ایک بار وضو کرلیوے۔ پھر اگر وضو نہ کیا اور اجتہاد
اوسکا بدل گیا تو اب دوسرے اجتہاد پر عمل نہ کرے
بلکہ تیمم کرلے۔

منهما مرة فان لم يفعل وتغير اجتهاده
لم يفعل بالثاني بل يتيمم ولا اعادة
عليه ولو اخبر بنجاسة الماء مقبول الرواية
وبين السبب او كان فقيها موافقا اعتمده

قوله **فصل** وفروض الوضوء ستة
احدها النية عند غسل الوجه و
اقترانها فلو تأخرت عنه لم يجز
وكذا لو تقدمت عليه لم يكن عنه
فينوي رفع الحدث او بعض احداثه
او غيرها غلطا او استباحة مفتقر الى الطهارة
واداء فرض الوضوء لا ما يستحب له كمس المصحف
او لطواف الكعبة والمكث في المسجد وقراءة القرآن
ودائم الحدث كالمستحاضة ينوي
الاستباحة او اداء فرض الوضوء دون
رفع الحدث ولا يضر قصد التبرد مع
النية المعتبرة ويجب اقترانها باول غسل
الوجه ولا يضر تفريقها على الاعضاء

اور باوجود اسکے اسپر اعادہ کرنا نہین۔ اور اگر کوئی شخص جسکی روایت مقبول ہو پانی کے نجس ہونیکی خبر دیوے اور (پلید ہونیکا) سبب بھی بیان کر دیوے۔ یا وہ شخص فقیہ ہم مذہب ہو تو ایسے شخص کے کہنے پر اعتبار کیا جاوے۔

فصل وضو کے فرضوں مین۔ اور وضو کے چھ فرض ہین پہلا فرض نیت کرنا منہ دہوتے وقت۔ تو اگر منہ دہونے کے پیچھے نیت کرے تو جائز نہین۔ اسیطرح جب اوس جزو کے دہونے سے قبل نیت کرے جو منہ کی حد مین داخل نہین۔ تو نیت جائز نہو گی۔ اور نیت رفع مطلق حدث یا بعض حدثونکو دور کرنیکی کرے۔ خواہ اون حدثونکے رفع کرنیکی غلطی سے نیت کرے جو کہ اسپر نہین۔ یا اون چیزونکے مباح ہونیکی جو کہ طہارت کی طرف محتاج ہو (جیسے قرآن کا مس) یا فرض وضو کے ادا کرنیکی نیت کرے لیکن جس چیز کیلئے وضو کرنا سنت ہے اوسکی نیت نکرے جیسے قرآن کی تلاوت اور مسجد مین ٹہرنا۔ اور دائم الحدث اور مستحاضہ فقط استباحت یا ادائے فرض وضو کی نیت کرین رفع حدث کی نکرین اور نیت معتبرہ کیساتہ اگر ٹہنڈک حاصل کرنیکا ارادہ کرے تو مضائقہ نہین۔ اور واجب ہے منہ کے پہلے جزو کے دہونیکے ساتہ متصل کرنا نیت کا۔ اور نیت کا ہر عضو پر متفرق جدا جدا کرنا بھی کچھ مضر نہین =

والثانی غسل الوجہ وھو ما بین
منابت شعر الرأس غالبًا ومنتھی الذقن
واللحیین طولًا وما بین الاذنین فی
العرض ویجب غسل باطن الخفیف من
اللحیۃ وظاھر الکثیف والخارج منھا
فیدخل فیہ موضع الغمم دون موضع
التحذیف والصلع والنزعتین وھما
البیاضان المکتنفان للناصیۃ وقیل
موضع التحذیف من الوجہ ویجب غسل
شعور الخفیفۃ علی الوجہ غالبًا کالاھداب
والحاجبین والعذارین والشاربین و
العنفقۃ وشعر الخد ظاھرا وباطنا
الثالث غسل الیدین مع المرفقین
وما علیھما وما یحاذیھما من ید زائدۃ
فاذا اشتبھت فکلتیھما والمقطوع من
الساعد یغسل الباقی ومن المرفق راس
العضد ومن فوقہ یستحب باقیہ الرابع

دوسرا فرض منہ دہونا ہے اور حد اوسکی غالبًا درمیان سر کے
بالونکے پیدا ہونیکی جگہ سے انتہا ٹھنڈی اور لحیتین تک طولًا اور عرض مین ایک
کان سے دوسرے کان تک ہے اور ہلکی داڑہی کو اندر سے اور گھنی داڑہی کو باہر سے
اور باہر نکلی ہوئی کو حد داڑہی کی باہر سے دہونا واجب ہے - اور اوسمین موضع
غمم داخل ہے - اور موضع تحذیف اور صلع اور نزعتین داخل نہین -
نزعتین دو سفیدیان ہین جو کہ پیشانیکو دو طرف سے گہیرتی ہین اور
بقول البعض موضع تحذیف منہ کی حد سے ہے - اور اون باریک بالونکا
جو کہ غالبًا منہ پر ہوتی ہین جیسے پلکین - ابرو - موچہین دو
رخسارون کے بال - بچی داڑہی انکا اندر سے اور باہر سے دہونا
واجب ہے -
اور تیسرا فرض دونون ہاتہونکو کہنیون سمیت اور جو کچہ
کہ اوپر ہو اور جو کچہ کہ اونکے مقابل ہو دہونا - مقابل کی
مثال جیسے زائد ہاتہ پس اگر اصلی اور زائد ہاتہ مین اشتباہ
ہو تو دونون کو دہونا ضرور ہے - اور ساعد کٹے ہوئے
مین باقی کا دہونا اور کہنی سے کٹی ہوئی مین بازو کے سرے کو
دہونا واجب ہے - اور کہنی سے اوپر کٹے ہوئے مین باقیماندہ
بازو کا دہونا مستحب ہے -
چوتھا

مسح شیٔ من بشرۃ الراس ویکفی الغسل

والبل بلا مدبٍ وکراھۃٍ

الخامس غسل الرجلین مع الکعبین و

شفوفہما السادس الترتیب کما ذکرنا

فصل وسنن الوضوٗ سبعۃ عشر السواک

عرضا بخشن والتسمیۃ فی ابتداء الوضوء

وغسل الکفین الی الکوعین والمضمضۃ

والمبالغۃ فیہ الا للصائم والاستنشاق

والمبالغۃ فیہ الا للصائم وتثلیث الغسل

والمسح وعند الشک یاخذ بالیقین وتخلیل

اللحیۃ الکثۃ والابتداء بالیمنی وتطویل

الغرۃ والتحجیل ومسح جمیع الراس من مقدمہ

فان عسر رفع العمامۃ کمل علی العمامۃ

ومسح الاذنین ظاہرہما وباطنہما بماءٍ

جدید ثلثا ثلثا ومسح العنق ببلل الراس

والاذنین وتخلیل اصابع الرجلین بخنصر

الید الیسری من اسفل خنصر الیمنی الی خنصر الیسری

[illegible]

فرض وضو۔ مسح کرنا ہے سر کے کچھ جزو کا۔ اور فقط دہو ڈالنا۔ اور تر ہاتھ پہیرنا بغیر ٹپکے کراہت کے جائز ہے۔

پانچوان فرض وضو۔ ٹخنون سمیت معہ شگافون کے پاؤن کا دہونا ہے۔

چہٹا فرض وضو۔ ترتیب ہے یعنے ایک کے ساتہ ہی دوسرے فرض کو ادا کرنا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا ہے

فصل وضو کی سنتون کے بیان مین۔

وضو کی اور سترہ سنتین ہین۔ مسواک کرنا منہ کے عرض مین کسی سخت چیز سے۔ اور بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑہنا شروع وضو مین اور دونون ہتہیلیون کا پہنچون تک دہونا۔ اور کلی کرنا اور اوسمین مبالغہ بہی کرنا سوا صائم کے۔ اور ناک مین پانی لینا اور اوسمین بہی مبالغہ کرنا بجز روزہ دار کے اور تین تین بار ہر عضو کو دہونا اور مسح کرنا اور شک واقع ہو تو یقین پہ عمل کرے اور گہندی ڈاڑہی کا خلال کرنا اور سیدہی طرف سے شروع کرنا۔ اور دراز کرنا غرہ اور تحجیل کا یعنی منہ اور ہاتہون اور پاؤن کو اونکی حدون سے زیادہ دہووے۔ اور سر کا تمام مسح کرنا اگلی طرف سے شروع کرکے کرنا۔ پہر اگر پگڑی کا نکالنا دشوار ہو تو پگڑی ہی پہ مسح کی تکمیل کرے۔ اور دونون کانون کا اندر باہر سے ایک تازہ پانی سے تین تین بار مسح کرنا اور گردن کا مسح کرنا ساتہ اوس تراوٹ کے جو سر اور کانون کے مسح کرنیسے باقی رہی ہو۔ اور خلال کرنا پاؤن کی انگلیون کا

والتکرار[14] ثلثا ثلثا والموالات[15] فی غسل الاعضاء وان[16] لا یستعین فی وضوئه احدا وان[17] لا ینفض یدیه بعد الوضوء وان[18] لا ینشف اعضائه بعد الوضوء وان[19] لا یتکلم فی اثنائه وان[20] یقول بعد الفراغ

اور تین تین[14] بار مکرر کرنا۔ اور اعضا[15] کو پے در پے دھونا۔ اور[16] وضو کرنے مین کسیکی مدد نہ لینا اور[17] بعد وضو کے اعضا کو نہ جھاڑنا اور[18] اعضا کو نہ پونچھنا اور[19] اثناء وضو مین بات نہ کرنا۔ اور[20] وضو سے فارغ ہوکر یہ دعا سُبحانک اللّٰھم سے لیکر ولا ھم یحزنون تک پڑھے

جسکا ترجمہ یہ ہے

سُبحانكَ اللّٰهُمَّ وبحمدِكَ وتبارَكَ اسمُكَ وتعالىٰ جدُّكَ ولا اِلٰهَ غيرُكَ اشهدُ ان لا اِلٰهَ الّا انتَ وحدكَ لا شريكَ لكَ واشهدُ انَّ محمّدًا عبدُكَ ورسولُكَ واستغفرُكَ واتوبُ اِليكَ اللّٰهُمَّ اجعلني من التوّابين واجعلني من المتطهّرين واجعلني من عبادِكَ الصّٰلحين واجعلني عبدًا صبورًا شكورًا واجعلني من الّذين لا خوفٌ عليهم ولا هم يحزنون ۝

ودعاء الاعضاء لا اصل له

یا اللہ پاکی بیان کرتے ہین ہم تیری تیری تعریف کے ساتھ برکت والا ہے نام تیرا اور عالی ہے ذات تیری اور تیرے سوا کوئی لائق عبادت کے نہین۔ مین گواہی دیتا ہون کہ تیرے سوا کوئی خدا نہین تو اکیلا ہی ہے تیرا شریک کوئی نہین اور یہ بھی گواہی دیتا ہون کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرا بندہ اور تیرا رسول ہے اور مین تجھسے مغفرت چاہتا ہون اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہون یا اللہ مجکو توابین متطہرین اپنے صالحین بندون سے بنا اور مجکو صبر کرنے والا اور شکر کرنے والا بنا اور مجکو ان لوگون سے بنائے جنپر کسیطرح کا خوف اور خطرہ نہین۔

اور دعاء اعضا کی کوئی اصل نہین۔

فصل يقدم الداخل الى الخلاء يساره والخارج يمينه وبعكسه المسجد وينحي ذكر الله تعالى واسم رسوله ويعتمد في جلوسه على يساره ولا يتكلم على البول والغائط ولا يستقبل القبلة ولا يستدبرها وفي الصحراء حرام ولا يستقبل الشمس والقمر ويبعد اعين الناس ويستتر ويسكت ولا يبول في ماءٍ راكدٍ وجحرٍ ومهب ريحٍ ومتحدث الناس والطريق وتحت الشجرة المثمرة ولا يستنجي بالماء موضع الفراغ۔

فصل وفي الوضوء اربعة آداب ان يستقبل القبلة وان يجلس على موضع عالٍ وان يجعل الاناء ان كان واسعاً عن يمينه وعلى يساره ان صب منه وان يقول بعد الوضوء شهادة۔

فصل والاستنجاء واجب من البول والغائط ويستبرئ من البول كما قال عليه السلام

فصل پاخانہ جانیوالا۔ پاخانے میں داخل ہوتے وقت بایاں اور نکلتے وقت سیدھا پاؤں آگے کرے۔ اور مسجد میں داخل اور خارج ہوتے وقت اسکے برعکس کرے۔ اور جس چیز پر خدا تعالیٰ کا ذکر یا رسول اللہ صلعم کا نام مبارک لکھا ہو اسکو الگ کرے۔ اور بیٹھنے میں بائیں پاؤں پر زور دیکر بیٹھے۔ اور پیشاب اور پاخانہ پھرتے وقت بات نہ کرے اور قبلہ شریف کی طرف نہ منہ کرے نہ پیٹھ۔ اور اگر جنگل میں ہو تو یہ دونوں امر حرام ہیں۔ اور سورج اور چاند کی طرف بھی منہ نہ کرے۔ اور لوگوں کی نظر سے دور جائے۔ اور پردہ کرے۔ اور خاموش بیٹھے۔ اور سڑے ہوئے پانیوں۔ اور سوراخوں میں اور ہوا کے رُخ پر اور لوگوں کی بات کرنے کی جگہ پر۔ اور سڑک پر۔ اور میوہ دار درخت کے نیچے پیشاب نہ کرے۔ اور جسجگہ پاخانہ اور پیشاب کیا ہے اسجگہ پانی سے استنجا نہ کرے۔

فصل وضو کے آداب میں۔ اور وضو میں چار آداب ہیں۔ یہ کہ قبلہ کیطرف منہ کرے۔ اور یہ کہ بلند جگہ پر بیٹھے۔ اور یہ کہ برتن چوڑا ہو تو اسکو اپنے سیدھی طرف رکھے۔ اور اگر برتن سے دوسرا آدمی اسکے اعضا پر پانی ڈالتا ہو تو اسکو اپنی بائیں طرف رکھے۔ اور وضو کے بعد کلمۂ شہادت پڑھے۔

فصل استنجا کے بیان میں۔ پیشاب اور پاخانہ سے استنجا کرنا واجب ہے۔ اور پیشاب سے خوب صفائی کرے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ پیشاب سے اچھی طرح صفائی کرو۔

استنزهوا من البول فان عامة عذاب القبر منه
ويجب الاستنجاء بالماء او الحجر من البول
والغائط ويستحب ان يتبع الحجارة بالماء
والجمع افضل وما في معنى الحجر كل جامد
طاهر قالع غير محترم ويجوز بالجلد المدبوغ
ويجزيه ان يقتصر على الماء او حجر له ثلثة
اطراف وسن الايتار وان يمر كل حجر على
جميع المواضع وان يستنجي بيساره فلا يستنجي
بالحجر النجس والزجاج الاملس والمطعومات
فان لم ينق بثلث مسحات وجب الزيادة
ويجب الاستنجاء لدود ونحوه وان لم
يلوث ويقول عند دخوله بسم الله اللهم
اني اعوذ بك من الرجس النجس الخبث المخبث
من الشيطان الرجيم وعند خروجه غفرانك
الحمد لله الذي اذهب عني الاذى
وعافاني ـ

فصل والذي ينقض الوضوء خمسة اشياء

اسلئے کہ قبر کا اکثر عذاب بسبب پیشاب کے ہوگا ۔ اور استنجا
کرنا واجب ہے ۔ پیشاب اور پاخانہ سے ساتھ پانی یا پتھر کے ۔
اور پتھر کے بعد پانی سے استنجا کرنا مستحب ہے ۔ اور ان دونوں کا
جمع کرنا بہت بہتر ہے ۔ اور پتھر سے مراد ہر ایک ایسی چیز
جو پاک ہو اور نجاست کو دور کر دینے والی ہو ۔ لیکن محترم نہو
اور دباغت کیے ہوئے چمڑے کے ساتھ بھی استنجا جائز ہے ۔
اور فقط پانی کے ساتھ استنجا کر لینا بھی کافی ہے ۔ یا فقط
ایک پتھر سے جسکے تین گوشے ہوں جائز ہے ۔ اور پتھروں
(یا ڈھیلوں میں) طاق عدد کا لحاظ رکھنا سنت ہے ۔ اور
یہ بھی سنت ہے کہ ہر ایک پتھر کو تمام موضع نجاست پر پھیرے
اور یہ بھی سنت ہے کہ بائیں ہاتھ سے استنجا کرے ۔ اور نہ
استنجا کرو ساتھ نجس پتھر یا چکنے شیشے کے اور نہ ساتھ
کھانیکی چیزوں کے ۔ اور اگر تین بار مسح کرنے سے پاک نہو
تو زیادہ کرنا واجب ہے ۔ اور واجب ہے استنجا بسبب نکلنے
کرم یا اسکی مثل کے اگرچہ اوسکے نکلنے سے جگہ آلودہ نہ ہو
اور کہے پاخانہ میں داخل ہوتے بسم اللہ الرحمن الرحیم اور
نکلتے وقت غفرانک اللہم الی آخرہ

فصل (وضو توڑنے والی چیزوں کے بیان میں)

اور وضو کو توڑنے والی پانچ چیزیں ہیں ۔

احدہا الخارج من احد السبیلین قبلاً او دبراً ۱
ولو نادراً الا الریح من القبل ۲ النوم لا نوم القاعد
مفضیاً بمحل الحدث الی الارض فلو السد
المعتاد وانفتح تحت المعدۃ فالخارج منہ
ناقض دون مافوقہا مطلقاً او تحتہا و
المعتاد منفتح ۳ والثالث زوال العقل بجنون
او اغماء او بسکر او مرض ۴ الرابع لمس
المرأۃ الاجنبیۃ محل نکاح التی سنہا فوق
سبع سنین وکذلک الرجل لا محرمیۃ
بینہما ولو میت دون صغیر وسن
وشعر وظفر وعضو منفصل ۵ الخامس
مس فرج الادمی بباطن الکف قبلا کان
او دبراً حتی من میت وصغیر وفرج منفصل
ومحل الجب والذکر الاشل بالراحۃ او بطون
الاصابع ولو بید شلاء لا بما بین الاصابع
ورؤسہا۔

فصل یحرم علی المحدث اربعۃ اشیاء

ایک وہ چیز ہے کہ اگلے یا پچھلے رستہ سے نکلا اگرچہ نادر اور آگے سے ہوا
بجز منی کے۔ اور سونا لیکن اس طرح بیٹھ کر سوئے کہ مدت کی جگہ
زمین سے لگی ہو تو وضو نہیں جاتا۔ لیکن مجرای معتاد بند
ہو جاوے اور دوسرا مجرای معدے کے نیچے کھلے تو اوس سے جو چیز نکلے
وہ ناقض وضو ہے۔ مگر جب وہ مجرای معدے کے اوپر ہو تو مطلقاً
ناقض نہیں۔ اور اگر وہ مجرای جدید معدے کے نیچے ہو اور مجرای
معتاد بھی کشادہ ہو تو بھی ناقض نہیں۔
تیسرا عقل کا زائل ہونا بسبب جنون یا بیہوشی یا نشہ یا مرض کے
چوتھا۔ مس کرنا اوس اجنبی عورت کو جسکے ساتھ نکاح کرنا
حلال ہو اور عمر اوسکی سات برس سے زیادہ ہو۔ اسیطرح
چھونا عورت کا مرد کو جبکہ ایک دوسرے کے محرم نہووین
اگرچہ وہ میت ہو۔ لیکن مذکور عمر سے کم ہو یا دانت
یا بال یا ناخن یا عضو منفصل کو مس کرے تو وضو نہیں ٹوٹتا
پانچواں مس کرنا آدمی کی فرج کو ساتھ باطن ہتیلی کے
قبل ہو یا دبر میت ہو یا بچہ۔ فرج منفصل ہو یا جدا۔ اور
کٹے ہوئے ذکر کی جگہ کو مس کرنا اور شل آلت کو مس کرنا
بھی ناقض وضو ہے۔ خواہ ہتیلی سے مس کرے یا
انگلیوں کے شکم سے اگرچہ ہاتھ شل سے مس کرے لیکن انگلیوں کے بیچ
اور انکے سروں کے درمیان جو جگہ ہے اوس سے مس کرنے
تو وضو نہیں جاتا۔

فصل

اور حدث والے پر چار چیزیں حرام ہیں۔

الصلوة والطواف وعلى البالغ حمل المصحف ومسه ورقا وجلدا وخريطه وصندوقا فيهما المصحف وقلب ورقه بخشب وكذا ما كتب منه للدراسة دون تفسير ومنحه وفقه ودراهم

فصل ويحرم على الجنب ستة اشياء الصلوة والطواف وقرأة القران ومس المصحف وحمله والمكث فى المسجد

فصل ويحرم على الحائض والنفساء بتسعة اشياء الصلوة والطواف والصوم وقرأة القران ومس المصحف وحمله ودخول المسجد والوطى والاستمتاع ما بين السرة والركبة واذا انقطع الدم ارتفع تحريم الصوم وحده وتبقى سائر المحرمات الى ان تغتسل ويجب عليها قضاء الصوم دون قضاء الصلوة

فصل والذى يوجب الغسل ستة اشياء ثلثة منها يشترك فيها الرجال والنساء وهى

نماز پڑہنے۔ طواف کرنا۔ اور بالغ ہو تو قرآن شریف کا اوٹھانا اور اوسکو مس کرنا۔ خواہ اوسکے ورق کو۔ یا صندوق کو جسمیں قرآن شریف ہو۔ یا جلد یا جزدان اور اسکیکو اور لکڑی سے اوسکے ورق اولٹنا۔ اور پڑہنے کے واسطے جو کچھ لکہا گیا ہو اوسکو بھی مس کرنا حرام ہے۔
لیکن تفسیر اور فقہ اور اون درہموں کو جنپر آیات قرآنی لکھی ہوں مس کرنا حرام نہیں۔

فصل اور جنابت والے پر چہ چیزیں حرام ہیں۔ نماز پڑہنی۔ طواف کرنا۔ قرآن پڑہنا قرآن شریف کو مس کرنا اور قرآن کو اوٹہانا۔ اور مسجد میں دیر تک ٹہرنا۔

فصل حیض والی اور نفاس والی پر نو چیزیں حرام ہیں نماز پڑہنی طواف کرنا روزہ رکہنا قرآن شریف کو پڑہنا اور قرآن کو مس کرنا۔ اور اوٹہانا اور مسجد میں داخل ہونا اور مجامعت کرنی۔ اور ناف سے گھٹنوں کے درمیان استمتاع کی یعنی ملاعبت کرنی۔ اور جب خون بند ہو جاتا تو فقط روزہ تحریم اوٹہ جاتی ہے۔ اور باقی محرمات غسل کرنے تک باقی رہتی ہیں اور عورت پر روزہ کی قضا واجب ہے نہ نماز کی۔

فصل اور غسل کو واجب کرنے والی چہ چیزیں ہیں۔ تین میں مرد اور عورت سب شریک ہیں۔ ایک ان تینوں میں سے تو مرد اور عورت کے۔

التقاء الختانین وانزال المنی من طریق المعتاد
وغیرہ والموت وثلثة منها یختص للنسآء
وهی النفاس والولادة والحیض والجنابة
تحصل بتغییب الحشفة اوقدرها فی ای فرج
سواء کان ادمیا او بهیمة ولو من میت
وخواص المنی ثلثة احدها التلذذ بخروجه
ویعرف بالتدفق بدفعات ورائحة کرائحة
الطلع والعجین رطبا وبیاض البیض لجافة
وان وجد علامة المنی وجب الغسل فان
لم یوجد شیء من هذه الصفات فلا غسل
والمرأة کالرجل فی الصفات المذکورة ویأخذ
محتمل الحدثین بما شاء ویحرم بالجنابة ما یحرم
بالحدث الا قرأة القران والمکث فی المسجد لا یحرم علی
الجنب العبور فی المسجد ویعرف منی الرجل بالثخانة والبیاض ومنی
المرأة بالرقة والاصفرار ولو اغتسلت من
الجماع ثم خرج منها المنی نعید ان قضت
شهوتها بذلک الجماع۔

ختنین کا ملنا ہے۔ دوسرے منی کا نکلنا ہے معتاد طریق سے یا غیر معتاد سے سیوم موت کے۔ اور تین وہ چیزیں ہیں کہ فقط عورتوں ہی کے ساتھ خاص ہیں۔ ایک اونمیں سے نفاس ہے۔ دوسرے ولادت یعنی بچہ جننا۔ سوم حیض
اور جنابت حاصل ہوتی ہے ساتھ غایب ہونے حشفہ کے یا بقدر حشفہ کے کسی فرج میں اگرچہ وہ فرج آدمی کی ہو یا چارپایہ کی خواہ مردہ کی ہو۔
اور منی کے تین خاصے ہیں۔ ایک یہ کہ اوسکے نکلنے سے لذت حاصل ہو۔ دوسرے یہ کہ دفعات کود کر نکلے۔ سیوم یہ کہ بو ہو اوسکے مثل بو کھجور کے یا مانند خمیر گیہوں کی تری میں اور خشکی میں سفید ہو مانند سفیدی انڈے کے
اور جب علامات منی کی پائی گئی تو غسل واجب ہوا۔
اور اگر ان صفتوں میں سے کوئی صفت موجود نہو تو غسل واجب نہیں۔ اور عورت صفات مذکورہ میں مرد کے مانند ہے۔ اور جس کسیکو دونوں حدثوں میں احتمال ہو تو وہ جسکو چاہے اختیار کرے۔
اور جنابت والے پر وہ چیزیں حرام ہیں جو کہ حدث والے پر حرام ہیں بجز قرآن پڑھنے اور مسجد میں دیر تک ٹھہرنے کے۔ اور جنابت والے پر فقط مسجد میں سے گذر جانا حرام نہیں۔ (ان دیر تک مسجد میں ٹھہرنا اوسکو حرام ہے)۔
اور منی مرد کے ساتھ گاڑھے پنے اور سفیدی کے اور عورت کی ساتھ رقت اور زردی کے پہچانی جاتی ہے۔
اور جب عورت جماع سے غسل کر چکی پھر اوسکی فرج سے منی نکلے تو پھر اوس غسل کا اعادہ کرے۔ اگر شہوت اوسکی اوس جماع سے پوری ہو چکی تھی۔

فصل وفروض الغسل ثلثة النية عند غسل الرأس وهی رفع الجنابة او استباحة مفتقر الی الطهارة او اداء فرض الغسل ونحوه مقرونة باوّل غسل مفروضة وازالة النجاسة ان كانت علی بدنه كما فی الوضوء وتعميم الشعر والبشرة بالغسل حتی منابت كثيفة ولا يجب المضمضة والاستنشاق واكمله ان يزيل الاذی اولا ويتوضأ كملا ثم يفيض الماء علی رأسه ويخلل اصول شعره ثم علی شقه الايمن ثم الايسر ويتعهد المعاطف ويثلث ويدلك والمرأة تتبع اثر الدم شيئاً من المسك ونحوه عند عدمه ولا يسن تجديد الغسل بخلاف الوضوء ويسن ان لا ينقص ماء الوضوء عن مد وماء الغسل عن صاع ولا حد لاقلهما وعلی من بدنه نجاسة جنب ازالتها اولا ثم يغتسل كالوضوء ومن اغتسل للجنابة والجمعة نوی اجزاه عنهما ولاحدهما لا يجزئ عن الاخر وان

فصل اور فرض غسل کے تین ہین نیت کرنی وقت دہونے سرکے پس نیت کرے رفع جنابت کی یا اوس چیز کے مباح ہونیکی جو محتاج ہے غسل کیطرف یا ادای فرض غسل کی یا مثل اوسکے در انحالیکہ یہ نیت غسل مفروض کے شروع کے ساتہ متصل ہو۔ اور دور کرنا نجاست کا اگر ویسکے بدن پر ہو جسطرح کہ وضو کرتے ہین۔
اور تمام چمڑے اور سب بالون مین پانی پہنچانا۔ لیکن کلی کرنا اور ناک مین پانی لینا واجب نہین اور کامل غسل یہ ہے کہ پہلے میل وغیرہ کو دور کرے پہر کامل طور پر وضو کرے۔
پہر سر پر پانی ڈالے۔ بالونکی جڑونکا خلال کرے۔ پہر سیدہی طرف بدن کے پانی ڈالے پہر بائین طرف اور جوڑون اور بلونکو اچہی طرح پانی پہنچاے۔ ان سبکو ملاکر تین تین بار پانی ڈالے۔
اور عورت خون بند ہونیکے بعد فرج مین کستوری یا مثل اسکے اور کوئی خوشبو رکہے (تاکہ بدبو دور ہو جاے)
اور تجدید غسل سنت نہین بخلاف وضو کے۔ اور سنت ہے کہ وضو کا پانی ایک مد سے اور غسل کا ایک صاع سے کم نہو۔
اور وضو اور غسل کے سوا پانی کی کوئی حد نہین اور جس کے بدن پر نجاست ہو واجب ہے دور کرنا اوسکا اوّلاً پہر غسل کرے وضو کے مانند۔
اور جسنے واسطے جنابت اور جمعہ کے غسل کیا تو دونونکی کفایت کرتا ہے اور اگر ایک کے واسطے مثلاً فقط جنابت کے واسطے کیا تو جمعہ سے کافی نہوگا۔
لیکن اگر فقط ایک کی نیت سے غسل کرے تو دوسری کافی نہوگا۔

الجنابۃ مع الجمعۃ او العیدین او الثقلین او احدہما حصل ما نواہ۔

فصل وسنن الغسل اربعۃ الوضوء قبلہ والتسمیۃ وامرار الید علی الراس و البدن والموالات

فصل والاغتسالات المسنونات تسعۃ عشر غسل الجمعۃ والعیدین والکسوفین والاستسقاء والغسل من غسل المیت و الکافر اذا اسلم والمجنون والمغمی علیہ اذا افاقا وعند الاحرام وعند دخول مکۃ والطواف والسعی والوقوف بعرفۃ والمبیت بمزدلفۃ ولرمی الجمار الثلاثۃ بمنی والغسل بعد الحجامۃ والغسل بعد حلق الراس والغسل عند الاعتکاف والغسل لبلوغ الصبی والفراق بین المرأۃ والرجل۔

فصل وشروط التیمم خمسۃ احدہا وجود العذر من سفر او مرض والثانی

اور اگر جنابت کے ساتھ ہی جمعہ کی یا عیدین کی یا نفلون کی یا ان مین سے ایک کی نیت کرے تو جس جسکی نیت کی ہے وہ اسکو حاصل ہو جائیگا (یعنی درست ہو جائیگا اور اسکا غسل ادا)

فصل

غسل کی سنت چار ہین۔ غسل سے پہلے وضو کرنا۔ بسم اللہ کا پڑہنا۔ ہاتہ کو سر اور سب بدن پر پہیرنا تاکہ کوئی جگہ سوکہی نہ رہجاے۔ اور پے درپے پانی ڈالنا۔

فصل

مسنون غسل انیس ہین۔ جمعہ کا غسل۔ دو عیدونکا غسل۔ چاند اور سورج کے گہن کا غسل۔ بارش مانگنے کا غسل۔ میت کے نہلانے سے غسل کرنا۔ اسلام لانے کے وقت غسل کرنا۔ بیہوشی اور دیوانگی سے اچہا ہونیکے وقت غسل کرنا۔ احرام باندہنے کے وقت غسل کرنا۔ مکہ مین داخل ہونیکے وقت غسل کرنا۔ طواف اور سعی کے وقت غسل کرنا۔ عرفہ مین وقوف کے واسطے غسل کرنا۔ مزدلفہ مین رات گذارنیکے واسطے غسل کرنا۔ منی مین رمی جمار کے واسطے غسل کرنا۔ پچہنے لگانے کے بعد غسل کرنا۔ سر منڈانے کے بعد غسل کرنا۔ اعتکاف کیواسطے غسل کرنا۔ لڑکپن سے بالغ ہونیکے وقت غسل کرنا۔ اور مرد اور عورت جب جدا ہون غسل کرنا۔

فصل

تیمم کی پانچ شرطین ہین۔ ایک عذر کا پایا جانا سفر یا مرض کے سبب سے دوسرا

دخول وقت الصلوة والثالث يطلب الماء
في كل وقت من الاوقات والرابع يخاف
من استعمال الماء معه تلف عضو او منفعته
او ببطوء البرء او شينا فاحشا على عضو ظاهر
والخامس التراب الطاهر ـ

فصل وفروض التيمم اربعة النية ومسح
الوجه ومسح اليدين الى المرفقين والترتيب

فصل يجوز التيمم بكل تراب طاهر
حتى الطين الذي نيد اوى بر ورمل له
غبار لا بمعدن وسحاقة خزف ومختلط
بدقيق ونحوه وان قل الخائط ولا بالتراب
المستعمل وهو ما لزم العضو او تناثر عنه ولا يجوز
بما لا يسمى ترابا ولا يجوز التيمم بتراب الوقف
كتراب المسجد ولا بتراب المغصوب ولا بد
من قصد التراب ويكفي تمعكه لا ان سفت
الريح عليه فردده ونوى ولو تيممه غيره باذنه
ولو قادرا جاز

نماز کے وقت کا داخل ہونا۔ ۳ تیسرے طلب کرنا پانی کا ہر
ایک وقت مین اوقات نماز سے۔ چوتھے پانی کے استعمال سے
کسی عضو کے تلف کا خطرہ یا بیکار ہو جانے کا خوف یا دیر تک
مریض رہنے کا اندیشہ۔ یا کسی عضو پر یا کسی ظاہر عضو پر
عیب فاحش رہجانیکا خوف ہو۔ پانچوین شرط یہ ہو کہ تیمم کیلیے
پاک مٹی ہووے۔

فصل

تیمم کے چار فرض ہین۔ پہلا فرض نیت کرنی۔ دوسرا منہ کا
مسح کرنا۔ تیسرا دونون ہاتھون کا کہنیون تک مسح کرنا چوتھا
فرض ترتیب وار ہر ایک فعل کو کرنا۔

فصل

درست ہے تیمم ہر پاک مٹی سے یہانتک کہ جس مٹی سے دو کرتے
ہین یعنی گیری وغیرہ سے بھی جائز ہے اور جس بالو مین غبار
ہو اوس سے بھی جائز ہے۔ اور معدنیات اور ٹھیکری پسی ہوئی
اور وہ مٹی کہ جسمین آٹا یا مثل اوسکے ملگئے ہون۔
اگرچہ آٹا تھوڑا بھی اوسمین ہووے جائز نہین۔ اور مستعمل مٹی کے
ساتھ بھی درست نہین مستعمل مٹی وہ ہے کہ عضو کے ساتھ
لگی ہو یا اوس سے گری ہو۔ اور جسپر مٹی کا نام نہین بولا جاتا اوسکے
اور وقف مٹی کے ساتھ تیمم جائز نہین جیسا کہ مغصوب اور مسجد کی مٹی اور ضرور ہے کہ مٹی کا
قصد کرے۔ اور کافی ہے منہ اور ہاتھونکو مٹی مین لوٹانا۔
اور اگر ہوا مٹی اوڑا کر اسپر ڈالے تو یہ شخص نیت کر کے
اوسکو اعضا پر ملے تو یہ تیمم جائز نہین۔ اور کسی دوسرے
آدمی نے اوسکو اوسکے اذن سے تیمم کرایا اور یہ تیمم کرنیوالا خود
بھی تیمم کرنے پر قادر تھا تو بھی درست ہے تیمم اوسکا۔

فصل

ارکان التیمم خمسۃ منہا نقل التراب الی الوجہ والید وبالعکس نیۃ استباحۃ فرض الصلوۃ لانیۃ رفع الحدث او فرض التیمم ویجب اقترانہا بالنقل واستدامتہا الی مسح شیٔ من الوجہ فلو نوی الفرض والنفل او مجرد الفرض اُبیح لہ وان نوی النفل او مطلق الصلوۃ فلہ النفل ومسح الوجہ بالتراب والیدین مع المرفقین ولا یجب ایصال التراب الی منابت الشعور وان خفت ویجب الترتیب فی المسح دون النقل حتی لو ضرب یدیہ علی التراب ومسح بیمینہ وجہہ وبیسارہ یمینہ جاز

فصل

وسنن التیمم سبع التسمیۃ فی اولہ ومسح الوجہ والیدین بضربتین وتقدیم الیمنی علی الیسری وتخفیف التراب والبداءۃ باعلی الوجہ والموالات بین الافعال وتفریق الاصابع فی ضربتین ویجب نزع الخاتم

فصل

تیمم کے ارکان پانچ ہین ایک انمین سے مٹی کا نقل کرنا ہے اگرچہ منہ سے ہاتہ کیطرف یا ہاتہ سے منہ کیطرف ہو۔ دوم فرض نماز کے جائز ہونیکی نیت کرنی نہ رفع حدث کی نیت۔ یا فرض تیمم کی نیت کرے۔ اور واجب ملانا اس نیت کا پہلی بار مٹی ملنے سے اور ساتہ رکہنا نیت کا منہ کے کچہہ حصہ مسح کرنے تک۔ پس اگر فرض نماز کے لئے کسی نے نیت کی یا نفلون کے لئے یا مجرد فرضون کے لئے تو یہ دونون درست ہین اسکے لئے۔ اور اگر نفل یا مطلق نماز کی نیت کی تو اس سے فقط نفل ہی پڑہنے جائز ہین۔ چوتہا رکن تیمم کا مٹی کے ساتہ منہ کا مسح کرنا ہے۔ اور دونون ہاتہون کا کہنیون تک مٹی سے مسح کرنا ہے۔ اور منابت الشعور یعنی بالونکی جڑون تک کی جگہ مٹی کا پہنچانا کچہ ضرور نہین پانچوان رکن ترتیب ہے مسح الاعضا مین یعنی اعضا پر مٹی ملنے مین ترتیب واجب ہے۔ اور نقل کرنے مین ترتیب واجب نہین پس جب کسی شخص نے مٹی پر دو ہاتہ مارے اور سیدہے ہاتہ سے منہ کا مسح کیا اور بائین ہاتہ سے منہ کی سیدہی طرف کا مسح کیا تو جائز ہے

فصل تیمم کے سات سنتین ہین۔ بسم اللہ پڑہنا شروع مین اور منہ کا مسح کرنا۔ اور ہاتہونکا مسح کرنا۔ دو ضربون کے ساتہ۔ اور سیدہے کو بائین پر مقدم کرنا اور تہوڑی مٹی لینے ضرب کے وقت اوٹہانی۔ یعنی تہوڑی لینی چاہیے۔ اور منہ کے اوپر کی طرف سے شروع کرنا۔ اور

فی الثانی

فصل

والذی یبطل التیمم ثلثۃ اشیاء احدھا ما ابطل الوضوء والثانی وجود الماء فی غیر الصلوۃ والثالث الردۃ ۔

فصل

وتیمم لکل فریضۃٍ فی وقتہا ولا یصلی بتیممٍ واحدٍ اکثر من فریضۃ ویصلی نوافل ماشاء وصلوۃ جنازۃ و اذا تیقن المسافر وجودہ فیما یتردد الیہ الحاجۃ وجب قصدہ ان لم یخف ضررا فی نفسٍ او مالٍ وان کان فوق ذلک فلہ التیمم واذا تیقن وجودہ اخر الوقت فالتاخیر اولی وان ظن فالتعجیل افضل و ان وجد ماءً یصلح للغسل وجب استعمالہ قبل التیمم ویجب شراء الماء کما یجب شراء الثوب ان بیع بثمن مثلہ فی زمانہ ومکانہ ولم یحتج الیہ لدینٍ مستغرقٍ او مؤنۃ سفرہ او نفقۃ حیوانٍ محترمٍ

دوسری ضرب میں اوتارنی واجب ہے ۔

فصل

تیمم کی توڑنیوالی تین چیزیں ہیں ایک وہ چیز ہے کہ وضو کو توڑتی ہے ۔ دویم نماز کے باہر پانی کا ملنا ہے ۔ سیوم مرتد ہونا ۔

فصل

اور ہر ایک فرض کے لئے اوسکے وقت میں تیمم کرے ۔ اور ایک تیمم کے ساتھ ایک سے زیادہ فرض نہ پڑہے (مثلاً مغرب کیلئے تیمم کیا ہے تو اوس تیمم کے ساتھ عشا نہ پڑہے) لیکن نوافل جتنی چاہیے ۔ اور نماز جنازہ پڑہ سکتا ہے ۔ اور جب مسافر کو پانی کے ملنے کا یقین ہو تو واجب ہے اسپر تلاش کرنا ۔ پانی کا اگر پانی ڈہونڈنے میں نفس اور مال کا خطرہ نہو اور اگر خطرہ ہو مال او نفس کا (مثلاً رستہ میں شیر یا قطاع الطریق ہوں یا پانی کیطرف جاے اور اوسکا مال کوئی چرا لیوے تو اوسکو پانی تلاش کرنا ضرور نہیں) اس صورت میں تیمم کر لیوے اور جسکو پوری طرح یقین ہو کہ آخر وقت میں پانی مل جائیگا تو نماز کو موخر کرنا آخر وقت تک اس صورت میں افضل ہے اور اگر نماز کے اخیر پر پانی ملنے کا اوسکو یقین نہیں فقط ظن ہے تو اس صورت میں تیمم کر کے پہلے ہی وقت میں نماز پڑہنی بہتر ہے ۔ اور اگر اتنا پانی ملا کہ جس سے غسل ہو سکتا تھا تو واجب ہے استعمال اسکا تیمم سے پہلے اور واجب ہے خریدنا پانی کا واسطے وضو کے جسطرح کپڑا ستر عورت کے واسطے خریدنا واجب ہے ۔ اگر بیچا جاتا ہو ساتھ قیمت مثل کے باعتبار اس زمانہ اور مکان کے ۔ اور یہ آدمی محتاج نہو طرف

فصل واذا تيمم لفقد الماء ثم وجده
قبل الشروع فى الصلوة بلا مانع كعطش
او بعده واتمامها بالتيمم لا يسقط فرضها
بطل التيمم فى الحال ولو وهبا واقرض
الماء او اعير الدلو وجب عليه القبول لا
قبول ثمنه ولو نسى الماء فى رحله او اضله
فيه فلم يجده بعد الطلب يجب القضاء لا ان
ضل رحله فى الرحال - **فصل**
تيمم المحدث والجنب لاسباب احدها فقد الماء
وان تيقن المسافر عدمه تيمم بلا طلب وان توهمه
طلبه فى رحله ورفقته وحواليه ان كان يستوى
والثانى ان يحتاج اليه لعطش حيوان محترم حالا او
مآلا والثالث المرض الذى يخاف من استعمال الماء معه تلف
عضو او منفعة او بطوء البرء او شينا فاحشا على عضو
ظاهر وشدة البرد كمرض واذا امتنع الجريح استعمال
الماء فى بعض الاعضاء ولم يكن عليه ساتر
غسل الصحيح وتيمم عن الجريح ولا ترتيب بينهما

فصل اگر کسی نے پانی نہ ملنے کے سبب تیمم کیا پھر نماز شروع کرنے
سے پہلے اسکو بلا مانع (مانند پیاس) کے پانی مل گیا یا اور نماز
ایسی ہو کہ اوسکا تمام کرنا ساتھ تیمم کے فرض کو ساقط نہیں کرتا
تو تیمم اوسیوقت باطل ہو گیا۔
اور اگر پانی کسی نے اوسکو بخشا - یا قرض کے طور پر دیا یا پانی
نکالنے کے واسطے ڈول دیا تو واجب ہے اوسپر قبول کرنا انکا۔ اور
اگر قیمت پانی خرید نے کے واسطے دی تو قیمت کا لینا واجب نہیں اور اوسکو
اور اگر اپنے اسباب میں پانی بھول آیا۔ یا اسباب میں پانی گم گیا اور
اوسکو ڈھونڈنے کے بعد نہ ملا تو واجب ہے قضا اوسپر۔ لیکن جبکہ ڈیرہ
اوسکا ڈیروں میں گم گیا تو قضا اوسپر واجب نہیں۔
فصل حاجت حدث اور جنابت والا تین سببوں سے تیمم کرے ایک یہ کہ
پانی نہ ملے اور جس صورت میں کہ مسافر کو پانی نہ ملنے کا یقین ہو تو بلا طلب
تیمم کر لیوے۔ لیکن اگر پانی کے ملنے کا فقط وہم ہو تو پانی کو اپنے ڈیرے
اور رفیقوں میں اور آس پاس اگر زمین ہموار ہو تو طلب کرے۔ دوم یہ کہ پانی
کی حاجت ہے خود کو یا کسی حیوان محترم کو فی الحال یا آیندہ پیاس میں۔ سوم یہ کہ
ایسا مرض ہو کہ اسکے استعمال کرنے سے کسی عضو کا تلف ہونا یا منفعت عضو
کے تلف ہونیکا یا دیر سے اچھا ہونیکا یا کسی ظاہر عضو پر عیب
فاحش رہجانیکا خوف ہو۔ اور سخت سردی کا ہونا مثل مرض
کے ہے۔ اور جب کہ جراحت والا بعض اعضا میں پانی کے
استعمال کرنے سے معذور ہو اور اوس جراحت پر پٹی وغیرہ
باندھنے والی چیز نہ ہو تو عضو صحیح کو دھو ڈالے اور جاے
زخم کے بدلے تیمم کرے اور جنبی کے لیے اور
محدث کے لیے ان دونوں کے دھونے اور تیمم
کرنے میں ترتیب نہیں۔

للجنب والمحدث بین الغسل والتیمم ومن لم یجد
ماءً ولا تراباً صلی الفرض وحده واعاد والمحدث
یتیمم عند وظیفۃ غسل العلیل وان کان علیه
ساتر یتیقن تضرره غسل الصحیح ومسح علی الساتر
ویتیمم کما سبق واذا کانت الجراحۃ علی عضوین
فصاعداً یتیمم بحسب العضو۔

فصل المسح علی الخفین جائز بثلاثۃ شرائط
أن یبتدئ لبسهما بعد کمال الطهارۃ وان
یکونا قویین یمکن متابعۃ المشی علیهما وان یکونا
ساترین لمحل الفرض وان یکونا طاهرین ویمسح المسافر ثلاثۃ ایام
بلیالیهن ویمسح المقیم یوماً ولیلۃ وابتداء
المدۃ من حین الحدث لا من حین اللبس۔

فصل ویبطل المسح علی الخفین بثلاثۃ اشیاء
الاول خلعهما وانقضاء مدۃ المسح وما یوجب
الغسل فلا یجزئ المنسوج الذی لا یمنع وصول
الماء ولا الجرموق ولا بأس بالمشقوق القدم
المشدود ویسن مسح اعلاه واسفله خطوطاً

اور جس شخص کو نہ پانی ملے اور نہ مٹی تو وہ فقط فرض نماز ادا کرلیوے (نوافل سنتین نہ پڑہے) اور پانی یا مٹی کے ملنے پر فرضونکا اعادہ کرے اور حدث والا عضو علیل کے دہونے کی بجائے تیمم کرے۔ اور اگر عضو پر پٹی غیرہ ایسی بانہی ہو کہ اوسکے کہینچنے سے تکلیف ہوتی ہو تو صحیح عضو کو دہووے۔ اور اوس پٹی پر مسح کرے اور تیمم کرے جیسا کہ مذکور ہو چکا ہے۔ اور زخم اگر دو یا زیادہ اندامو پر ہو تو باعتبار ہر عضو کے تیمم کرے۔

فصل تین شرطونکے ساتہ موزون پر مسح کرنا درست ہے
شرط پہلی یہ ہے کہ انکو پہننے کی ابتدا بعد کامل اور پوری طہارت کے واقع ہو
دوسری شرط یہ ہے کہ اس قسم کے مضبوط موزے ہون کہ اونکو پہنکر آدمی پے در پے چل سکے اور ایسے پہننے چاہیے کہ ہر وقت مون سے محل فرض کو چہپانے والے ہون۔ تیسری شرط یہ ہے کہ اون دونوں کا چمڑا پاک ہے۔ اور مسافر آدمی تین رات تین دن تک مسح کرے اور مقیم ایک دن رات مسح کرے اور مدت مسح کی ابتدا وقت حدث سے شمار کیجائیگی پہننے کے وقت سے نہیں۔

فصل اور تین چیزون سے موزونکا مسح باطل ہو جاتا ہے ایک یہ کہ پانوں سے نکلجائیں اور مدت مسح تمام ہو جاے۔ اور تیسری چیز موجبات غسل ہیں پس ایسا بنا ہوا موزہ جو کہ پانیکو اندر جانیسے روک نہ سکے کافی نہیں اور نہ جرموق کافی ہے۔ لیکن اگر تلوہ پہٹا ہوا موزہ جسکو باندہ دیا ہو تو نقصان نہیں۔
اور مسنون ہے کہ موزون کے اوپر اور نیچے بطور لکیر دینے کے مسح کرے۔

ويجزي مسح ما يحاذي محل الفرض دون الأسفل والعقب والحرف والشاك في انقضاء المدة يأخذ بالانقضاء وإذا اجنب تجديد اللبس بعد الغسل ومهما انقضت المدة او نزع الخف وهو على الطهارة كفاه غسل القدمين ۞

فصل اقل سن تحيض فيه المرأة تسع سنين قمرية فان رأت قبل ذلك شيئا فهو دم فساد ويثبت الرضاع بعد تسع سنين قمرية تحديدا واقل الحيض يوم وليلة وغالبه ست او سبع واكثره خمسة عشر يوما ولياليها واقل الطهر بين الحيضتين خمسة عشر يوما ولا حد لاكثره ويثبت العادة في الحيض والطهورة واحدة ويحرم به ما يحرم بالجنابة والعبور في المسجد ان خافت تلويثه والصوم ويجب قضائه بخلاف الصلوة ويحرم منها الاستمتاع ما بين السرة والركبة ويباح الصوم والطلاق بانقطاع الدم وغيرهما بالغسل والاستحاضة

درست ہے مسح کر لینا اوس طرف کا جو کہ فرض کے محل کے برابر ہے لیکن نیچے اور ایڑی کا اور کنارونکا مسح کرنا کافی نہیں اور مسح کی مدت میں شک کرنے والا عمل کرے مدت کے تمام ہونے پر۔ اور جب جنبی ہو جاوے تو موزے اوتار کر غسل کے بعد نئے طور سے پہنے۔ اور مسح کی مدت جب تمام ہو جاوے یا موزا اوتارے اور یہ آدمی طہارت پر ہو تو کافی ہے اوسکو پاؤں کا دہونا۔ (باقی وضو کا اعادہ کرنا اوس پر لازم نہیں)

فصل عورت کو حیض آنے کی کم سے کم عمر قمری نو برس ہے نو برس سے پہلے اگر عورت کو خون آیا تو وہ فساد کا خون ہے (حیض کا نہیں)۔ اور قمری نو برس گذرنے کے بعد نسب رضاع بھی ثابت ہو جاتا ہے۔ کم سے کم حیض کی مدت ایک دن رات ہے۔ اور غالب مدت اسکی چھ یا سات دن رات ہیں اور اکثر مدت اسکی پندرہ دن رات ہیں۔ اور کم مدت طہر (پاکی) کی دو حیضوں کے درمیان میں پندرہ دن ہیں اور طہر کے اکثر مدت کی کوئی حد نہیں۔ اور ثابت ہو جاتی ہے عادت حیض اور پاکی میں ایکبار سے۔ اور جو کام جنابت سے حرام ہیں حیض سے بھی حرام ہو جاتے ہیں اور اونکے علاوہ مسجد میں گذرنا بھی حرام ہے جب خطرہ ہو مسجد کو پلید ہونے کا۔ اور روزہ رکھنا بھی حرام ہے لیکن حیض کے بند ہونے کے بعد روزہ کی قضا واجب ہے اور نماز کی قضا نہیں۔ اور حیض کی حالت میں عورت کی زانو اور ناف کے درمیان خوش طبعی کرنی حرام ہے۔ اور خون کے بند ہونے پر روزہ رکھنا اور طلاق دینا درست ہو جاتا ہے اور اونکے سوا (یعنی صحبت کرنا قرآن کو ہاتھ لگانا طواف کرنا وغیرہ) غسل کے بعد درست ہوتے ہیں۔ اور استحاضہ [illegible] ہے۔

حدث دائم کسلسل البول ولا تمنع الصوم والصلوٰة لکن تغتسل المستحاضة فرجها بعد دخول الوقت وتعصبه ثم تتوضأ وتبادر بالصلوٰة فان اخرت لمصلحة الصلوٰة کستر او انتظار جماعة لم یضر ولغیره یوجب الاستیناف ویجب تجدید الوضوء کما ذکرنا لکل فرض ؛

فصل اذا رأت لسن الحیض قدر اقله ولم یعبر اکثره فکله حیض ولو اصفر او کدر فحیض فی الاصح فان عبر وهی مبتدأة ممیزة بان رأت قویا وضعیفا فالضعیف استحاضة والقوی حیض ان لم ینقص عن اقله ولم یعبر اکثره ولم ینقص الضعیف عن اقل الطهر او غیر ممیزة بان رأته علی صفة واحدة او فقدت شرط التمیز فحیضها یوم ولیلة وطهرها تسع وعشرون یومًا والمعتادة الممیزة ترد الی التمیز وان نقص عن العادة وغیر ممیزة ترد

وہ ایک حدث دائمی ہے سلسل بول کیطرح اسکے سبب روزہ اور نماز منع نہیں ہوتی ۔لیکن استحاضہ والی عورت وقت کے داخل ہونیکے بعد فرج کو دہوئے اور اوسجگہ پر کپڑا باندھکر وضو کرکے جلدی نماز کیطرف قائم ہوجاے ۔ پس اگر نماز کسی مصلحت واسطے مانند ستر یا انتظار جماعت کے وضو کو آخر وقت تک موخر کرے تو مضر نہیں ۔ اور انکے سوا کسی اور سبب کے لئے دیر کرے تو پھر وضو کا اعادہ کرے ۔ اور ہر فرض کے لیے نیا وضو اوسکو کرنا جیسا کہ ہمنے ذکر کیا ہے واجب ہے

فصل

جب حیض کی عمر میں عورت قدر اقل خون دیکھے ۔ اور وہ تہوڑا خون حیض کی اکثر مدت سے تجاوز نکرے تو وہ سب حیض ہے استحاضہ نہیں اگرچہ رنگت اوسکی زرد ہو یا گدلا ہو ۔ اصح قول میں وہ حیض ہی ہے لیکن اگر اکثر مدت سے تجاوز کرے اور وہ عورت ایسی ہو کہ پہلے ہی بار حیض آیا ہو ۔ اور تمیز کرنیوالی ہو ۔ اسطرح کہ کچھ حیض قوی دیکھے ۔ اور کچھ ضعیف (یعنی اوسکی قوت اور ضعف کی تمیز کرسکے) تو اوسمیں جو ضعیف خون اوسنے دیکھا ہے وہ استحاضہ ہے اور قوی خون حیض ہے جبکہ اقل مدت (یعنی ایکرات دن) سے کم نہو اور اکثر مدت (یعنی پندرہ ١٥ روز) سے تجاوز بہی نکر جاے ۔ اور نیز ضعیف خون اقل طہر سے ناقص نہو ۔ یا وہ عورت غیر ممیزہ ہو اسطرح کہ اوسکو ایک ہی صفت پر دیکھے یا عورتوں میں تمیز کی شرط کا مفقود ہو تو اوسکا حیض ایک رات اور ایک دن ہے ۔ اور طہر اوسکا انتیس ٢٩ روز ہے ۔

اور اگر وہ عورت معتادہ ممیزہ ہو تو عمل کرے اپنی تمیز پر ۔ اگرچہ خون عادت سے کم ہی آئے اور معتادہ غیر ممیزہ عمل کرے ۔

الی العادۃ قدراً ووقتاً وحیضاً وطہراً وثبتت العادۃ فی الحیض والطہر بمرۃ واحدۃ ؛

فصل اقل النفاس لحظۃ واکثرہ ستون یوماً وغالبہ اربعون یوماً ویحرم بہ ما یحرم بالجنابۃ وعبورہ ستین یوماً کعبور الدم اکثر الحیض فلتنظر المبتدأۃ المعتادۃ او ممیزۃ او غیر ممیزۃ ویقاس بما ذکرنا فی الحیض ۔

فصل وشروط وجوب الصلوۃ اربعۃ الاسلام والبلوغ والعقل والنقاء ۔

فصل وشروط الصلوۃ ثمانیۃ الوضوء قبلہ وعدم الجنابۃ وطہارۃ البدن وطہارۃ الثوب والمحل وستر العورۃ وعورۃ الرجل ما بین السرۃ والرکبۃ وعورۃ المرأۃ الحرۃ جمیع بدنہا الا الوجہ والکفین وعورۃ الامۃ کالرجل واستقبال القبلۃ ودخول الوقت ۔

فصل وفروض الصلوۃ سبعۃ عشر احدہا النیۃ والثانی تکبیرۃ الاحرام والثالث القیام

ایسی عادت پر از روئے قدر اور وقت اور حیض و طہر کے اور ثابت ہوتی ہے عادت حیض اور طہر میں ایکبار حیض آنے سے

فصل

نفاس کے بیان میں

اقل نفاس یعنی اسکی تھوڑی مدت ایک لحظہ ہے اور اکثر مدت ساٹھ دن اور غالب مدت چالیس دن ہیں۔ اور نفاس سے حرام ہوتے ہیں وہ افعال جو کہ جنابت سے حرام ہوتے ہیں۔ اور تجاوز کرنا نفاس کا ساٹھ دنوں سے مثل تجاوز کرنے خون کے ہے اکثر مدت حیض سے۔ پس چاہیے کہ دیکھے وہ عورت آیا مبتداۃ ہے یا معتادہ ہے یا ممیزہ ہے یا غیر ممیزہ ہے۔ اور قیاس کیا جائے یہ نفاس اوسپر جو ہم نے اوپر ذکر کیا ہے حیض میں۔

فصل

نماز کے واجب ہونیکی چار شرطیں ہیں۔ اول یہ کہ مسلمان ہو (کافر پر نہیں) دوم بالغ ہووے (نابالغ پر نہیں) سوم عاقل ہووے (دیوانہ پر نہیں) چہارم پاک ہووے۔

فصل نماز کی آٹھ شرطیں ہیں۔ نماز سے پہلے وضو کرنا جنبی نہ ہونا بدن کی پاکی کپڑے کی پاکی و نماز کی جگہ کی عورت کا ڈھانکنا اور مرد کی عورت گاہ ناف اور زانو کے درمیان ہے اور آزاد عورت کی جائے عورت سوا منہ اور ہتھیلیوں کے سب بدن ہے اور لونڈی کی عورت گاہ مرد کی طرح زانو و ناف کے درمیان ہے۔ ساتویں شرط نماز کی قبلہ کی طرف منہ کرنا ہے اور آٹھویں شرط وقت کا داخل ہونا ہے۔

فصل

نماز کے فرض سترہ ہیں ایک نیت کرنی۔ دوسرے تکبیر احرام کہنی۔
تیسرے قیام ہے۔

للقادر والرابع قرأة الفاتحة والخامس الرکوع
والسادس الطمانینة فیہ والسابع الاعتدال
قائمًا والثامن الطمانینة فیہ والتاسع السجود
والعاشر الطمانینة فیہ والحادی عشر الجلوس
بین السجدتین والثانی عشر الطمانینة فیہ
والثالث عشر الجلوس فی اٰخر الصلوٰة والرابع عشر
التشہد فی اٰخر الجلوس والخامس عشر الصلوٰة
علی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فیہ والسادس عشر
التسلیمة الاولی والسابع عشر الترتیب

فصل وسنن الصلوٰة ست وثلثون رفع
الیدین فی تکبیرة الاحرام ووضع الید الیمنی
علی الیسریٰ والنظر الی موضع السجود ودعاء
الاستفتاح وھی اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ
فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ
الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ
رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَ
اَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔ والتعوذ فی کل رکعة والتامین

قادر کی واسطے یعنی جو شخص کہڑا ہونیکی طاقت رکھے اوسکو کہڑا ہوکر نماز پڑہنی فرض ہے۔ چوتہا فرض فاتحہ کا پڑہنا ہے۔ پانچوان فرض رکوع کرنا۔ چہٹا فرض۔ رکوع مین آرام پکڑنا۔ ساتوان فرض رکوع سے اوٹھکر برابر کہڑا ہونا ہے۔ آٹھوان فرض اس قیام مین آرام پکڑنا ہے۔ نوان فرض سجدون کا کرنا ہے دسوان فرض سجدون مین آرام پکڑنا ہے۔ گیارہوان فرض سجدون کے درمیان بیٹہنا ہے۔ بارہوان فرض اس بیٹہنے مین آرام پکڑنا ہے تیرہوان فرض نماز کے آخر مین بیٹھنا ہے۔ چودہوان فرض اخیر جلوس مین تشہد یعنے التحیات کا پڑہنا ہے۔ پندرہوان فرض رسول اللّٰہ صلے اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کا پڑہنا ہے بیچ التحیات مین سولہوان فرض اول بار کا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ کہنا ہے۔ سترہوان فرض ترتیب ہے

فصل نماز کی سنتین چہتیس ۳۶ ہین۔ احرام کی تکبیر مین ہاتہون کا اوٹہانا داہنے ہاتہ کو بائین ہاتہ پر رکہنا۔ سجدہ کی جگہ پر دیکہنا۔ استفتاح یعنی نماز شروع کرنیکی دعا پڑہنی اور وہ دعا یہ ہے اِنِّیْ وَجَّھْتُ آخر تک ترجمہ اسکا یہ ہے۔ کہ متوجہ کیا مین نے مُنہ اپنا سب دیان باللہ سے پہرکر واسطے اوس پاک ذات کے جسنے زمین و آسمان پیدا کئے ہین او رہنین ہون مین شرک کرنیوالون سے بیشک میری نماز میری قربانی میرا جینا میرا مرنا سب واسطے اللہ کے ہے جو کہ سارے جہانون کا رب ہے اوس کا ساجہی کوئی نہین اسی بات کا مجہکو حکم ہوا ہے۔ اور مین خدا کے احکام ماننے والون سے ہون۔

ہر رکعت مین اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ کا پڑہنا۔

۶

اور امین کا کہنا ہے

وقرأة السورة والجهر في موضع الجهر و
الاسرار في موضع الاسرار والتكبيرات سوى
تكبيرة الاحرام والتسميع والتسبيح في السجود
والركوع وهي سبحان ربي العظيم ثلثا وفي
السجود سبحان ربي الاعلى ثلثا ووضع
اليدين على الركبتين في الركوع والابتداء
بوضع الركبتين ثم باليدين في السجود ووضع
الانف على الارض في السجود ومخالفة المرفقين
عن الجنبين في الركوع والسجود ورفع بطنه
عن فخذيه والدعاء في الجلوس بين السجدتين
وهي اللهم اغفر لي وارحمني وارزقني
واجبرني واهدني وعافني واعف عني
وجلسة الاستراحة وان تعتمد على يديه
عند القيام عن السجود والافتراش في سائر
الجلسات والتورك في اخر الصلوة ووضع
يد اليمنى على فخذ اليمنى مقبوضة الاصابع
في الجلسة الا المسبحة والاشارة بالمسبحة

سورۃ کا پڑھنا۔ جہر کی جگہ جہر و آہستہ پڑھنے کی جگہ
آہستہ پڑھنا۔ تکبیر احرام کے سوا باقی تکبیروں کا کہنا
سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہنا۔ رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْم
تین بار کہنا۔ سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى تین بار کہنا
اور رکوع میں دونوں ہاتھوں کو زانو پر رکھنا۔ سجدہ
کرتے وقت پہلے زمین پر دونوں زانوؤں کو رکھنا پھر ہاتھوں کو
رکھنا۔ اور رکوع اور سجدوں میں ناک کو زمین پر لگانا اور
سجدہ میں کہنیوں کو پسلیوں سے جدا رکھنا۔ اور اوٹھانا
پیٹ اپنے کو سجدہ میں رانوں سے۔ اور دو سجدوں کے درمیان
جلسہ میں دعا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اخیر تک پڑھنا ہے۔ جسکا
یہ ترجمہ ہے۔ یا الٰہ بخشدے گناہ میرے اور رحم کر مجھ پر
اور حلال کی روزی مجھکو دے اور میرے نقصانوں کا بدل مجھکو
دے۔ اپنی ہدایت پر مجھکو رکھ۔ میری لغزشیں معاف کر میری
خطاؤں سے درگذر کر۔ اور استراحت کا جلسہ اور سجدہ
سے اوٹھنے کے وقت ہاتھوں کو زمین پر ٹیک کر اوٹھنے
اور سب جلسوں میں بایاں پاؤں بچھا کر بیٹھنا۔ اور آخر
نماز میں تورک یعنے بایاں پاؤں داہنے پاؤں سے
باہر نکالنا کر اونگلیاں اوسکے قبلہ کی طرف ہوں
اور داہنے ہاتھ کو داہنی ران پر ہر دو جلسوں
میں سوائے سبابہ کے باقی اونگلیاں قبض
کر کے رکھنا اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کہنے پر مسبحہ سے
اشارہ کرنا۔

عند قول لا اله الا الله ووضع يد اليسرى
مبسوطة الاصابع وجلسة الاولى في التشهد
الاولى والصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم
في التشهد الاولى وفي التشهد الاخير على الآل
والدعاء في اخر الصلوة بعد التحية وهي الدعاء
كما صليت وسلمت وباركت ورحمت وترحمت
على ابراهيم وعلى آل ابراهيم في العالمين ربنا
انك حميد مجيد انك على كل شيء قدير ربنا
لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنا من
لدنك رحمة انك انت الوهاب رب لا تذرني
فردا وانت خير الوارثين والقنوت في الصبح
وهي الدعاء اللهم اهدني فيمن هديت
وعافني فيمن عافيت وتولني فيمن توليت و
بارك لي فيما اعطيت وقني شر ما قضيت فانك
تقضي ولا يقضى عليك انه لا يذل من
واليت ولا يعز من عاديت تباركت ربنا
وتعاليت فلك الحمد على ما قضيت واستغفرك

اور بائین ہاتھ کی انگلیان کہولکر بائین ران پر رکہنا
اور اول کا جلسہ - اور پہلے جلسہ مین درود اللھم صل
علی محمد تک پڑہنا - اور پہلا تشہد اور اخیر تشہد مین آل پر
درود پڑہنا - اخیر نماز مین التحیات کے بعد دعا کا پڑہنا اور وہ
دعا یہ ہے کما صلیت سے ربنا خیر الوارثین تک -
اور صبح مین قنوت پڑہنا اور وہ یہ ہے اللھم اھدنی
آخر یعنی اے اللہ چلا مجہکو ان لوگون کے رستہ پر جنکو
تونے ہدایت کی ہے اور جنکو تونے عافیت بخشی مجکو بہی انکی عافیت
مین رکہہ - اور جن لوگون کو تونے دوست رکہا ہے انکی
دوستی مین مجکو رکہہ - اور جو کچہ کہ تونے مجکو دیا ہے اسمین برکت
دے اور جس چیز کا تونے فیصلہ کیا ہے اوسکی شر سے مجکو محفوظ رکہہ بیشک تو
حکم کرتا ہے اور تیرے حکم کے خلاف پر کوئی حکم نہین کرسکتا -
جسکا تو والی مددگار ہوجاوے وہ کسیطرح ذلیل وخوار نہین ہوتا
اور جسکے ساتہ تیری دشمنی ہووے وہ عزیز نہین ہوسکتا
اے ہمارے رب بہت برکت والی ہے تیری ذات اور
پاک ہر نوع عیب ونقصان سے ہین تیرے فیصلہ پر تیری
تعریف کرتا ہون - اور تجہسے مغفرت چاہتا ہون

وانوب الیک وصلی اللہ علی النبی محمد وآلہ وسلم رب اغفر وارحم وانت خیر الراحمین والامام یأتی بلفظ الجمع ویرفع یدیہ بلا مسح الوجہ ویؤمن المأموم فی الدعاء ویوافقہ فی الثناء وان لم یسمع قنت ویسن رفع یدیہ مع ابتداء رفع راسہ قائلا سمع اللہ لمن حمدہ فاذا انتصب قال ربنا لک الحمد ملء السموات وملء الارض وملء ما شئت من شیء بعدہ ویزید المنفرد اہل الثناء والمجد احق ما قال العبد وکلنا لک عبد اللہم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا راد لما قضیت ولا ہادی لما اضللت ولا مبدل لما حکمت ولا ینفع ذا الجد منک الجد وینوی السلام علی الحاضرین من الناس والملئکۃ ومؤمنی الجن والتسلیمۃ الثانیۃ ــ

فصل والابعاض سنۃ التشہد الاولی والجلوس لہ والقنوت والقیام لہ والصلوۃ

اور تجھسے اپنے گناہونکی معافی چاہتا ہون۔ اور تیری طرف رجوع کرتا ہون وصلی اللہ علی النبی محمد وآلہ وسلم۔ اے میرے رب معاف کر گناہ میرے اور رحم کر مجھپر اور تو سب رحم کرنیوالون سے زیادہ رحم کرنیوالا ہے۔ امام دعا مین جمع کے الفاظ بولے یعنی اللہم اہدنی کی جگہ اللہم اہدنا پڑہے۔ اور دعاے قنوت پڑہتے وقت دونون ہاتہ اوٹہاوے دعا کے طور پر لیکن منہ پر ہاتہونکو نہ پہیرے مقتدی لوگ ہر دعا کے بعد آمین کہین اور خود نہ پڑہین۔ ہان اگر امام اتنا دور ہو کہ اسکی آواز مقتدی تک نہ پہنچے تو مقتدیکو خود پڑہنا چاہیے اور ثنا جو ہے مین امام سے موافقت کرے اور مسنون ہے ہاتہون کا اوٹہانا رکوع سے سر اوٹہانے وقت سمع اللہ لمن حمدہ کہتے ہوے جب بالکل سیدہا کہڑا ہو جاے۔ تو کہے ربنا لک الحمد سے المجد تک جسکا ترجمہ یہ ہے۔ اے رب ہمارے تیرے ہی واسطے ہے تعریف زمین اور آسمانون سے بہری ہوئی۔ اور جو تو چاہے اسکے بعد کی چیز کو بہر دیوے۔ بعد اسکے (امام یہان تک کہے) اور منفرد یعنی اکیلا نمازی اہل الثناء آخر تک بہی زیادہ کرے جسکا ترجمہ یہ ہے یا اللہ تو زیادہ لائق ہے تعریف اور بزرگی کے اس سے بہی کہ تیرا بندہ کہتا ہے اور ہم سب تیرے غلام ہین یا اللہ جسکو تو کوئی چیز عطا کرے اوسکو روکنیوالا کوئی نہین ہے اور جسکو تو نہ دیوے اوسکو دینیوالا کوئی نہین ہے جسے تو گمراہ کرے اوسکو ہدایت کرنیوالا کوئی نہین تیرے حکم کو روکنیوالا کوئی نہین ہے تیرے حکم کو بدلانیوالا کوئی نہین۔ اور تیرے غضب اور پکڑ سے کسیکو اسکی قوت اور عزت نفع نہین دیسکتی (یعنی مثلا کسی بڑے مالدار آدمی پر جب تیرا غضب نازل ہو تو اسکی مالداری اور عزت اسکی تیرے عذاب کو اسکی جان سے روک نہین سکتی۔ وہ ضرور ہی خوار وذلیل ہوئی جاویگا) اور سلام پہیرنے کے بعد آدمی خیال کرے ان لوگون فرشتون سے جنکو سلام کیا یعنی السلام علیکم ورحمۃ اللہ کی یہ تصور کرے کہ مین انپر پڑہتا ہون اور جنون کو سنت نماز کا بائین طرف کا سلام پہیرنا ہے۔

فصل سنت ابعاض چند ہین پہلے تشہد اور اس سے پہلے

والسّلام علی النّبیّ صلی الله علیه وسلّم فی الاولٰی
وعلی الآل فی الثّانی وان ترك واحدا منهما فان
تذکّر قبل التلبس بفرضٍ عاد الیه وان تذکر
بعد التلبس لم یعد الیه۔

فصل والذی یبطل الصلوة اثنا عشرون

خصلة الکلام عمدًا والقهقهة عمدًا والبکاء شاهقًا
عمدًا او الفعل ثلثًا متوالیة عمدًا والاکل والشرب
واظهار حرفین او حرف مفهم عمدًا وترك
فرض من فروض الصلوة عمدًا او زیادة رکوع
عمدًا وزیادة سجود عمدًا وقعود وقیامٍ عمدًا
وقرأة الفاتحة فی غیر موضعها عمدًا وقرأة
التشهد فی غیر موضعها عمدًا وفعل الصلوة
مع الشك فی النیّة وقطع النیّة والعزم علی
قطعها وانکشاف العورة عمدًا واستدبار
القبلة والحدث وملاقاة النجاسة والردّة
فی الصلوة

فصل واذا شك فی عدد الرکعات وهو

۵ اور پہلی التحیات مین اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ تک پڑھنا۔ اور دوسری التحیات مین آل نبیؐ پر بھی درود بھیجنا۔ پس ان سنتون سے کسی ایک کو اگر ترک کیا۔ اور کسی فرض کے شروع کرنے سے پہلے یاد کرلیا تو اوسکی طرف عود کرے اور اگر فرض کے ساتھ مل جانیکے بعد یاد آیا تو اب اوسکی طرف عود نکرے

فصل نماز کو باطل کرنیوالی بائیس ۲۲ خصلتین ہین —

ایک عمدًا بات کرنی ۲ عمدًا ہنسنا ۳ عمدًا پکار کر رونا ۴ پے درپے تین بار کوئی کام کرنا ۵ کھانا ۶ پینا ۷ جان بوجھکر نماز کے فرضون مین سے کسی فرض کو چھوڑ دینا ۸ جان بوجھکر دو حرفونکا یا ایک ہی ایسے حرف کا اظہار کرنا جسکے معنی سمجھ مین آتے ہون ۹ جان بوجھکر ایک رکوع زیادہ کرنا ۱۰ جان بوجھکر ایک سجدہ زیادہ کرنا۔ اور عمدًا کوئی قیام اور قعدہ زیادہ کرنا۔ اور جان بوجھکر فاتحہ کو اوسکی غیر موضع مین پڑہنا۔ جان بوجھکر التحیات کو غیر جگہ مین پڑہنا۔ شک کی نیت کے ساتھ نماز کا ادا کرنا۔ اور نیت کا توڑنا۔ اور قبلہ سے پھر جانا۔ بیوضو ہوجانا پلیدی کا ساتھ لگنا۔ نماز کی حالت مین مرتد ہوجانا۔

فصل

سجدۂ سہو کے بیان مین

نماز مین بہ نسبت شمار رکعتون کے شک آجاے تو اقل کو پکڑے (مثلاً رباعی نماز پڑہ رہا ہے اوس کو شک ہوا کہ مین نے تین رکعتین پڑہی ہین یا چار ایک) اوس کو چاہیے کہ اوس نماز کو تین رکعتین مقرر کرکے ایک اور رکعت چوتھی پڑہ کر پھر دو سجدے بھول کے ادا کرے۔

في الصلوة اخذ بالاقل ثم يسجد سجدتين للسهو فان زاد في الصلوة ركوعا او سجودا او قياما او قعودا على وجه السهو سجد للسهو وان تكلم او سلم ناسيا او قرأ في غير موضع القراءة يسجد للسهو وان ترك واحدا من الابعاض سجد لتركه وسجود السهو سنة ومحله قبل السلام وبعد التشهد وان يقول في سجوده سبحان من لا ينام ولا يسهو ولا يغفل ولا يلهو۔

فصل المرأة تخالف الرجل في خمسة اشياء

فالرجل يجافي مرفقيه عن جنبيه في الركوع والسجود ويرفع بطنه عن فخذيه في السجود وتضم المرأة بعضها الى بعض ويجهر في مواضع الجهر والمرأة تسر واذا نابه شيء في الصلوة سبح واذا نابها شيء في الصلوة صفقت بان تضرب بطن كفها اليمنى على ظهر اليسرى وعورة الرجل ما بين السرة

اور اسیطرح نماز مین اگر زیادہ کیا نماز ہی سے رکوع یا سجدہ یا قیام یا قعود بھول کر تو سہو کے دو سجدے ادا کرے اور اگر بھول کر بات کی یا سلام پھیرا یا غیر جگہ مین قراۃ پڑہی تو ان صورتون مین بہی سہو کے دو سجدے ادا کرے۔ اور اسیطرح سنن ابعاض سے اگر کوئی ترک کیا تو اوسکے لئے بہی سجدہ سہو ادا کرے۔

اور سجدے سہو کے سنت ہین۔ اور اونکا محل التحیات کے بعد اور سلام پہیرنے سے پہلے ہے اس سجدۂ سہو مین یہ تسبیح پڑہنی چاہئے سُبْحَانَ مَنْ لَا يَنَامُ یعنی پاک ہے اوسکو ہر عیب نقصان سے وہ (خدا) کہ نہ سوتا ہے اور نہ بہولتا ہے اور نہ غافل ہوتا ہے اور نہ کہیلتا ہے۔

فصل

عورت نماز مین مرد سے پانچ چیزون مین مخالف کرے مرد تو اپنی دونون کہنیان اپنی پسلیون سے رکوع اور سجدے مین جدا رکہے۔ اور سجدے مین پیٹ کو رانون سے دور رکہے اور عورت اپنے بعض اعضا کو بعض کے ساتھ سمیٹے مرد جہری نمازون مین پکار کر پڑہے۔ اور عورت ہمیشہ آہستہ پڑہے۔ مرد کو نماز مین کوئی حادثہ درپیش آئے تو سبحان اللہ کہے۔ اور عورت تالی دے۔ اسطرح کہ اپنے سیدہے ہاتھ کی ہتیلی بائین ہاتھ کی پیٹہ پر مارے۔

اور مرد کی عورت گاہ یعنی ڈہانکنے کی جگہ ناف اور زانون کے درمیان ہے۔

والركب وعورة الحرة جميع بدنها الا الوجه
والكفين وعورة الامة كعورة الرجل و
تخفض صوتها بحضرة الرجل الاجنبي

فصل ويكره الصلوة عند الاستواء
الا يوم الجمعة وان لم يحضرها وعند
طلوع الشمس حتى يرتفع قدر رمح وعند
الاصفرار حتى تغرب وبعد فريضة الصبح
حتى تطلع الشمس وبعد العصر حتى تغرب
الا لسبب من الاسباب قبلها او مقارن
لها كالفائتة والكسوف وتحية المسجد
وبتكرار الدخول ولو عن قرب وسجدة
التلاوة والشكر والوضوء ويستثنى حرم
مكة فلا تكره الصلوة في اي وقت ما

فصل يجب الصلوة على كل مسلم عاقل
بالغ طاهر دون كافر اصلي وصبي ومغمى عليه
ونفساء وحائض -

فصل الاذان والاقامة سنة في المكتوبة

اور آزاد عورت کے ڈہانکنے کی جگہ سوا منہ اور ہتھیلیون کے
سب بدن ہے - اور لونڈی کی عورت گاہ مرد کی طرح ہے
اور عورت اجنبی مرد کے روبرو اپنی آواز آہستہ کرے

فصل مکروہ ہے نماز استوا آفتاب مین یعنی ٹھیک دوپہر کیوقت
مگر جمعہ کے روز جائز ہے اگرچہ نماز جمعہ پہ حاضر بھی نہو
اور مکروہ ہے سورج کے چڑہنے کیوقت یہانتک کہ ایک نیزہ کے
قدر اوپر آجاوے - اور سورج زرد ہونے سے غروب تک اور
صبح کی فرضون کے بعد سورج کے طلوع تک اور عصر سے
مغرب تک (ان سب صورتون مین نماز پڑہنی مکروہ ہے)
ہان مگر کوئی سبب ہونے سے پہلے یا انکے ساتہ ہی شامل
سبب ماقبل کی جیسے فوت شدہ نماز کا ادا کرنا - اور سبب
مقارن کی مثال جیسے سورج کے گہن ہونے سے وقت کا
ملتبس ہو جانا (ان صورتون مین اوقات مذکورہ کے اندر
نماز کا ادا کرنا مکروہ نہین - اور درست ہے اوقات مکروہ مین
تحیۃ المسجد اور مکرر ہوتا ہے بہ مکرر دخول کے ساتہ اگرچہ
قریب ہی ہو - دخول یعنی جتنی بار مسجد مین داخل ہووے
دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کرے - اسیطرح جائز ہے اوقات
مکروہ مین سجدہ تلاوت - اور سجدہ شکر - اور تحیۃ الوضو
اور حرم مکہ مین ہر وقت نماز جائز ہے -

فصل فرض ہے
نماز ہر مسلمان عاقل - بالغ - پاک - کے پس کافر
اصلی - صبی - بیہوش پہ - اور عورت نفاس اور حیض والی پہ
فرض نہین -

فصل اذان اور اقامت فرض
نمازون مین سنت ہے -

بشرط فی المؤذن الاسلام والذکورۃ والتمییز ویسن ان یکون المؤذن صیّتاً حسن الصوت عدلاً مطهراً مطوعاً ولا یجوز الاذان للمرأۃ ویشترط وقوعہ فی الوقت الا فی الصبح فانہ یجوز فی النصف الاخیر وان یؤذن قائماً مستقبل القبلۃ ویقول فی الصبح التثویب وھو الصلوۃ خیر من النوم والاذان مثنی والاقامۃ فرادی الا لفظ الاقامۃ ومناط الاقامۃ بالامام والاذان مناط بالمؤذن ویسن ادراجها وترتیلہ والترجیع فیہ ویشترط فیہ الترتیب والموالاۃ ویبین فی العید والکسوف والاستسقاء والتراویح ونحوھا الصلوۃ جامعۃ ویکرہ الاذان للمحدث والجنب اشد والاقامۃ اغلظ ویستحب لسامعہ ان یقول مثل قولہ الا فی الحیعلتین یقول لا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم ولسامعہ والمؤذن

مؤذن میں یہ شرط ہونا چاہیے کہ مسلمان ہو اور مرد ہو۔ اور صاحب تمیز ہو۔ اور مسنون ہے کہ مؤذن بلند آواز والا۔ خوش آواز۔ عادل اچھی طرح پاکی کرنے والا۔ پرہیزگار ہوئے۔ اور عورت سے اذان کہنی درست نہیں۔ اور اذان میں یہ بھی شرط ہے کہ اپنے وقت میں واقع ہووے سوا صبح کے کہ صبح کی اذان رات کے نصف اخیر میں ہی درست ہے۔ اور یہ کہ کھڑا ہو کر رو برو قبلہ کے اذان دیوے۔ اور صبح کی اذان میں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کہے۔ اور اذان کے کلمے دوہرے اور اقامت کے مفرد مفرد ہیں۔ یعنی اذان کا ہر ایک کلمہ دو بار کہنا چاہیے اور اقامت کے الفاظ ایک ایک دفعہ بولنے چاہئیں مگر قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کو دو بار کہنا چاہیے اور اقامت امام کے ساتھ متعلق ہے۔ اور اذان مؤذن کے ساتھ متعلق ہے۔ اور مسنون ہے اقامت کا جلدی جلدی کہنا اور اذان کا ٹھہر ٹھہر کر ترجیع سے کہنا اور شرط ہے اذان میں ترتیب اور موالات۔ اور مسنون ہے عید اور کسوف اور استسقاء اور تراویح اور انکی مثل میں اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ کہنا۔ اور بے وضو اور جنبی آدمی کو اذان دینی اشد مکروہ ہے اور اسی حالت میں اقامت کہنی تو بہت ہی سخت مکروہ ہے۔ اور مستحب ہے اذان سننے والے کو دہرانا کلمات کا جو کہ مؤذن کہتا ہے مگر حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کی جگہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ کہے۔ اور اذان کے ختم ہونے پر بانگی اور سننے والوں کو چاہیئے

ان يصلي على النبي صلى الله عليه وسلم بعد الفراغ ويقول اللهم رب هذه الدعوة التامة والصلوة القائمة آت محمدن الوسيلة والفضيلة والدرجة الرفيعة العالية وابعثه مقاما محمودا الذي وعدته وارزقنا شفاعته ولا تحرمنا رويته انك لا تخلف الميعاد اللهم اعطني ايمانا صادقا اليس بعده كفر برحمتك يا ارحم الراحمين

فصل روى عن ابن حافظ عن ابي جابر عن عبد الله بن عباس عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في الاذان عشر كلمات من الكفر من قال واحد منها يكفر الاول اذا مد الف الاول من لفظة الله كفر والثاني ان يقول الله اكبر بمد الباء يكفر والثالث ان يقول اشهد بمد الهاء يكفر والرابع ان يقول الحاء موضع الهاء يكفر والخامس ان يقول لا اله الا الله بلا تشديد يكفر السادس

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجکر یہ دعا اللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ آخر تک پڑہیں۔

فصل

کسی حافظ کے بیٹے سے روایت کی گئی ہے وہ ابی جابر سے لیتے ہیں وہ عبد اللہ ابن عباس سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا ہے کہ اذان میں دس کلمے کفر کے ہیں اون میں سے ایک ہی جسنے کہا وہ کافر ہوا **اول** یہ ہے کہ لفظ اللہ پر الف کو شروع میں لمبا کرنا۔

دوسرا۔ اللہ اکبر کی بے کو لمبا کرکے پڑہنا۔

تیسرا۔ اشہد کی ہے کو لمبا کرکے پڑہنا۔

چوتھا۔ (ہ) ہوز کی جگہ (ح) حاء حطی کا پڑہنا

پانچواں لا الٰہ الا اللہ کو تشدید کے بغیر پڑہنا۔

چھٹا۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ کو الف کے سوا کہنا

[illegible]

ان یقول اشہد ان لا الٰہ الا اللہ بلا الف
یکفر السابع ان یقول محامد رسول اللہ
یکفر الثامن ان یقول حی علی الصلاح یکفر
التاسع ان یقول بلا الف حی علی الفلاح
یکفر والعاشر ان یقول حی علی الصلوۃ بلا
تشدید یکفر قال ابوبکر الواسطی رحمۃ
اللہ تعالیٰ رأیت فی المنام جاء رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم واخذ بیدی فقال
انظر الی جہنم فلما نظرت الیہا رأیت
جماعۃ کثیرۃ من المؤمنین وجوہہم مثل
وجوہ الخنازیر یشرہون صدیدہم یحرقون
فی النار ثم سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یا نبی اللہ ای شیٔ یحرقہم فی النار فقال علیہ
السلام کانوا یوذنون بالجہل ثم لا یتعلمون
فقلت یا رسول اللہ اشفع لہم من اللہ
فاجابنی انما انا بریٔ منہم وہم بریئون
منی وکذلک من یسمعون ولا یمنعون

ساتوان محمد کی جگہ محامد کہنا۔
آٹھوان حی علی الصلاح کہنا۔
نوان حی علی الفلاح الف کے مد کے ساتھ کہنا۔

دسوان

حی علی الصلوۃ تشدید کے سوا کہنا۔ ان سب
صورتوں میں کافر ہوتا ہے۔ ابوبکر واسطی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں نے
خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ تشریف لائے
اور میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ دیکھ جہنم کی طرف جب اوسطرف
دیکھا مینے تو ایک بہت جماعت مومنون کی مجھے نظر آئی
کہ اونکے منہ خنزیر کے مونھونکی طرح ہیں پیپ پیتے ہیں
اور آگ میں جلتے ہیں۔ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سوال کیا کہ اے نبی اللہ کے کیا چیز انکو جلاتی ہے آپنے
فرمایا کہ جہالت سے اذان دیتے تھے اور اذان کو سیکھتے نہ تھے
پس مینے عرض کی یا رسول اللہ انکے واسطے اللہ سے
سفارش کیجیے آپنے فرمایا مین انسے بیزار ہون اور وہ
میرے سے اور اسیطرح بیزار ہون میں اون لوگوں سے
بھی جو کہ سنتے تھے اور منع نہ کرتے تھے۔

صدق الله وصدق رسول الله صلى الله
عليه وسلم نُقل من اساس المصلی قال رسول الله
صلعم من وضع ابهامیه علی عینیه حین قال المؤذن
اشهد ان محمدا رسول الله انا قائده فی الجنة قیل یا
رسول الله صلی الله علیه وسلم کیف وضع ابهامیه
قال ضع ظفریك علی عینیك ولا تمدها

فصل فی السواك - السواك سنة
عرضا بخشن سوی اصبعه للصلوة ولتغیر
الفم ولا یکره الا للصائم بعد الزوال
والتسمیة فی اوله وان ترك ففی اثنائه
فلا تترك السواك فانه مطهرة للفم
مرضات للرب والصلوة بالسواك
افضل من سبعین صلوة بغیر سواك

فصل فی صلوة النفل - النفل قسمان قسم
لا یسن فیه الجماعة ومنه الرواتب مع
الفرائض وقسم یسن فیه الجماعة کالعیدین
والکسوفین والاستسقاء والتراویح و

سچ فرمایا اللہ نے اور اسکے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
اساس مصلی سے نقل ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے جو شخص اپنے دونو انگوٹھے بانگی کے اَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ کہنے پر اپنی آنکھونپر رکھے مین اوسکو جنت مین
لیجاونگا - کسی نے کہا اے رسول اللہ انگوٹھے آنکھون پر
کسطرح رکھے فرمایا رکھہ تو دونون ناخن اپنی آنکھون پر اور
کشش نہ دے اونکو -

فصل

مسواک کے بیان مین

مسواک کرنا سنت ہے - چاہیے کہ منہ کے عرض مین ساتھ کسی سخت
چیز کے سوائے اپنی اونگلی کے مسواک کرے - وضو کرنے وقت
اور نماز پڑہتے وقت - اور منہ کے تغیر ہونیکے وقت - اور مکروہ
نہین مسواک کرنا - مگر روزہ دار کو بعد زوال کے اور بسم اللہ الرحمن
الرحیم مسواک کرنیکے پہلے کہے - اور اگر بسم اللہ کو چہوڑ دیا
تو درمیان مین کہے - پس تجکو مسواک ترک کرنا نہ چاہیے -
کیونکہ وہ منہ کی پاکیزگی اور رب کی رضامندی ہے اور
نماز پڑہنی مسواک کرکے افضل ہے ستر نمازون سے بغیر مسواک کے

فصل نفلون کی نماز کے بیان مین - نفل نماز
دو قسم کی ہے - ایک قسم وہ ہے کہ جسمین جماعت کرنی سنت نہین
اور انمے ہین سنت رواتب جو کہ فرضون کے ساتھ پڑہی جاتی ہین

ويسن القنوت في الوتر في النصف الثاني من رمضان وهي كقنوت الصبح محلاً و جهراً ويقول قبله اللهم انا نستعينك و نستغفرك ونستهديك ونؤمن بك ونتوكل عليك ونثني عليك الخير كله ونشكرك ولا نكفرك نخلع ونترك من يفجرك اللهم اياك نعبد ولك نصلي ونسجد واليك نسعى ونحفد ونرجو رحمتك ونخشى عذابك الجد ان عذابك الجد بالكفار ملحق اللهم عذب الكفرة واهل الكتاب المشركين الذين يصدون عن سبيلك ويكذبون رسلك ويقاتلون اولياءك اللهم اغفر للمؤمنين والمؤمنات والمسلمين والمسلمات واصلح ذات بينهم والف بين قلوبهم واجعل في قلوبهم الايمان والحكمة وثبتهم على ملة رسولك واوزعهم ان يوفوا بعهدك الذي عاهدتهم عليه وانصرهم على عدوك وعدوهم

اور مسنون ہے کہ رمضان کے نصف اخیر کے وتروں میں قنوت پڑھیں۔ اور وہ محل اور جہر کرنے میں صبح کے قنوت کی طرح ہے۔ اور قنوت سے پہلے اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ سے لیکر وَاجْعَلْنَا مِنْھُمْ تک پڑھے۔

جسکا یہ ترجمہ ہے

یا اللہ ہم تجھسے مدد چاہتے ہیں۔ اور تجھسے بخشش مانگتے ہیں اور تجھسے ہدایت طلب کرتے ہیں۔ اور تیرے ساتھ ایمان لاتے ہیں اور تجھپر توکل کرتے ہیں۔ اور سب قسم کی تعریف بھی تیرے لیے کرتے ہیں۔ تیرا شکر ادا کرتے ہیں۔ اور تیری ناشکری نہیں کرتے۔ نکالدیتے اور ترک کردیتے ہیں ایسے شخص کو جو تیری نافرمانی کرے۔ یا اللہ ہم خاص تیری عبادت کرتے ہیں۔ اور خاص تیرے لئے نماز پڑھتے ہیں اور تیرے ہی آگے سجدہ کرتے ہیں۔ تیری طرف رجوع کرتے ہیں تیرے رحم کی امید رکھتے ہیں تیرے سخت عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بیشک تیرا سخت عذاب کفار کو پہنچنے والا ہے۔ یا اللہ عذاب کر کافروں کو اور کافر اہل کتاب کو جو کہ تیری راہ سے لوگوں کو روکتے ہیں اور تیرے پیغمبروں کو جھٹلاتے ہیں اور تیرے دوستوں سے لڑتے ہیں۔ یا اللہ بخش مومن مردوں اور مومن عورتوں اور مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو۔ اور انکے درمیان صلح کر۔ اور انکے دلوں میں محبت ڈال اور دلوں میں ایمان اور حکمت پیدا کر۔ اور قائم رکھ انکو اوپر دین رسول کے دوست اپنے کر اور انکو طاقت دے پورا کرنے اوس عہد کے جو تونے انکے اوپر کیا ہے۔ اور انکو اپنے اور انکے دشمنوں پر منصور کر

اله الحق واجعلنا منهم اللّٰهمّ اهدني الى الخيرة

ويستحب فيه الجماعة ان صلّى مع التراويح

فصل الجماعة سنة مؤكدة في المكتوبات

غير الجمعة للرجال وغير مؤكدة للنساء

وتنال فضيلة الجماعة بادراك جزء من

الصلوٰة ولا رخصة في ترك الجماعة الّا

لعذر اما عام كالمطر والريح العاصفة

في الليل والوحل الشديد واما خاص

كالمرض والحر والبرد الشديدين و

الجوع والعطش الظاهرين وخوف الظالم

وملازمة الغريم وهو معسر ورجاء عفو

العقوبة والعرى وترحل الرفقة واكل ماله

رائحة كريهة وتمريض من لا متعهد له او

يانس به واشراف القريب والحبيب

الزوجة والمملوك ابقا۔

فصل ولا يصح اقتداء القاری بالامّي

وهو من يخل بحرف او تشديدة من الفاتحة

اور فتحمند کر اور ہکو بھی جیسے ہی کر آمین۔ پھر اللّٰھُمَّ اَھْدِنِی کو آخر تک پڑہے۔ اوسکا ترجمہ اور عبارت پہیر لکھی گئی ہے۔ اور مستحب ہے وتروں میں جماعت کرنی اگر تراویح کے ساتھ پڑہی جائیں۔ **فصل** مردوں کے واسطے فرض نمازوں میں جماعت سنت مؤکدہ ہے۔ اور جمعہ میں جماعت فرض ہے (بغیر جماعت کے جمعہ درست نہیں) اور عورتوں کیلئے جماعت سنت مؤکدہ نہیں۔ اور حاصل ہوتی ہے فضیلت جماعت کی نماز کا ایک جزو پانیکر ساتھ۔ اور جماعت کے چھوڑنے میں رخصت نہیں سوا کسی عذر کے خواہ وہ عذر عام ہو مثل بارش اور سخت ہوا کے رات کے وقت اور بہت کیچڑ۔ یا خاص ہو۔ مانند مرض اور سخت گرمی یا سردی یا بھوک۔ یا پیاس کے۔ یا ظالم کا خوف۔ یا قرضدار کا گھیر کر رہنا درحالیکہ تنگدست ہو۔ یا عقوبت کر معاف ہونیکی امید۔ یا برہنہ ہونا یا مکروہ الرائحہ چیز کا (مانند لہسن و پیاز کھانا) اور رفیقوں کا سفر کرنا اور ایسے مریض کی بیمارداری کرنی جسکا کوئی خبرگیر یا انیس نہو یا قریب المرگ ہونا کسی قریبی یا دوست یا عورت یا غلام کا۔ بہا لینا ان صورتوں میں جماعت کا ترک کرنا رخصت ہے۔

فصل (اقتدا کے بیان میں۔) قاری کو امی کے ساتھ اقتدا کرنا جائز نہیں۔

اور امی وہ شخص ہے جو کسی حرف یا تشدید کو فاتحہ سے برابر ادا نہ کر سکے۔

ومنها الارت وهو الذی یدغم فی غیر موضعه
والالثغ وهو الذی یبدل حرفا بحرف و
یکره الاقتداء بالتمتام والفافاء واللحان
ویصح اقتداء الامی بمثله قراءة ولا یصح اقتداء
اللحان بمثله ان لم یتفقا قراءة۔

فصل لا تقدم علی امام فی الموقف فان
تقدم بطلت وتستحب خلفه قلیلا والاعتبار
فی التقدم بالعقب ولا یضر المساواة و
تقف خلفه الرجال ثم الصبیان ثم الخناثا
ثم النساء ولا یقف المأموم منفردا بل
یدخل الصف ان وجد فرجة والا یجر واحدا
وللساعد ه المجرور۔

فصل ویجوز للمسافر قصر الصلوٰة الرباعیة
باربع شرائط احدها ان یکون سفره بغیر
معصیة والثانی ان یکون مسافة ستة عشر
فرسخا والثالث ان یکون الصلوٰة من التبغیر (؟)
فلا یصح قصر الصلوٰة القضاء فی الحضر والرابع

اور اسی سے ہے ارت اور ارت وہ شخص ہے کہ جہاں
ادغام کرنا نہیں وہاں ادغام کرے اور لثغ ایسا شخص ہے
اور یہ وہ ہے کہ ایک حرف کو دوسرے حرف کے ساتھ بدل
کرا ہو۔ اور مکروہ ہے اقتدا ساتھ تمتام اور فافا اور لحان کے
اور جائز ہے اقتدا امی کی اوسکے جو قراۃ میں اوسکے برابر ہو۔
اور درست نہیں اقتدا لحان یعنی غلط پڑھنے والے کی اپنے مثل کے
ساتھ جب قراۃ میں دونوں متفق نہوں۔

فصل ہے موقف کے بیان میں اپنے امام سے موقف
میں آگے نہونا چاہیئے اگر آگے بڑہا تو نماز باطل ہوئی۔ اور مستحب ہے
تھوڑا سا پیچھے کھڑا رہنا۔ اور تقدم میں اعتبار ایڑی کا ہے
یعنی مقتدی کی ایڑی امام سے آگے نہو اور موقف میں برابر رہنا بھی مضر نہیں
اور موقف میں امام کے پیچھے پہلے مرد کھڑے ہوویں پہر لڑکے پہر خنثے
پہر عورتیں۔ اور مقتدی اکیلا صفوں کے پیچھے کھڑا ہوئے بلکہ داخل
ہوجائے صف میں اگر کچھ بھی جگہ دیکھے۔ اور اگر صف میں جگہ نہ
تو ایک آدمی کو پیچھے کھینچ لیوے اور اوس آدمی کو چاہیئے کہ اوس کی
کشش پر پیچھے ہٹ آئے۔

فصل مسافر کو چار شرطوں کے ساتھ رباعی نماز کا قصر کرنا
جائز ہے۔ ایک شرط یہ ہے کہ ہووے سفر اوسکا معصیت کے سوا
(یعنی افعال مثل چوری وغیرہ بد افعالی کے لیے سفر نہو۔)
دوسرے اندازہ سفر کا سولہ فرسخ ہووے۔ تیسرے یہ کہ
سفر ہی کی نماز کو قصر کرے۔ پس جو حضر میں نمازیں
قضا ہوئی ہیں اونکی قصر نہیں۔
(اونکو پورا ہی کر کے پڑھے گا) چوتھے

ان ینوی القصر مع الاحرام ومن سافر
من بلدہ او قریتہٖ فابتداؤہ مجاوزۃ السور
والعمران ویشترط ان یقصد موضعا من
حین السفر فلیس للهائم القصر وان طال
سفرہ ولا لطالب غریمٍ او آبقٍ یرجع متٰی
وجدہ ولا یعلم موضعہ ولو کان لمقصدہ
طریقان طویل وقصیر فسلک الطویل لغرض
کسهولۃ او امنٍ فلہ القصر والا فلا ولو اتبع
العبد او الزوجۃ او الجندی مالك امرہٖ
فی سفرہ ولا یعرف مقصدہ فلا قصر ولا قصر
للعاصی بسفر کالآبق والناشزۃ ولو انشأ
السفر مباحا کالتجارۃ والحج ثم نقلہ الی
معصیۃ فلا قصر ولو انشاء السفر عاصیا ثم
تاب فابتداء السفر من حین التوبۃ۔

فصل یجوز للمسافر ان یجمع بین الظهر
والعصر فی وقت ایهما شاء وبین المغرب
والعشاء فی وقت ایهما شاء وشروط الجمع التقدیم

یہ کہ تکبیر احرام کے ساتھ قصر کی نیت کرے۔ اور جسنے سفر کیا کسی شہر یا گانون سے تو اوسکے سفر کی ابتدا شہر پناہ اور آبادی سے تجاوز کرنے سے ہے۔ اور یہ بھی شرط ہے کہ سفر کے وقت کسی جگہ کی نیت کرے پس تردد کرنے والے کیواسطے قصر نہین اگرچہ لمبا ہی ہو سفر اوسکا اور نہ واسطے ڈھونڈہنے والے قرضدار کے اور بھاگے ہوئے غلام کے جبکا یہ ارادہ ہو کہ جب اونکو پائے واپس آ جائیگا۔ اور اگر مسافر کیلئے مقصد کے دو راستے ہون ایک لمبا اور ایک چھوٹا پس لمبے راستے پر کسی غرض کے واسطے مانند سہولت راہ اور امن کے گیا تو اوسکو قصر کرنا جائز ہے اور اگر غرض نہین تو اوسکو قصر جائز نہین۔

اور اگر غلام یا عورت یا سپاہی اپنے مالک اور خاوند کے ساتھ ہوئے اور اونکو اوسکا مقصد معلوم نہین (کہ کہان جائیگا) پس اونکو قصر کرنا درست نہین۔ اور جو شخص عیش سفر کے عاصی ہے جیسے بھاگنے والا غلام۔ اور عورت ناشزہ ایسے کے لیے بھی قصر جائز نہین۔ اور اگر اول مباح سفر پر مثل تجارت اور حج کے روانہ ہوا پھر راستہ مین اوسکو معصیت کا سفر بنا لیا تو اوسکو قصر کرنا جائز نہین۔ اور اگر پہلے نافرمانی کے سفر پر نکلا پھر راستہ مین توبہ کر لی تو ابتدا سفر کی توبہ کیوقت سے شمار ہوگی۔

فصل نمازون کے جمع کرنیکے بیان مین۔ درست ہے مسافر کو جمع کرنا ظہر اور عصر کا ان دونون کے وقتون مین جسمین چاہے جمع کر لے (یعنی ظہر کیوقت جمع کرے یا عصر کیوقت پہلے جمع تقدیم ہے اور دوسری جمع تاخیر) اسیطرح مغرب اور عشا کا بھی جمع کرنا مسافر کو جائز ہے جمع تقدیم کرے یا جمع تاخیر۔ اور جمع تقدیم کی تین شرطین ہین۔

ثلثة احدها ان يبتدى بالاولى والثاني نية الجمع في اوّل الاولى ويجوز في اثنائها ايضًا والثالث المولات بينهما بقدر ما تيمم يقيم فلو صلاهما ثم بان فساد الاولى بطلت الثانية ايضًا - وان اخر كفاه نية الجمع قبل خروج الوقت الاولى بقدر ما يؤدي فرضها وافضل فيه الترتيب والموالات واذا جمع بين الظهر والعصر صلّى سنة الظهر المقدمة ثم يصلي فرضين ثم سنة الظهر التي بعدها ثم سنة العصر وفي الجمع بين المغرب والعشاء يصلي الفرضين ثم سنة المغرب ثم سنة العشاء ثم الوتر والله تعالى اعلم -

ایک یہ کہ پہلی نماز کو اول پڑہے - دوسری شرط جمع کی یہ کہ جمع کی نیت پہلی نماز سے پیشتر کرلیوے - لیکن پہلی نماز کے درمیان مین بہی اگر نیت کرے تو جائز ہے - تیسری شرط موالات یعنے پے درپے پڑہنا تیمم کرکر اور اقامت کہنی اندازے زیادہ وقت نگذرے - اور اگر پڑہا مقتدی نے دونون کو پہر پہلی نماز کا فساد معلوم ہوا تو دوسری نماز بہی باطل ہوجاتی ہے -
اور جبکہ جمع تاخیر کرے تو آب پہلے نماز کے اسقدر وقت نکل جانے سے پیشتر جس مین اسکے فرض کو ادا کرسکے - نیت جمع کی کرلینی کافی ہے - اور افضل جمع تاخیر مین ترتیب اور موالات ہے - جب ظہر اور عصر کو جمع کرنا چاہا تو ظہر کے پہلے سنت اوّل پڑہکر ظہر اور عصر کے فرضونکو پڑہے پہر ظہر کی پچہلی سنت پڑہے پہر عصر کی سنت پڑہے - اور مغرب و عشا کے جمع کرنے مین اوّل فرضونکو پڑہے پہر مغرب کی سنت اور اسکے بعد عشا کی سنت پہر وتر پڑہے - والله اعلم -

فصل شروط وجوب سوال الامام من الصّلوة من اربعة مسائل

فصل

(امام سے نماز کے متعلق چار مسئلے پوچہنے کو وجوب مین)

قال الامام الشافعي رحمة الله عليه من سئل عن امامٍ من اربعة مسائل ان اجاب عنها فامامته صحيحة والا فلا الاول بمن نقتدى بك فانت بمن تقتدى

امام شافعی رحمة الله علیہ نے فرمایا ہے جسنے امام کو چار مسئلے پوچہے اگر جواب دیدیا تو امامت اسکی صحیح ہے اور اگر نہ دیا تو صحیح نہین - پہلا سوال یہ کہ - ہم تیرے ساتہ اقتدا کرتے ہین اور تم کسکے ساتہ اقتدا کرتے ہو -

والثانی صلوتنا تصح بك وصلوتك بمن تصح
والثالث انت امامنا فمن امامك والرابع
ما قبلتك جوابه انا اقتدی بالائمة الماضین
وهو الذین یقتدون بالنبی صلی الله علیه
وسلم وصلوتی تصح بالعلم والقران امامی
والكعبة قبلتی - نقل من قوت القلوب روی
ابو اللیث السمرقندی رحمة الله علیه فی كتابه
تنبیه الغافلین -

فصل یحتاج الامام فی الصلوة الی عشرة

خصال حتی یتم له صلوته وصلوة من خلفه
اولها ان یكون قاریا بكتاب الله ولا یكون
لحانا والثانی ان یكون تكبیره تحرمه صحیحا
والثالث ان یحفظ نفسه من الحرام والشبهة
والرابع یتم ركوعه وسجوده والخامس ان یحفظ
نفسه وثیابه وبدنه من الاذی والسادس
ان لا یطول القراة الا برضی القوم والسابع
ان لا یعجب نفسه والثامن ان لا یدخل

دوسرا سوال یہ کہ ہماری نماز تیرے ساتھ صحیح ہوتی ہے
اور تیری نماز کسکے ساتھ صحیح ہوتی ہو - تیسرا سوال یہ کہ آپ ہمارے
امام ہو اور آپکا امام کون ہو - چوتھا سوال یہ کہ آپکا قبلہ کیا ہے
جواب اسکا یہ ہو کہ مین ائمہ گذشتہ کی اتباع سے اقتدا کرتا ہون اور وہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ - اور میری نماز علم کے ساتھ صحیح ہے
اور قرآن میرا امام اور کعبہ میرا قبلہ ہے - یہ روایت قوت القلوب سے
منقول ہو ابو لیث سمرقندی نے اپنی کتاب تنبیہ الغافلین مین روایت
کی ہو -

فصل

امام نماز مین دس خصلتون کی طرف محتاج ہو جب
اوسمین یہ دس خصلتین ہون تو پوری ہوتی ہو نماز اوسکی اور
اوسکے مقتدیونکی بھی - پہلی خصلت یہ ہے کہ قرآن کا قاری ہو غلط
پڑھنے والا نہو - دوسرے یہ کہ سب تکبیرین اوسکی خصوصاً تحریمہ صحیح ہون
تیسرے یہ کہ اپنے نفس کو حرام اور شبہہ سے محفوظ رکھے - چوتھے یہ کہ
رکوع اور سجدہ اچھی طرح سے پورا کرے - پانچوین یہ کہ اپنے نفس اور
کپڑے اور بدن کو پلیدی سے محفوظ رکھے چھٹے یہ کہ قوم کی رضا کے بغیر
قراءۃ کو طول نکرے ساتوین یہ کہ اپنے نفس کو بڑائی مین نہ ڈالے -
اور آٹھوین جب تک اپنے گناہون کی معافی خدا سے
اور مقتدیون کی سفارش نچاہے نماز مین داخل
نہ ہووے -

فی الصلوٰۃ حتی یستغفر الله من جمیع ذنوبہ ویتبع لمن خلفہ والتاسع اذا سلم ان لا یخص نفسہ بالدعاء فینوی القوم والعاشر اذا نزل فی المسجد غریب یسأل عما یحتاج الیہ

فصل فی رعایۃ القوم۔ اذا کان الامام شافعیا والقوم حنفیا فلابد ان یراعی سبعۃ اشیاء الاول لا یتوضؤ بقلتین والثانی لا ینحرف عن القبلۃ والثالث اذا قصد یتوضأ والرابع لا یرفع الیدین فی الصلوٰۃ والخامس لا ینجس ثوبہ بالمنی ولا یصلے معہ حتی یغسلہ او یفرکہ والسادس یمسح ربع رأسہ والسابع ان لا یشک فی ایمانہ یعنی لا یقول انا مؤمن ان شاء الله تعالیٰ۔

فصل واما اذا کان الامام حنفیا والقوم شافعیا فلابد ان یراعی عشرۃ اشیاء الاول اذا کان الماء الجاری قلیلا لا یتوضأ منہا والثانی نیۃ الوضوء والثالث الترتیب

نویں یہ کہ سلام پھیرنے کے وقت دعا کے ساتھ اپنے نفس کو خاص نہ کرے بلکہ اپنی قوم کی بھی نیت کر لیوے وسویں یہ کہ غریب مسافر کوئی جب مسجد میں اوترے تو پوچھے اوسکو جس چیز کی اوسکو ضرورت ہو (مطلب یہ کہ پوچھنا ہی نہیں بلکہ مہیا کر دینی چاہیے)

فصل ہے قوم کی رعایت کرنے میں جب امام شافعی ہو اور قوم حنفی تو امام کو سات چیزوں کی رعایت کرنی ضرور ہے پہلے قلتین میں وضو نہ کرے دوسرے یہ کہ عین قبلہ سے منحرف نہو تیسرے یہ کہ قصد کے وقت وضو کرے۔ چوتھے یہ کہ نماز میں رفع یدین نہ کرے۔ پانچویں یہ کہ منی کے ساتھ کپڑا نجس نہ کرے اور بغیر دھوئے اور رگڑے اوسکے ساتھ نماز نہ پڑہے۔ چھٹے یہ کہ سر کے چوتھے حصے کا مسح کرے ساتویں یہ کہ اپنے ایمان میں شک کے طور پر یہ نہ کہے کہ انشاء اللہ میں مومن ہوں۔

فصل جب امام حنفی ہو اور قوم شافعی تو امام کو دس چیزوں کی رعایت ضرور کرنی چاہیے۔ پہلی رعایت یہ کہ پانی جاری اگر تھوڑا ہو تو اوس سے وضو نہ کرے دوسرے وضو کی نیت کرے۔

تیسرے ترتیب۔

والرابع عدم الانحراف عن القبلة والخامس
يقرأ الفاتحة مع التسمية والسادس تعديل
الاركان والسابع لا يصلي مع ثوب نجس
مقدار درهم والثامن الخروج بلفظ الاركان
والتاسع لا يمس ذكره والعاشر لا يمس امرأة
محرمية كانت او غير محرمية۔

فصل وشروط صحة الجمعة تسعة الاسلام
والبلوغ والعقل والحرية والذكورة
وان يكون الجمعة في موضع لا يجوز للمسافر
قصر الصلوة فيه وان يكون الخطبة في جماعة
وان تقام باربعين رجلا من اهل الجمعة
وان لا يكون قبلها ولا معها جمعة اخرى
وان تتقدم خطبتان قبل الصلوة بالعربية
وشروط الخطبة اربعة الطهارة وستر
العورة والقيام والقعود بينهما۔

فصل وفروض الخطبة خمسة الاول الحمد لله
والثاني الصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم

چوتھے یہ کہ قبلہ سے انحراف نہ کرے۔ پانچوین فاتحہ کو
بسم اللہ کے ساتھ ملا کر پڑہے۔ چھٹے ارکان کو تعدیل کے ساتھ
ادا کرے۔ ساتوین اس کپڑے کے ساتھ نماز نہ پڑہے جس مین ایک
درہم پلیدی ہو۔ آٹھوین باہر آئے نماز سے ساتھ لفظ ارکان کے
یعنی السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہکر نماز ختم کرے۔ نوین اپنے ذکر کو
ہاتھ نہ لگائے۔ دسوین یہ کہ مس نہ کرے کسی عورت محرمہ ہو یا غیر محرمہ

فصل جمعہ کے صحت کی نو شرطین ہین۔ اسلام بلوغ
عقل آزادی ذکورۃ۔ اور جمعہ ایسی جگہ مین پڑہا جاے جہان نماز کا
قصر کرنا جائز نہو۔ (یعنی وطن ہو سفر نہو) اور یہ خطبہ جماعت مین
واقعہ ہو۔ اور چالیس مردونکے ساتھ جمعہ پڑہا جاے۔ اور اسکے پہلے
یا ساتھ اسکے دوسری نماز جمعہ کی واقع نہو (یعنی ایک شہر مین متعدد
جگہ نہ پڑہا جاے۔ اور یہ کہ جمعہ کی نماز سے پہلے عربی زبان مین
دو خطبے پڑہے۔ اور خطبہ کی چار شرطین ہین۔ ایک پاک رہنا ہے
دوسری ستر عورت۔ تیسری شرط کھڑی ہو کر خطبہ پڑہنا چوتھی شرط
دو خطبونکے درمیان مین تھوڑا سا بیٹھنا۔ **فصل** خطبہ کے فرض
پانچ ہین۔ پہلا فرض الحمد للہ کا پڑہنا دوسرا درود
کا پڑہنا۔

والثالث الوصیۃ بتقوی اللہ والرابع قرأتہ فی الاولی والخامس الدعاء للمؤمنین فی الخطبۃ الثانیۃ۔

فصل وسنن الجمعۃ سبع ان یکون الخطبۃ علی منبر او علی موضع عال وان یسلم علی الناس اذا اقبل علیہم وان یجلس الی ان یؤذن المؤذن وان یعتمد علی سیف او عصًا او غیرہ وان یقصد قصدا قبل وجہہ وان یقصر الخطبۃ وان یطیل الصلوۃ وان یکون الخطبتان بلیغۃ قریبۃ من الفہم لینتفع بہ اکثر الناس قصیرۃ من غیر خلل ولو خرج الوقت قبل فراغہا اتموہا ظہرًا۔

فصل وتجب الجمعۃ علی الہرم والزمن ان وجد مرکبا ولا یشق علیہما الرکوب ویجب علی الاعمی ان وجد قائدا ویجب علی اہل قریۃ ان بلغہم من موضع الجمعۃ نداء صیت من اطرافہم فی وقت سکون الریح والصو

تیسرا۔ اللہ تعالیٰ کے خوف اور تقوی کی وصیت کرنی۔ چوتھا۔ اس صحبت تقوی کو اوّل خطبہ میں پڑہنا پانچواں دوسرے خطبہ میں سب مومنوں کیلیے دعا کرنی۔

فصل جمعہ کی سات سنتیں ہیں۔ ایک یہ کہ خطبہ منبر یا کسی بلند جگہ پہ پڑہا جاوے۔ دوسرے یہ کہ جب لوگو نپر متوجہ ہووے تو انکو سلام کرے تیسرے یہ کہ مؤذن کی اذان دینے تک بیٹہا رہے چوتہے یہ کہ تلوار یا عصا یا مثل انکے کسی چیز پر تکیہ کرے۔ پانچواں یہ کہ اپنے روبرو نظر رکہے چہٹے یہ کہ خطبہ مختصر پڑہے ساتویں یہ کہ خطبہ سے نماز کو لمبی کرے۔ اور چاہیے کہ ہر دو خطبے بلیغ قریب فہم ہووین تاکہ اکثر لوگ اوس سے فائدہ اوٹہاویں ایسے مختصر ہووین کہ تہوڑی عبارت میں مضمون زیادہ آجاوے اور اگر وقت خطبوں کی فراغت سے پہلے نکل گیا تو اوس نماز کو ظہر کی نماز کرکے پڑہیں۔

فصل اور واجب ہے جمعہ بڑہے پر اور جو کہ ہمیشہ بیمار ہے اور اگر اونکو سواری ملے اور سوار ہونیمیں اونکو تکلیف نہو اور اسیطرح اندہے پر بہی واجب ہے اگر ملجاوے اوسکو لیجانیوالا اور اسیطرح واجب ہے اون دیہاتیوں اور گانون کے لوگونپر جنکو جمعہ کی جگہ سے بلند نکارنیوالا اور شور و شغب کے ٹہرنے میں پہونچ سکے۔

اور اگر آواز نہیں پہونچ سکتی تو اون پہ جمعہ فرض نہیں۔

لزمهم الجمعة والا فلا ومن ادرك الامام
في ركوع الثانية ادرك الجمعة واذا اسلم
الامام اتم الباقي وان ادركه بعد الركوع
في الركعة الثانية ينوي الجمعة ويتمها ظهرًا

فصل صلوة العيدين هي سنة مؤكدة
وتشرع للمنفرد والجماعة والعبد والمرأة
والمسافر ووقتها بين طلوع الشمس الى الزوال
وهي ركعتان فيحرم بهما ناويا صلوة عيد
الفطر او صلوة الاضحى ثم ياتي بدعاء
الاستفتاح ثم يكبر في الاولى سبعا وفي
الثانية خمسا سوى تكبيرة الاحرام والقيام
ويقرأ بعدها سُبحانَ اللهِ والحمدُ للهِ ولا اله
الا اللهُ واللهُ اكبرُ ويخطب بعدها خطبتين
ويكبر في الاولى تسعا وفي الثانية سبع تكبيرات
ويكبر من ليلة عيد الفطر الى ان يدخل
في الصلوة ويكبر في الاضحى خلف صلوة الفرائض
من صلوة الظهر يوم النحر الى انقضاء صلوة

اور جسنے امام کو دوسری رکعت کے رکوع مین پایا
اوسکا جمعہ ہوگیا۔ امام کے سلام کے بعد اپنی رکعت
باقیماندہ کو پورا کرے۔ اور اگر دوسری رکعت کے
رکوع کے بعد امام کے ساتھ ملا تو جمعہ کی نیت کرکے
شامل ہوجاے اور اوس نماز کو ظہر کرکے پڑہے۔

فصل

عیدین یعنی عید فطر اور عید اضحی کی نماز سنت مؤکدہ
ہے۔ اور مشروع ہے یہ واسطے اکیلے کے اور جماعت کے
اور واسطے غلام اور عورت اور مسافر کے اور انکا وقت
طلوع سورج لیکر زوال تک ہے اور یہ دو رکعتین ہین انکا تحریمہ
نماز عید فطر یا نماز اضحی کرکے نیت باندہے پہر دعا استفتاح
شروع کرے۔ پہر پہلی رکعت مین سات تکبیرین اور دوسری مین
پانچ تکبیرین سوا تکبیر قیام اور تکبیر تحریمہ کے کہی اور ان تکبیرونکی
بعد پڑہے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔ اور نماز
سے فارغ ہوکر دو خطبے پڑہے پہلے خطبہ مین نو تکبیرین کہے اور
دوسرے مین سات تکبیرین۔ اور عید فطر کی رات سے تکبیرین شروع
کرے یہان تک کہ نماز عید مین داخل ہووے۔
اور عید اضحی مین یوم النحر کے ظہر کے فرضونکے بعد تکبیرین شروع
کرے اور سب نمازون کے فرایض کے بعد کہتا جاوے۔
ایام تشریق کے

العصر من اخر ایام التشریق وفی قول
یبتدأ غیر الحاج من صبح یوم عرفۃ ویختمون
بصلوۃ العصر من اخر ایام التشریق وعلیہ
العمل وصیغتہ المحبوبۃ اللہ اکبر اللہ اکبر
اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر
اللہ اکبر وللہ الحمد ویستحب التکبیر
من غروب الشمس لیلتی العید فی المنازل
والطرق والمساجد والاسواق مع رفع
الصوت۔

فصل وصلوۃ الکسوفین سنۃ
مؤکدۃ وھی رکعتان فی کل رکعۃ رکوعان
وقیامان وتطویل القرأۃ والتسبیح فی
الرکوع ویخطب بعدھما خطبتین ویسر
فی کسوف الشمس ویجھر فی خسوف القمر و
یستحب فیہما الجماعۃ والافضل ان یقرأ فی
القیام الاولی بعد الفاتحۃ سورۃ البقرۃ[1] وفی
القیام الثانیۃ قدر مائتی ایۃ منہا وفی القیام

آخر دن کے عصر کی نماز تک۔ اور ایک قول میں حاجیکے
سوا دوسرے لوگ عرفہ کی صبح سے تکبیرین شروع کرین۔
اور ایام تشریق کے آخر دن کی عصر کی نماز تک کہین۔ اور آج
لوگونکا عمل اسپر ہے۔ اور تکبیر کے پسندیدہ کلمے یہ ہین
اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر
اللہ اکبر وللہ الحمد اور مستحب ہے تکبیر کا کہنا عیدین کی راتوںکی
ابتدا مین یعنے غروب آفتاب سے منزلون مین رستون مین
مسجدون مین بازارون مین بلند آواز سے۔

فصل کسوفین یعنی چاند گہن اور سورج گہن کی نماز
سنت مؤکدہ ہے۔ اور اوسکی دو رکعتین مین ہر ایک رکعت مین
دو دو رکوع اور دو دو قیام ہین اور لمبا کرنا قرأت کا اور
دراز کرنا تسبیح کا رکوع مین اور انکے بعد دو خطبے پڑہے سورج
گہن مین قرأۃ آہستہ پڑہے اور چاند گہن مین قرأۃ پکار کر
پڑہے اور ان نمازون مین جماعت کرنی مستحب ہے۔ افضل اور
بہتر یہ ہے کہ قیام اولی مین فاتحہ کے بعد سورۂ بقرہ پڑہے
اور قیام ثانی مین سورۂ بقرہ سے دو سو آیات کا اندازہ پڑہے
اور قیام

[1] عن عائشۃ قالت انخسفت الشمس علی عہد رسول اللہ صلعم فقام قیاما طویلا نحوا من قراءۃ سورۃ البقرۃ ثم رکع رکوعا طویلا ثم رفع فقام قیاما طویلا وھو دون القیام الاول ثم رکع رکوعا طویلا وھو دون الرکوع الاول ثم سجد ثم قام قیاما طویلا وھو دون القیام الاول ثم رکع رکوعا طویلا وھو دون الرکوع الاول ثم رفع فقام قیاما طویلا وھو دون القیام الاول ثم رکع رکوعا طویلا وھو دون الرکوع الاول ثم رفع ثم سجد ثم انصرف وقد تجلت الشمس فخطب الناس متفق علیہ اربعۃ سجدات بخاری

الثالثة قدر مائة وخمسين آية وفي القيام
الرابعة قدر مائة آية تقريبًا

فصل وصلوة الاستسقاء مسنونة عند
الحاجة فيأمرهم الامام بالتوبة والخروج
من المظالم والصيام ثلثة ايام ثم يخرج بهم
في يوم الرابع الى الصحراء وهم صائمون في
ثياب بذلة واستكانة وتضرع ومعهم
الصبيان والشيوخ والبهائم ولا يمنع اهل
الذمة ويصلي ركعتين كصلوة العيد كيفيةً
وشرطًا ويقرأ في الاولى ق والقرآن
وفي الثانية اقتربت الساعة وقيل سورة
نوح عليه السلام ويخطب بعدها خطبتين
كخطبتي العيد لكن يستغفر الله في الخطبة الاولى
تسعًا وفي الثانية سبعًا ويحول رداءه عند
استقبال القبلة وليكن من دعائه في الاولى
اللهم اسقنا غيثًا مغيثًا هنيئًا مريئًا مريعًا
غدقًا مجللًا سحًا عامًا طبقًا دائمًا اللهم

تیسری میں ایکسو پچاس آیتوں کا قدر پڑہے - اور چوتھے قیام
میں ایکسو آیتوں کا اندازہ پڑہے -

فصل استسقا کی نماز مسنون ہے حاجت کیوقت - پس نماز
پڑہنے سے پہلے امام لوگوں کو سب گناہوں اور خاصکر ایکدوسرے پر
تعدی ظلم کرنے سے توبہ کرائے اور پے درپے روزے رکہائے
پہر چوتھے روز انکو لیکر جس حالتمیں کہ وہ روزہ دار ہوں
پرانے کپڑوں میں عاجزی اور تضرع کے ساتھ بچے بوڑہے چارپایوں
سمیت جنگل کیطرف نکلے - اسوقت ذمی لوگ اگر بارش مانگنے کو
ساتھ ہو جائیں تو انکو روکنا نہ چاہیے پہر عید کی نماز کیطرح
دو رکعتیں کیفیتًا و شرطًا پڑہے - پہلی رکعت میں سورۂ قاف
والقرآن المجید پڑہے اور دوسری میں اقتربت الساعة - اور بعضوں نے
کہاہے کہ دوسری میں سورۂ نوح پڑہے - اور نماز سے فارغ ہوکر دو خطبے
عید کے خطبوں کیطرح پڑہے - لیکن پہلے خطبے میں نو بار اور دوسرے میں
سات بار استغفار پڑہے اور قبلہ کیطرف منہ کرتے ہی چادر کو پلٹ دیوے
اور پہلے خطبے میں دعاء اللہم سے آخر تک پڑہے جسکا ترجمہ یہ ہے -
یا اللہ پیاس بجہا ہمیں بہت پانی برکت والا سیراب کرنیوالا سبزی اوگانیوالا
بہت کثرت سے یا اللہ

اسقنا الغیث وانشر الرحمۃ ولا تجعلنا من القانطین
اللّٰھم انا نستغفرك انك کنت غفارًا فارسل
السماء علینا مدرارًا۔ اللّٰھم اسقنا وارحمنا
بالبھائم والرتع والاطفال الرضع والشیوخ
الرکع ویستقبل القبلہ فی الخطبۃ الثانیۃ و
یقول اللّٰھم انك امرتنا بالدعاء ووعدتنا
اجابتك وقد دعوناك كما امرتنا فاجبنا كما
وعدتنا انك لا تخلف المیعاد اللھم انا
بالعناء والبلاء والجھد والجوع ما لا نشکوا
الا الیك اللّٰھم انبت لنا الزرع وادر لنا
الضرع واسقنا من برکات السماء وانبت لنا
من برکات الارض اللّٰھم انا نستغفرك
انك کنت غفارًا ترسل السماء علینا مدرارًا
اللّٰھم استجب دعائنا بحرمۃ القران العظیم
وببرکت نبیك الکریم لاحول ولاقوۃ الا
باللّٰہ العلی العظیم

فصل وصلوۃ الخوف علی ثلثۃ اضرب

بارش کرکے ہمکو سیراب کر اور پھیلا دے اپنی رحمت اور ہمکو ناامید کر
یا اللہ ہم تجھسے معافی مانگتے ہیں بیشک تو معاف کرنیوالا ہے آسمان
سے ہمپر بارش اتار۔ یا اللہ بارش اتار ہمپر اور ہمکو پانی
اور چارہ چرنیوالے چارپایوں اور دودھ پینے والے بچوں
اور نماز پڑھنے والوں بزرگوں کے سبب رحم کر۔ اور امام دوسرے
خطبہ میں قبلہ کیطرف متوجہ ہو ویگا اور یہ دعا پڑھے۔ یا اللہ تونے
ہمکو دعا کا حکم کیا اور قبول کرنیکا وعدہ فرمایا ہے سو جسطرح
ہمکو حکم ہوا دعا کی ہیں اپنے وعدے کے موافق ہماری دعا قبول کر
بیشک تو اپنا وعدہ خلاف نہیں کرتا۔ یا اللہ بارش کے
ہونے سے طرح طرح کی تکلیف مصیبت دوکھ میں اس قدر
گرفتار ہیں کہ اوسکا اظہار تیرے سوا کسی دوسرے سے ہم نہیں
کرسکتے۔ یا اللہ کھیتوں میں ہماری اناج سرسبز کر ہمارے
جانوروں کا دودھ زیادہ کر آسمانوں کی برکات سے
ہمپر بارش اتار اور زمین کی برکات ہمارے لیئے پیدا کر
یا اللہ ہم تجھسے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں آسمان سے بارش
ہمپر اوتار۔ یا اللہ ہماری دعا قرآن عظیم و نبی کریم کے
طفیل اور اونکی عزت و حرمت کے باعث قبول فرما بُرے
کاموں سے باز رہنا اور نیکیوں کی طرف جانا تیری امداد کے
سوا نہیں ہوسکتا۔

فصل خوف کی نماز تین قسم پر ہے۔

احدها ان یکون العدو فی غیر جہۃ القبلۃ
فیفرقہم الامام فرقتین فرقۃ تقف فی وجہ
العدو ویصلی بفرقۃ احدی رکعۃ ثم یتم لنفسہا
وتمضی الی وجہ العدو وتجی الطائفۃ الاخری
فیصلی بہا رکعۃ ویتم لنفسہا ثم یسلم بہا والثانی
ان یکون العدو فی جہۃ القبلۃ ویصفہم
الصفین فیحرم بہم ووقف صف الاخری
حارسۃ فاذا رفع راسہ سجد الصف الحارس
ولحقوہ والثالث ان یکون عدو فی شدۃ
الخوف والتحام القتال فیصلی کیف امکنہ
راجلا اوراکبا مستقبل القبلۃ اوغیر
مستقبل القبلۃ۔

فصل والصلوۃ علی المیت فرض کفایۃ
ویقف الامام وراء الجنازۃ عند صدر
الرجال وعند عجیزۃ[٣] المرأۃ وینوی اصلی
علی ہذا المیت فرضاً للہ تعالی ویکبر اربع
تکبیرات ویرفع فیہا الیدین ویقراء بعد الاولی

ایک صورت یہ ہے کہ دشمن قبلہ کے سوا کسی دوسری جانب میں ہو۔ پس امام اپنی فوج کے دو گروہ کرے ایک گروہ تو دشمنوں کے روبرو کھڑا رہے۔ اور ایک حصہ کے ساتھ ایک رکعت پڑھے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھی ہے اپنی نماز باقیماندہ خود بغیر جماعت کے پڑھکر دشمن کے مقام میں جائیں اور وہ پہلا گروہ جو کہ دشمنوں کا مقابل تھا اکر امام کے ساتھ شریک ہو کر اپنی نماز پوری کرے (اور امام انکی باقیماندہ نماز کے پڑھنے تک بیٹھا رہے، پھر انکے ساتھ سلام پھیرے۔

اور دوسری صورت یہ ہے کہ دشمن قبلہ کیطرف ہو امام اپنے لشکر کو دو صفیں بنا کر نماز شروع کرے اور دوسری صف اپنی فوج کی نگہبانی میں کھڑی رہے۔ پس جب امام سجدہ سے سر اٹھائے تو نگہبانی کرنے والی صف سجدہ کر کے امام کے ساتھ ملجائے

تیسری صورت یہ ہے کہ دشمن کا سخت خوف ہو اور باہم سخت قتال اور کشت و خون ہو تو اس صورت میں جسطرح پیادہ ہو یا سوار قبلہ کیطرف ہو یا نہو نماز ادا کرے **فصل** مردہ کے اوپر نماز پڑھنی فرض کفایہ ہے۔ اور چاہیئے کہ کھڑا ہو وے امام میت کے مقابل مردوں کے سینہ کے برابر اور عورتوں کے کمر کی برابر اور نیت اسطرح کرے۔ کہ میں نماز پڑھتا ہوں اس میت پر فرض کر کے اللہ تعالی کے واسطے اور چار تکبیریں کہے اور ان تکبیروں میں رفع یدین بھی کرے اور پہلی تکبیر کے بعد۔

[٣] لحدیث الشیبانی عن سمرۃ بن جندب قال صلیت وراء النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی امرأۃ ماتت فی نفاسہا فقام وسطہا ١٢

فاتحة الكتاب وبعد الثانية صلى على النبي صلعم
وهي اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت
وسلمت الخ وبعد الثالث يدعو للميت وهي الدعاء
اللهم اغفر له وارحمه وعافه واعف عنه و
أكرم نزله ووسع مدخله واغسله بالماء
والثلج والبرد ونقه من الخطايا كما ينقى الثوب
الأبيض من الدنس وابدل له دارا خيرا
من داره وأهلا خيرا من أهله وزوجا
خيرا من زوجه وادخله الجنة وأعذه
من عذاب القبر وفتنته ومن عذاب النار
ويقدم عليه اللهم اغفر لحينا وميتنا و
شاهدنا وغائبنا وصغيرنا وكبيرنا
وذكرنا وأنثانا وحرنا وعبدنا. اللهم
من أحييته منا فأحيه على الإسلام ومن
توفيته منا فتوفه على الإيمان اللهم اغفر له
وارحمه وعافه واعف عنه ويقرأ بعد
الرابعة اللهم لا تحرمنا أجرها ولا تفتنا

سورۂ فاتحہ پڑہو اور دوسری تکبیر کے بعد درود پڑہو اور وہ
درود اللّٰہم صل سے آخر تک اور تیسری تکبیر کے بعد میت کے
واسطے یہ دعا اللّٰہم اغفر لہ آخر تک جسکا یہ ترجمہ ہے دعا پڑہو کہ یا اللہ
معاف کر اس بندہ کو رحم کر اسپر اسکے درگذر کر اسکو عزت کی
جا اوتار اسکی قبر کشادہ کر اسکے گناہ۔ پانی اور برف و اولے سے اسکو
گناہوں سے پاک کر جسطرح کہ پاک کیا جاتا ہے سفید کپڑا میل کچیل سے
اور بدلے دنیا کے گہر سے اوسکو اچہا گہر اور دنیا کے اہل سے اسکو
اچہے اہل اور دنیا کی بی بی سے اسکو اچہی بی بی عطا فرما جنت میں
اوسکو اوتار قبر کے فتنہ اور عذاب سے اور آگ کے عذاب سے اسکو بچا
اور چاہیے کہ اس دعا سے پہلے یہ دعا اللّٰہم اغفر لحینا آخر تک پڑہو جسکا
ترجمہ یہ ہے یا اللہ بخشدے ہمارے زندوں کو اور ہمارے مردوں کو ہمارے
حاضروں کو ہمارے غائبوں کو ہمارے چہوٹوں کو ہمارے بڑوں کو ہمارے مردوں کو ہماری
عورتوں کو ہمارے آزادوں کو ہمارے غلاموں کو۔ یا اللہ ہم مسلمانوں میں سے
جسکو تو پیدا کرے اوسکو اسلام پہ زندہ رکہہ اور ہم میں سے جسکو مارے تو
اوسکو ایمان پہ مار یا اللہ اس مردہ کو معاف کر اور اسپر رحم کر
اسکے گناہوں سے درگذر کر اور چوتہی تکبیر کے بعد اللّٰہم لا تحرمنا
آخر تک جسکا ترجمہ یہ ہے یا اللہ اسکے اجر سے ہمکو محروم نکر اور اسکے بعد
ہمکو کسی فتنہ میں نہ ڈال۔

ثم القولہ ہدایۃ الابرار بعد الدعا دعا وسلم عن بعض سالات مروعا ۱۲ انا منہ
عن ابی ہریرۃ رضی قال کان رسول اللہ صلعم اذا صلی
علی جنازۃ قال اللہم اغفر لحینا الحدیث رواہ احمد
والنسائی وابن ماجہ وابو داؤد و
الترمذی ۱۲ منہ عفی اللہ
عنہ

بَعْدَهَا وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ وَارْحَمْنَا مَعَہٗ بِرَحْمَتِكَ
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ثُمَّ يُسَلِّمُ بِتَسْلِيْمَتَيْنِ وَاَرْكَانُهَا
سبعة النية والتكبيرات الاربع وقراءة الفاتحة
والصلوة على النبي صلعم والدعاء
للميت وتسليمته الاولى والقيام للقادر و
يسقط الفرض بواحد ويجوز الصلوة على
الغائب من البلد واولى الناس بالصلوة عليه
الاب ثم الجد وان علی ثم ابنه وان سفل ثم
الاخ من الابوين ثم من الاب ثم بنوهما كذا ثم
سائر العصبات بترتيب الولاية ثم ذو الرحم
والقريب اولى من الوالي ولو اجتمع اثنان
في درجة قدم الاسن والحر اولى من العبد
القريب وان وجد عضو مسلم صلى عليه
فصل والسقط الدون اربعة اشهر
يوارى بخرقة ويدفن ولاربعة اشهر فاكثر
يجب غسله وتكفينه ويصلى عليه ان اختلج
في بطن الامام ولا يغسل الشهيد ولا يصلى

[illegible]

اور ہمکو اور اوسکو بخشدے اسکے ساتھہ ہمپر بہی رحم کر
ہم تیرے رحم اور مہربانی کے ساتھہ استغاثہ کرتے ہین
ای ارحم الراحمین پہر ہر دو طرف سلام پہیرے اور ارکان نماز
جنازہ کے ارکان سات ہین۔ ایک نیت کرنا ہے دوسرا
رکن چار تکبیرین کہنا۔ تیسرا رکن فاتحہ کا پڑہنا۔ چوتھا
رکن درود پڑہنا۔ پانچوان رکن میت کے لئے بقدر دعا کرنا
چھٹا رکن پہلا سلام پہیرنا۔ اور ساتوان رکن قیام ہے
قادر کیواسطے۔ اور ایک آدمی کی نماز پڑہنے سے بہی
آدمیون کے سرسے یہ فرض ساقط ہوجاتا ہے۔ اور غائب
میت پر جو کہ دوسرے شہر مین رہا ہو۔ جنازہ کی نماز پڑہنی جایز ہے
اور بہتر واسطے پڑہنے نماز جنازہ کے میت کا باپ ہے پہر دادا
اسیطرح پہر دادا اوپر تک اگر یہ سب نہوین تو بیٹا ہے میت کا
اور بیٹا نہو تو پوتا پر پوتا اسیطرح نیچے تک۔ اگر سب ہی
نہوین تو بہائی اوسکا جو کہ ماں باپ دونون کی طرف سے ہو اگر وہ
بہی نہو تو باپ کی طرف کا بہائی۔ اگر یہ بہائی بہی نہوین تو
اونکے بیٹے پہر بعد انکے عصبات ہین ولایت کی ترتیب پر
پہر ذوی رحم ہین۔ اور میت کا قریبی والی سے بہتر ہے۔ اور اگر
دو شخص درجہ مین برابر ہوین تو بڑی عمر والا مقدم کیا جاے
اور آزاد ولی غلام قریب سے بہتر ہے۔ اور اگر کسی مسلمان کا
ایک عضو بہی ملے تو بہی اسپر نماز جنازہ پڑہنی چاہیے **فصل** جو
بچہ چار ماہ کے کم مدت کا ماںکے پیٹ سے گر جاے اوسکو کپڑے مین لپیٹ کر
دفن کیا جاے۔ اور اگر چار مہینے یا زیادہ مدت کا اسقاط ہو تو ضروری
ہے اوسکو غسل دینا اور کفن پہنانا۔ اور اگر ماںکے پیٹ مین اوسنے

لحدیث الشیخین عن ابی ھریرۃ ان النبی صلعم نعی النجاشی فی الیوم الذی مات فیہ وخرج الی المصلی فصف بہم وکبر علیہ اربعا ۱۲
ابن محمد عفا اللہ عنہ

علیہ ولو جنبا وہو من مات فی قتال الکفار
بای سبب من اسبابہ لا ان مات بعد انقضائہ
ویکفن فی ثیابہ الملطخۃ بالدم وینزع الدرع

فصل اقل القبر حفرۃ تکتم الرائحۃ وتمنع
السباع ویندب توسیعہ وتعمیقہ قامۃ و
بسطۃ ویدخل القبر الرجل واولٰہم بہ اولٰہم
بالصلوۃ علیہ والزوج اولی من غیرہ ویحرم
نقلہ الی بلد اخری الا ان یکون تقرب مکۃ
او مدینۃ او بیت المقدس ولو وصی بہ لم
تنفذ وصیتہ وینبش بعد دفنہ للنقل وغیرہ
حرام الا للضرورۃ فان کان دفن بلا غسل
او غیر جہۃ القبلۃ ولم یتغیر او وقع فیہ مال
او فی ارض مغصوب او ثوب مغصوب
لا ان دفن بلا کفن ویکرہ الجلوس علیہا

فصل والتعزیۃ مستحب ویقول فی تعزیۃ
المسلم اعظم اللہ اجرک واحسن عزاءک و
غفر لمیتک وفی تعزیۃ الکافر اعظم اللہ

اگرچہ وہ جنب کی حالت میں ہی شہید ہوا ہو اور شہید وہ شخص ہے
کہ کافروں کی جنگ میں لڑائی کے اسبابوں سے کسی سبب سے مارا جائے
اور اگر لڑائی کے بعد مرے تو وہ شہید نہیں۔ شہید کو اوسکے خون
آلودہ کپڑوں میں ہی دفن کیا جاوے ان اگر اوسکے بدن پہ
زرہ ہو تو اوسکو اوتارا جاوے۔ **فصل** قبر کم سے کم آدمی کی کمر
ہونی چاہیے کہ اوس سے بو باہر نہ آوے اور درندے مردہ کو نکال
نہ سکیں۔ اور قبر کو لحد کے برابر کشادہ رکھنا۔ اور آدمی کے
قد کے برابر گہری کرنا مستحب ہے۔ اور قبر میں میت کے رکھنے کے
لئے مرد داخل ہوئے۔ اور مردوں میں سب سے بہتر وہی ہے جو کہ میت پر
نماز پڑھنے میں بہتر ہو۔ اور عورت کو قبر میں اوتارنے کیلئے اوسکا
خاوند زیادہ مناسب ہے دوسرے اگر کسی میت کو ایک شہر سے دوسرے
شہر کیطرف دفن کرنے کے واسطے لیجانا حرام ہو (یعنی جہاں مرا وہاں ہی
دفن کیا جاوے) ان اگر مکہ معظمہ یا مدینہ منورہ یا بیت المقدس کے
قریب ہو تو اوسکو مواضع مذکورہ میں لاکر دفن کرنا درست ہے اور
مردہ نے قبل از مرگ دوسرے شہر میں لاش لیجانیکی وصیت کی ہو
جب بھی نافذ نہ کی جاوے۔ اسیطرح بعد دفن کے قبر سے لاش کو
نکال کر دوسری جگہ لیجانا یا کسی دوسرے سبب سے قبر کو کھودنا حرام
ہے۔ لیکن اگر کوئی سخت ضرورت ہو مثلاً غسل کے بغیر دفن کیا گیا ہو
یا قبلہ کی جہت کے برخلاف دفن ہوا ہو اور ابھی اوسکا متغیر نہ ہوا ہو یا قبر
میں کچھ مال رہ گیا ہو یا مغصوب زمین میں یا مغصوب کپڑے میں دفن کیا گیا ہو
تو ان صورتوں میں قبر کا کھودنا جائز ہے۔ اور بغیر کفن کے دفن
ہوا ہو تو قبر نہ کھودی جاوے اور قبر کے اوپر بیٹھنا مکروہ ہے۔ **فصل** تعزیت
کرنا مستحب ہے مسلمان کی تعزیت میں یہ کہے کہ اللہ تعالی
تجھکو بڑا اجر دیوے اور تیری اس غم کو اچھی چیز کے ساتھ بدلے اور
تیری میت کو بخشے۔ اور کافر کی تعزیت میں اسطرح کہے اللہ تجھکو بڑا

[illegible]

أجرك وصبّرك ويستحب لجيران اهل الميت
تهيئة الطعام لهم يشبعهم يومهم وليلتهم و
الالحاح عليهم في الاكل والشرب ويحرم
تهيئة الطعام للنائحات ويكره لبعضهم
من المسلمين ويكره للاغنياء -

فصل ويحرم للرجل لبس الحرير والذهب
ويحل بالفضة الخاتم قدر مثقال ويحل للنساء
لبس انواع الحلي من الذهب والفضة و
ما نسج بهما ولا يجوز لها ما فيه اسراف كالخلخال
وزنه مائتا مثقال وللرجل تحلية المصحف
بالفضة وللمرأة بهما وقليل الذهب وكثيره
سواء ويحل للرجل من الدر والياقوت
والجواهر وان كان بعض الثوب ابريسما
وبعضه كتانا جاز لبسه اذا لم يكن الابريسم
غالبا ويحرم من الذهب والفضة استعمالا
واتخاذا الا المموه -

فصل تجب الزكوة في خمسة اشياء

اجر دیوے اور تمکو صبر دیوے - اور اہل میت کے ہمسایونکو
چاہیے کہ اونکو ایکدن رات کہانا پکا کر اچھی طرح پیٹ بہر کر
کہلائیں - بہت کوشش سے منت کرکے اونکو کہلائیں
پلائیں - اور نوحہ کرنیوالی عورتونکو کہانا کہلانا حرام ہے
اور مسلمانونکو خاصکر غنیونکو میت کے گہر سے اسدن طعام
کہانا مکروہ ہے -

فصل مردکو ریشمی کپڑا اور سونا پہننا حرام ہے
اور چاندی کی انگوٹھی بقدر ایک مثقال کے مردکو پہننی جائز ہے
اور عورتونکو سونے چاندی کا زیور اور جو کچھ سونے چاندی کے ساتھ بنایا جاتا ہے
کپڑا وغیرہ سب درست ہے - لیکن عورتون کے لئے جس زیور میں
اسراف ہو جیسے خلخال جسکا وزن دو سو مثقال ہو جائز نہیں
اور مرد کے لئے قرآن شریف کو چاندی سے آراستہ کرنا اور
عورت کو سونے اور چاندی دونون کے ساتھ مطلا کرنا جائز ہے
اور تہوڑا سونا یا بہت سونا برابر ہے - اور مردکو موتی اور
یاقوت اور سب قسم کے جواہرات استعمال کرنے جائز ہیں - اور اگر
ایسا کپڑا ہو کہ بعض اوسمین ریشم ہو اور بعض اوسکا کتان کہ
ایک قسم کی گہاس ہوتی ہے تو مردکو درست ہے جبتک ریشم کا
اوسمین غلبہ نہو - اور حرام ہین سونے چاندی کے برتن استعمال کرنے
اور بغیر استعمال کے بہی بنا کر رکہنے - لیکن ملمع کیا ہوا ہو حرام نہین

فصل زکوة پانچ چیزون مین واجب ہے -

ع قوله واما اصلاح اهل الميت طعاما وجمع الناس عليه فانه بتكلف فهي بدعة غير مستحبة ١٢ عجالة شرح منهاج
وفي التحفة وما اعتاده من جعل اهل الميت طعاما ليدعوا الناس عليه بدعة مكروهة كما جابتهم له ١٢ منه عفا الله عنه

احدہا المواشی والاثمان والزروع و الاثمار وعروض التجارۃ فاما المواشی فیجب الزکوٰۃ فی ثلثۃ اجناس منہا الابل والبقر والغنم وشرائط وجوب الزکوٰۃ فیہا ست خصال الاسلام والحریۃ وملک التام والنصاب والحول والسوم واما الاثمان فشیئان الذہب والفضۃ واما الزرع فتجب الزکوٰۃ فیہا بثلثۃ شرائط ان یکون مما یزرعہ الادمیون وان یکون مدخرا والنصاب واما الثمار فیجب الزکوٰۃ فی شیئین منہا ثمرۃ النخل وثمرۃ الکرم وشرائط وجوب زکوٰۃ الثمر والکرم اربعۃ خصال الاسلام والحریۃ والملک التام والنصاب واما عروض التجارۃ فیجب الزکوٰۃ فیہا بشرائط المذکورۃ ونصاب الابل خمس ولا زکوٰۃ فی الابل حتی تبلغ خمسا ففیہا شاۃ وفی عشر شاتان وفی خمسۃ عشر

ایک اونچے مویشی ہیں۔ دوسرے نقدیات ہیں تیسرے کھیتیاں۔ چوتھے میوے ہیں۔ پانچویں تجارت کا مال ہے مویشی کی تین جنسوں میں زکوٰۃ واجب ہے۔ ایک اونٹ ہیں۔ دوسرے گائے بیل اور اسی جنس سے بھینس تیسرے بھیڑ بکریاں۔ انمیں زکوٰۃ واجب ہونیکی چھ شرطیں ہیں۔ اسلام آزادگی پوری طرح مالک ہونا نصاب یعنی لائق زکوٰۃ کے ہونا۔ ایک برس کا پورا ہونا۔ اونکا چرنا اور جوکہ نقدیات ہیں پس وہ دو ہی چیزیں ہیں۔ سونا اور چاندی (مضروب ہوں یا غیر مضروب)۔ اور زراعت میں تین شرطوں کے ساتھ زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ ایک یہ کہ چیز مزروعہ اوس قسم سے ہووے کہ جسکو آدمی بوتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ ذخیرہ یعنی قابل رکھنے کے ہو۔ تیسرے یہ کہ نصاب پورا ہو کم از نصاب نہو۔ اور میوے کی دو قسموں میں زکوٰۃ واجب ہے ایک کھجور۔ دویم انگور۔ کھجور اور انگور میں زکوٰۃ واجب کرنیوالی چار شرطیں ہیں ۱ اسلام ۲ آزادی ۳ ملک التام ۴ نصاب۔ اور جو کہ تجارت کی اسباب و اموال ہیں انمیں بھی شرائط مذکورہ کے ساتھ زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ اور اونٹونکا نصاب پانچ عدد ہے (یعنی اونٹوں کی تعداد پانچ پہنچے تو اونمیں زکوٰۃ لازم ہوتی ہے۔ اگر کم ہوویں تو زکوٰۃ لازم نہیں) پانچ اونٹوں میں زکوٰۃ ایک بکری ہے اور دس کی زکوٰۃ دو بکریاں۔ اور پندرہ میں تین بکریاں

[illegible]

ثلث شیاہ وفی عشرین اربع شاۃ وفی
خمس وعشرین بنت مخاض وفی ست وثلثین
بنت لبون وفی ست واربعین حقۃ وفی احدی
وستین جذعۃ وفی ست وسبعین بنتا لبون
وفی احدی وتسعین حقتان وفی مائۃ
واحدی وعشرین ثلث بنات لبون ثم فی
کل خمسین حقۃ۔

فصل اول نصاب البقر ثلثون ففیہا
تبیع وفی اربعین مسنۃ فاذا بلغت ستین
ففیہا تبیعان واذا بلغت سبعین ففیہا
مسنۃ وتبیع واذا بلغت ثمانین ففیہا
مسنتان واذا بلغت تسعین ففیہا ثلث
اتبعۃ وفی کل مائۃ تبیعان ومسنۃ وفی مائۃ
وعشر مسنتان وتبیع وفی مائۃ وعشرین ثلثۃ
مسنۃ او اربعۃ اتبعۃ والمسنۃ التی لہا
سنتان والتبیع لہ سنۃ وحکم الجوامیس
حکم البقرۃ وکذلک الضأن والمعز فیہ

اور بیس مین چار بکریان۔ اور پچیس ۲۵ اونٹ مین ایک بنت
مخاض یعنی ایک سالہ اونٹنی مادہ۔ اور چھتیس ۳۶ مین ایک بنت
لبون یعنی دو سالہ اونٹنی۔ اور چھیالیس ۴۶ مین ایک حقہ
یعنی سہ سالہ اونٹ اور اکسٹھ ۶۱ مین جذعہ یعنی چار سالہ اونٹ
اور چھہتر ۷۶ مین دو بنت لبون یعنی دو دو سالہ اونٹنیان
اور اکیانوے ۹۱ مین دو حقہ یعنی دو سہ سالہ اونٹ اور
ایکسو اکیس مین تین بنت لبون ہین پھر ہر ایک پچاس مین
ایک حقہ ہے۔

فصل گاے بیاون کا پہلا نصاب تیس عدد ہے تیس مین
ایک تبیعہ ہے یعنی ایک ایک سالہ بچھڑا۔ اور چالیس مین ایک
دو سالہ بچھڑی۔ اور جب ساٹھ ۶۰ ہو جائین تو انمین ایک ایک
سال کے دو بچھڑے ہین۔ اور جب ستر کو پہنچ جائین تو
انمین ایک ایک سالہ بچھڑا اور ایک دو سالہ بچھڑی ہے اور جب
اسی ۸۰ ہو جائین تو انمین دو دو سالہ بچھڑیان ہین۔ اور جب نوے
کی تعداد کو پہنچ جائین تو انمین تین بچھڑے ہین ایک ایک سال کے
اور ایکسو دس ۱۱۰ مین دو بچھڑیان دو سالہ اور ایک بچھڑا ایک سالہ
اور ایکسو بیس ۱۲۰ مین تین دو سالہ بچھڑیان۔ یا چار بچھڑے ایک
سالہ مسنۃ وہ بچھڑا ہے جسکی دو سال کی عمر ہو۔ اور تبیع وہ بچھڑا ہے
جسکی ایک سال کی عمر ہو۔ اور بھینسون کا حکم بھی اسیطرح ہے
جیسا کہ ہمنے گایون کے بارے مین ذکر کیا ہے اور
اسیطرح بکریاں اور بھیڑین زکوۃ مین برابر ہین۔

سواء وعلی هذا القیاس فی کل ثلثین تبیع وفی کل اربعین مسنة ۔

فصل ونصاب الغنم اربعون فیها شاۃ جذعة من الضأن او ثنیة من المعز وفی مائة واحدی وعشرین شاتان وفی مائتین وواحدۃ ثلث شیاہ وفی کل مائة شاۃ ۔

فصل والخلیطان یزکیان زکوۃ الواحد بسبع شرائط ان یکون المراح واحدًا والمسرح واحدًا والراعی واحدًا والفحل واحدًا وموضع الحلب واحدًا والحالب واحدًا وموضع الشرب واحدًا ونیة الخلطة سنة فی الحول ۔

فصل ونصاب الذهب عشرون مثقالًا وفیه ربع العشر وهی نصف مثقال وما زاد فبحسابه ونصاب الورق مائتا درهم وفیه ربع العشر وخمسة دراهم وان نقص حبة

جسطرح بکریوں کا اول نصاب چالیس ہے اسیطرح بیلوں کا پہلا نصاب بھی چالیس ہے ۔ گائیں بیل جب تیس سے زیادہ ہوجائیں تو ہر تیس میں ایک ایک سالہ بچھڑا اور ہر چالیس میں ایک دو سالہ بچھڑی ہے ۔

فصل اور بکریوں میں نصاب اول چالیس ہے ۔ جب چالیس ہوجائیں تو ان میں ایک مینڈھا ہے چھ ماہ کا یا ثنیہ یعنے ایک ایک سالہ بکری بکریوں سے ۔ اور ایکسو اکیس میں دو بکریاں ہیں اور دوسو ایک میں تین بکریاں ہیں انکے بعد ہر ایک سو میں ایک بکری ہے ۔

فصل اور دو گلے مویشی کے ملے ہوئے ایک گلہ کی زکوۃ دیتے ہیں ساتھ سات شرطوں کے ۔ ایک یہ کہ انکے باندھنے کی جگہ ایک ہی ہو دوسرے یہ کہ انکے چرنیکی جگہ ایک ہی ہو تیسرے یہ کہ ان کا چروایا ایک ہی ہو ۔ چوتھے یہ کہ دونوں گلوں کی ایک ہی ہو ۔ پانچویں یہ کہ دودھ دوہنے والا ایک ہی چھٹے یہ کہ دودھ دوہنے کی جگہ ایک ہی ہو ۔ ساتویں یہ کہ پانی پینے کی جگہ ایک ہی ہو ۔ اور دو گلے شریک کرنیکی سال کے اندر نیت کرنی سنون ہو ۔ **فصل** سونیکا نصاب بیس مثقال ہے ۔ اور اسمیں زکوۃ ربع عشر یعنی آدہی مثقال ہے اور جو زیادہ ہو تو اسی حساب سے نکالی جاوے ۔ اور چاندی کا نصاب دو سو درہم ہے اور اسمیں زکوۃ ربع عشر یعنے پانچ درہم ہیں ۔ اگر دوسو درہم سے

[illegible]

لو تجب وفیما زاد فبحسابہ ذلك ولا یجب الزکوة فی الحلی المباح ونصاب الثمار والزروع خمسة اوسق کالرطب والعنب والحنطة والشعیر والارز والعدس فنصابہ عشرة اوسق بعد الجفاف والتنقیة والوسق ستون صاعًا وقدرها الف وستمائة رطل بالعراق ومازاد فبحسابہ ویجب الزکوة فیما یسقی بماء السماء او التسیح او القنوات العشر او یشرب بعروقہ العشر وفیما یسقی بالنضح او لشری ففیہ نصف العشر۔

فصل ویقوم عروض التجارة عند الحول بما اشتریت بہ ویخرج من ذلك ربع العشر اذا بلغ النصاب ومایستخرج من المعادن من الذهب والفضة یخرج منہ ربع العشر فی الحال ومایوجد من الرکاز علی ضرب الجاهلیة اذا کان نصابا ففیہ الخمس فی الحال

فصل ویجب الفطر بثلثة اشیاء الاسلام

اور جو زیادہ ہو تو حساب مذکور کے ساتھ زکوة نکالی جاے اور مباح زیور میں زکوة واجب نہیں۔ اور میودن کا اور زراعت کا نصاب اول پانچ وسق ہے۔ اور وہ میوے اور اناج یہ ہیں کھجورین۔ انگور۔ گیہون جو۔ چانول۔ مسور۔ پس انکی زکوة بعد صاف اور خشک کرنیکے دسوان وسق ہے۔ اور وسق کے ساتھ صاع ہوتے ہیں جسکا وزن عراقی رطل کے ساتھ ایکہزار چہ سو ہے اور جو غلہ زیادہ ہو دس وسق سے بہین چالیس اوس تک تو اوسمین بہی حساب مذکور کے ساتھ دسوان وسق دینا چاہیے اور زکوة اوس اناج مین واجب ہوتی ہے جو کہ بارش یا ندی کے پانی سے پرورش پاے اسمین دسوان حصہ زکوة لازم ہے۔ اور جو کہ ڈولہ سے یا خرید کر قیمت کے پانی پلایا جاے اوسمین نصف عشر یعنی بیسوان حصہ ہے

فصل تجارت کے مال کی برس کے سرے پر قیمت کی جاے جسپر کہ خریدا تہا اور اوس سے ربع عشر زکوة نکالی جاے جبکہ نصاب پورا ہو (اگر نصاب ناتمام ہے تو اوسمین زکوة نہیں)۔ اور جو کہانون سے چاندی اور سونا نکالا جاتا ہے۔ اوس سے اوسیوقت ربع عشر زکوة نکالی جاے (یعنے برس تمام ہونا اوس مال پر شرط نہیں) اور جو دفینہ جاہلیت کہ ضرب جاہلیت کے سکے برامد ہوویں اور نصاب کی حد کو بہی پہنچ جائین تو اون سے پانچوان حصہ زکوة اوسیوقت دینی چاہیے۔

فصل اور واجب ہوتا ہے صدقہ عید فطر کا تین چیزون سے

[illegible]

وغروب الشمس من آخر شہر رمضان وقد جوہ
الفضل عن قوتہ وقوت عیالہ فی یومہ ولیلتہ
دیزکی عن نفسہ وعمن تلزمہ نفقتہ من المسلمین
صاعًا من قوت بلدہ وقدرہ خمسۃ ارطال
وثلث رطل بالعراقی ویخرج السید الفطرۃ
من العبد المنقطع الخبر فی الحال فلو آیس
الزوج او کان عبدًا فعلی الحرۃ فطرۃ نفسہا
وعلی السید فطرۃ الامۃ ومن بعضہ حر فعلیہ
علیہ قسطہ ومن ایسر ببعض صاع لزمہ اخراجہ
وان وجد ما یخرج عن البعض قدم نفسہ
ثم زوجتہ ثم ولدہ الصغیر ثم الاب ثم الام
ثم ولدہ الکبیر ولو اخرج عن نفسہ من قوت
الغالب وعن قریبہ من الاعلیٰ جاز ولا
یجوز تبعیض الصاع۔

ایک اسا... آیہ

وسوم رمضان کے آخری دن کا سورج غروب ہونا۔ سیوم اپنے اور اپنے عیال کی رات دن کی قوت سے زیادہ مال ہونا۔ اور دیوے صدقہ فطر کا اپنے نفس سے اور اوس آدمی کا بھی جسکا مسلمانوں میں سے اوسپر نفقہ واجب ہے۔ اور اندازہ اوس صدقہ کا ایک صاع ہے جسکا وزن عراقی حساب سے پانچ رطل اور ثلث رطل ہے۔ اور مالک اپنے اوس غلام سے بھی صدقہ فطر نکالے جو کہ فی الحال منقطع الخبر ہے (یعنی فی الحال کہیں چلا گیا ہے اور اوسکی خبر معلوم نہیں) اور اگر ایک مدت سے غائب ہے تو اوسکا صدقہ اوسپر نہیں۔ اگر خاوند تنگدست ہو وے یا غلام ہووے تو آزاد عورت اپنا صدقہ فطر اپنے پاس سے ادا کرے۔ اور مالک اپنی لونڈی کا صدقہ دیوے۔ اور جو غلام کہ بعض آزاد ہو اوسپر اوتنا ہی حصہ فطر کا واجب ہے۔ اور جسکے پاس صدقہ پورا صاع نہیں کم ہے۔ تو یہ شخص اوتنا ہی دیوے۔ اور اگر اوتنا ہی مال اوسکے پاس ہے کہ بعض کا صدقہ ادا کرسکتا ہے لیکن باقی توابع کا صدقہ اوسکے پاس نہیں تو مقدم کرے اپنے نفس کو یعنے اول اپنا صدقہ دیوے۔ پھر اگر زیادہ ہے تو عورت کا پھر چھوٹے بچے کا۔ پھر باپ کا۔ پھر ماں کا پھر اپنے بڑے بیٹے کا دیوے۔ اور اگر اپنا صدقہ اور اپنے ایسے رشتہ داروں کا غالب قوت سے نکالا تو درست ہے اور تبعیض الصاع۔ جیسے نیم صاع گیہوں اور نیم صاع جو۔ درست نہیں

فصل یجب دفع الزکوٰۃ الی ثمانیۃ اصناف
الذین ذکرھم اللہ تعالیٰ فی القرآن انما
الصدقات للفقراء والمساکین والعاملین

فصل

اور واجب ہے دینا زکوٰۃ کا اون آٹھ فرقوں کو جنکا اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ذکر کیا ہے کہ زکوٰۃ جو ہے سو حق ہے فقیروں کا اور محتاجوں کا اور اوس کام پر جانے والوں کا

عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَ
الْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللهِ وَابْنِ السَّبِيلِ
فَرِيضَةً مِّنَ اللهِ وَاللهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ولايقتصر
علی اقل من ثلثة من كل صنف ۔ وخمسة لايجوز
دفعها اليهم احدها الغنی بمالٍ اوكسبٍ
والثانی العبد والثالث بنو هاشم و
بنو عبد المطلب والرابع من تلزمه نفقته
لايدفع اليهم بسهم الفقرآء والخامس
الكافر ۔ ولايجوز تعجيل الزكوة علی ملك
النصاب ويجوز قبل الحول ولا عن عامين
ويجوز تعجيل الفطر من اول رمضان لا قبله

فصل تجب صوم رمضان باستكمال
شعبان ثلثين يومًا او برؤية عدلٍ الهلال
لا برؤية عبد ولو عدلا وامراة ولو رائی
الفاسق لزمه الصوم واذا شهد واحد
عند الحاكم فی هلال رمضان جاز عدلا
رؤية هلال شوال فانه يثبت بشهادة

اور جنکا دل اسلام کیطرف مائل کرنا ہے ۔
اور گردن آزاد کرنے مین اور جو تاوان بہرین اور اللہ کی
راہ مین ۔ اور راہ کے مسافر کو ٹھرا دیا ہے اللہ کا اور اللہ
جانتا ہے حکمت والا ۔ اور اصناف مذکورہ مین سے تین تین
سے کم پر اقتصار نکرے یعنی زکوۃ دینے والے کو چاہیئے آٹھ
صنفون کو زکوۃ دیوے اور اگر سب کو کسی وجہ سے دے نہیں سکتا
تو تین کو ہر صنف کو ضرور ہی دیوے ۔ اور پانچ شخصونکو زکوۃ
دینی جائز نہین ۔ ایک وہ ہے کہ غنی ہو مال سے یا کسب سے دوسرا
غلام ہے ۔ تیسرے بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب ہین ۔ چوتھا
وہ آدمی جسکا نفقہ زکوۃ دینے والے پر لازم ہو ۔ پانچوان کافر
ہے ۔ انکو زکوۃ نہ دینی چاہیئے ۔ اور جائز نہین نصاب پر
مالک ہونے سے پہلے زکوۃ دینی ۔ اور برس تمام ہونے سے
پہلے دینی بہی جائز نہین [1] ہان صدقہ فطر اول رمضان مین ادا
ہوسکتا ہے اور رمضان سے پہلے کوئی دیوے تو درست نہین ۔

فصل شعبان کے تیس دن پورے کرنے سے یا ایک عادل کے
چاند دیکھنے سے رمضان کے روزے واجب ہوجاتے ہین اور غلام کے
چاند دیکھنے سے اگرچہ عادل ہو اور عورت کے چاند دیکھنے سے روزے
واجب نہین ہوتے ۔ اور فاسق نے چاند دیکھا تو اور ونپر روزے
واجب نہین ہوتے لیکن اسپر واجب ہوجاتے ہین ۔ اور ایک آدمی
حاکم کے پاس رمضان کے ہلال کی گواہی دیوے تو قبول کیجاوے
جبکہ وہ عادل ہووے جیسا کہ مذکور ہوچکا ہے ۔ اور شوال کے
ہلال کے دو شاہد آزاد گواہی دیوین تو انکی گواہی ثبت
ہوگی ۔

[1] قال النووی رحمہ اللہ ... یجوز قبل الحول ... [illegible]

ساعد بن حرب دون عبدین واذا رئی بلدۃ لزم حکمہ دون مسافر القصر ومن سافر من بلدۃ الرویۃ الی بلدۃ بعیدۃ لم یر فیہ یوافقہم فی الصوم او بالعکس یعید معہم و قضا یوما ان صام ثمانیۃ وعشرین

فصل وشروط وجوب الصوم ثلثۃ الاسلام والبلوغ والعقل وفروض الصوم خمسۃ النیۃ بما ہی فرض ولا یضر الاکل و الشرب والجماع بعدہا ولا یجب التجدید والثانی الامساک عن الاکل والشرب و الجماع وتعمد القئ فی الیوم۔

فصل والذی یفطر الصوم عشرۃ اشیاء احدہا ما وصل الی الجوف عمدًا او الحقنۃ من احدی السبیلین والوطی عمدًا وانزال المنی بالمباشرۃ والحیض والنفاس والولادۃ والردۃ والجنون ویبطل الصوم بالتقطیر فی باطن الاذن والاحلیل و

اور جب کسی شہر مین چاند دیکہا گیا تو اوسکا حکم اون جگہون مین جو مسافت قصر کے اندر ہین لازم ہوا۔ اور جسنے اوس شہر سے سفر کیا جسمین چاند نظر آیا تہا کسی دور شہر مین جہان چاند دیکہا نہین گیا تو یہ شخص اونکی (یعنی آدنیا ہی) موافقت کرے روزہ رکہتے مین یا بالعکس اونکی عید کے ساتہ یہ بہی عید کر لیوے۔ لیکن اوسکے اگر اٹہائیس روزے ہوئے ہین تو یہ ایک روزے کی قضا کرے۔

فصل روزہ واجب ہونیکی تین شرطین ہین ایک اسلام دوسرے بلوغیت تیسرے شرط عقل۔ (پس کافر نابالغ۔ مجنون دیوانہ پر روزہ واجب نہین۔) اور روزے کے پانچ فرض ہین۔ ایک فرض نیت ہے اور نیت کے بعد کہانا پینا جماع مضر نہین اور اس نیت کی تجدید واجب نہین (یعنے رات کو وقت نیت کر لی کہ کل صبح روزہ ہے تو صبح تک کہانا پینا وغیرہ ہو اور نیت کو فسخ نہین کر سکتے) دوسرا فرض امساک یعنی صبح سے لیکر مغرب تک کہانا پینا جماع۔ قئ کرنے سے بند رہنا۔

فصل روزہ کو توڑنیوالی دس چیزین ہین۔ ایک جو یہ ہے کہ پیٹ مین جان بوجہکر کوئی چیز پہنچائی جائے۔ یا اگلے پچہلے راستے سے حقنہ کرے اور تیسرے وطی یعنی جماع ہے جو کہ عمدًا کیا جاوے چوتہے انزال منی ہے جو جماع کرنے سے نکلے۔ اور پانچوین توڑنیوالی چیز حیض ہے۔ اور چہٹے توڑنیوالی چیز نفاس ہے اور ساتوین ولادت یعنی بچہ کا پیدا ہونا آٹہوین ردت ہے مرتد ہوجانا دین سے پہر کر کافر ہوجانا نوین چیز جنون ہے اور کان یا آلت کے سوراخ مین کوئی دوا وغیرہ ٹپکا کر کہ اندر پہنچ جاوے تو روزہ جاتا رہتا ہے۔

[illegible]

بالوصول الى باطن الدماغ والبطن وفي الاسعاط
والشانة بالاستعاط والاكل ولا يفطر
الصوم بالاكتحال وان وجد طعمه ولا
بشرب الساهر ووصول غبار الطريق
وغربلة الدقيق والذباب الى باطنه و
يعذر بابتلاع ريقه من معدنه فلو خرج
عن الفم ثم رده وابتلع ريقه افطر او بل
الخيط بريقه ورده الى فمه وعليه رطوبة
تنفصل وابتلع ريقه افطر ولا باس بالفصد
والحجامة ولو اصبح المسافر والمريض صائمين
فلهما الفطر الا ان قام المسافر وشفي المريض
ويجب القضاء عليهما وعلى الحائض والنفساء

فصل يجب الامساك على من تعدى
بالفطر او نسي النية ولا يجب الامساك على
المسافر والمريض والحائض والنفساء و
امساك بقية النهار من خواص رمضان
فلا امساك على من تعدى يوم النذر والقضاء

[illegible]

مسامین چیز پہونچ جانے والی وہ ہے کہ دماغ کے اندر
پیٹ میں مثانہ امعا میں سعوط کے طور پر یا کھانیکے
طور پر پہنچ جاوے۔ تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے تو اس سے
معلوم ہوا انسوار کھینچنے اور حقہ پینے سے روزہ جاتا
رہتا ہے) اور سرمہ لگانے اگرچہ اوسکا طعم بھی
محسوس ہو۔ اور بدن پر تیل لگانے سے اور راستہ کی
غبار اور آٹے کے غبار اور مکھی کے منہ میں گھس جانیسے
روزہ نہیں جاتا۔ اور منہ کے اندر تھوک پہنچانے سے
معذور ہو سکتا ہے لیکن جب منہ سے تھوک باہر نکلے اور پھر اوسکو
نگل جاوے تو روزہ جاتا رہتا ہے۔ یا اپنے تھوک کے ساتھ
دھاگا تر کرکے اپنے منہ میں ڈالے اور اتنی رطوبت اوسپر ہو
کہ نچوڑنے سے جدا ہو سکتی ہے۔ تو اوسنے اوس رطوبت کو
چوس لیا ان سب صورتوں میں روزہ جاتا رہتا ہے۔ اور فصد
اور پچھنے لگانے سے روزہ نہیں جاتا۔ اور اگر مسافر اور مریض نے
روزہ کی حالت میں صبح کی پس واسطے انکو افطار درست ہے
اور مسافر جب قیام کرے یا مریض صحت پاوے تو اونکو افطار کرنا جائز
نہیں سفر۔ مرض۔ حیض۔ نفاس کیحالتیں جو روزے نہیں رکھے تھے
پھر انکی قضا واجب ہے۔ **فصل** جو شخص سرکش ہو کر روزہ
رمضان کا توڑ ڈالے یا روزہ کی نیت بھول جاوے اوسکو کھانے پینے وغیرہ
چیزوں سے باقی دن بند رہنا چاہئے واسطے حرمت ماہ رمضان کے۔ اور قضا یا
نذر کا روزہ کسی نے توڑ دیا تو اوسکو بند رہنا واجب نہیں اور نہ بند
رہنا باقی دنکا مسافر مریض حیض نفاس والی کو نہیں چاہئے

ويسن تعجيل الفطر على تمر او ماء ويسن
تاخير السحور مالم يقع في الشك ويجب صون اللسان
عن الكذب والغيبة وترك الكلام الفحش و
يستحب الغسل من الجنابة قبل الفجر والاحتراز
عن الحجامة والقبلة وذوق الطعام والعلك
ويستحب ان يقرأ هذا الدعاء بعد النية الله
لا اله الا هو الحي القيوم القائم على كل
نفس بما كسبت ويستحب ان يقول عند فطر الصوم
اللهم لك صمت وعلى رزقك افطرت
ولا يجوز الصيام خمسة ايام من السنة العيدين
وايام التشريق - ويكره الصوم يوم الشك

فصل يجب الكفارة بافساد صوم يوم
من رمضان بجماع تام ومن وطي في الفرج
عامدا فعليه القضاء مع الكفارة والكفارة
عتق رقبة مومنة سليمة من العيوب المضرة
فان لم يجد فصيام شهرين متتابعين فان لم
يستطع فاطعام ستين مسكينا فان عجز

اور مسنون ہے جلدی افطار کرنا روزے کا کہجور یا پانی پر
اور سحری کہانے مین تاخیر کرنی جبتک وقوع صبح کا شک نہو اور
واجب ہے بچانا روزے مین زبان کو کذب و غیبت و فحش باتون سے
اور مستحب ہے فجر سے پہلے ہی جنابت کا غسل کر لینا - اور مستحب ہے
بچنا طعام کے چکہنے اور پچھنے لگانے اور بوسہ لینے سے اور
گوند چابنے سے اور مستحب ہے پڑہنا اس دعا کا بعد نیت کے
اللہ سے کسبت تک جسکا یہ ترجمہ ہے کہ اللہ کے سوا
عبادت کے لائق کوئی نہین - وہی زندہ قیوم خبر گیر ہر
نفس کا ہے - اور روزہ افطار کرنے وقت اللھم لک
صمت سے آخر تک پڑہے اسکا ترجمہ یہ ہے - کہ یا اللہ خاص
تیرے ہی واسطے روزہ رکہا ہے تیرے ہی رزق پر افطار
کرتا ہون - اور سال بہر مین پانچ دن روزہ رکہنا منع ہے
دو روز دو عیدون کے - اور تین روز قربانی کے اور شک
روز روزہ رکہنا مکروہ ہے -

فصل واجب ہوتا ہے کفارہ ساتہہ توڑنے روزے رمضان کے
تام جماع سے (یعنے حشفہ غائب ہونے سے جو کہ تام جماع ہے روزہ جاتا
رہتا ہے - اور جماع کرنیوالے کو کفارہ دینا لازم آتا ہے -) اور جسنے
جان بوجہکر فرج مین جماع کیا اوسپر قضا اور کفارہ دونون
لازم ہین - اور کفارہ آزاد کرنا ہے ایک غلام لونڈی
مسلمان کا جو کہ عیوب مضرہ سے سلیم ہووے - اگر یہ نہوسکے
اور سکے تو دو مہینے پے درپے روزے رکہے اگر یہ بہی
نہ کر سکے تو ساٹہہ مسکینوں کو کہانا کہلاوے اگر اس سے بہی عاجز ہووے
تو یاد کر اوپر قرض ہے جب قدرت ہو ادا کرے اور جو مر گیا

استقرت فی ذمته ومن مات وعلیه من
الصیام اخرج عنه لکل یوم مدًا وللشیخ
اذا عجز من الصوم یفطر ویطعم عن کل یوم
مدًا والحامل والمرضع اذا خافتا علی نفسهما
افطرتا وعلیهما القضاء بلا فدیة وان خافتا
علی لدیهما افطرتا وعلیهما القضاء والفدیة
والکفارة لکل یوم مد۔ والمریض و
المسافر سفرا طویلًا یفطران ویقضیان۔

فصل من فاته صوم یوم من رمضان
او نذر او کفارة فمات قبل امکان
القضاء فلا تدارك ولا اثم وان مات بعد
التمکن اخرج من ترکته لکل یوم مدًا من
طعام ولو مات قبل الامکان وعلیه صلوة
او اعتکاف فلا فدیة ولا اثم۔

فصل والاعتکاف مستحب فی کل وقت
وفی رمضان اکد وفی الاخیر منه افضل لطلب
لیلة القدر وارجاها لیلة الحادی والعشرین۔

اور اسیر
۔روزی تے نکالا جاے اوسکے ترکے سے ہر روزہ کا بدلا ایک سیر اناج
اور بہت بڑی عمر کا۔ آدمی روزہ رکھنے سے عاجز ہووے تو توڑ
ڈالے روزہ اور ہر دن کے بدلے ایک سیر اناج خیرات کرے
اسیطرح حاملہ اور دودہ پلانیوالی جب اپنے نفسون کا خطرہ کرین
ضائع ہونے سے تو بہی روزہ توڑ ڈالین اور بلا فدیہ بعد مین
قضا کرین۔ اور اگر اونکو اپنے بچونکے ضائع ہونیکا خطرہ ہو تو
روزہ توڑ ڈالین بعد مین قضا کرین۔
اور فدیہ یا کفارہ ہر روزہ کے بدلے
اونکو لئی ایک سیر ہے۔ اور مریض یا مسافر لمبی سفر مین افطار کرین
اور پہر قضا کرین۔

فصل

جس آدمی کا رمضان کا روزہ یا نذر کا یا کفارت کا
فوت ہوجاے اور وہ آدمی قبل قضا کرنے کے مرجاے تو اوس پر
فوت شدہ روزہ کا تدارک لازم نہین۔ اور نہ اوسپر گناہ ہے
اور اگر بعد تمکن کے مرجاے تو اوسکی ترکہ سی واسطے ہر ایک دن کے ایک سیر
طعام نکالین اور قبل امکان اگر مرگیا اور اوسکو نماز یا اعتکاف
ادا کرنا تہا تو اوسپر فدیہ نہین اور نہ اوسکو اونکی نہپہنچنے کا گناہ ہے

فصل

اور اعتکاف ہر وقت مستحب ہے لیکن رمضان مین
زیادہ موکد اور رمضان کے اخیر مین بہت ہی افضل ہے
واسطے طلب کرنے اور ڈہونڈہنے لیلۃ القدر کے اور امید ملنے
اوسکے کی اکثر اکیسوین یا اٹہیسوین رات مین ہے

او الثالث والعشرين ولہ شرطان النیة والمکث فی المسجد ولا یصح الاعتکاف الا فی المسجد والجامع افضل ولا یخرج من الاعتکاف الا لعذر من حیض او مرض لا یمکن المقام معہ ولو طرء الحیض فی الاعتکاف وجب الخروج وکذا الجنابۃ ولا یحسب زمان الحیض والجنابۃ ویبطل الاعتکاف بالوطی وشروط المعتکف الاسلام والعقل والنقاء عن الحیض والجنابۃ والنفاس۔

فصل وشرائط وجوب الحج سبع خصال الاسلام والبلوغ والعقل والحریۃ ووجود الزاد والراحلۃ وتخلیۃ الطریق یعنی امن الطریق وامکان المسیر وارکان الحج خمسۃ الاحرام مع النیۃ والوقوف بعرفۃ والطواف بالبیت الحرام والسعی بین الصفا والمروۃ والحلق وارکان العمرۃ اربعۃ الاحرام والطواف والسعی والحلق۔ ونیۃ الاحرام احرمت للحج

اور اعتکاف کی دو شرطیں ہیں ایک نیت دوسری شرط مسجد میں ٹھہرنا۔ اور مسجد کے سوا اعتکاف درست نہیں اور جامع مسجد میں افضل ہے۔ معتکف مسجد سے بغیر عذر کے نہ نکلے۔ عذر یہ ہیں عورت معتکفہ کو حیض آنا یا ایسے مرض سے بیمار ہونا کہ اسکے سبب وہان ٹھہر نہ سکے اعتکاف میں حیض اگر آگیا۔ یا جنابت آگئی تو نکلنا مسجد سے واجب ہے اور حیض اور جنابت کا وقت اعتکاف میں شمار نہوگا اور اعتکاف جماع سے باطل ہوجاتا ہے۔ معتکف کے لیے یہ شرط ہیں۔ اسلام۔ عقل حیض نفاس جنابت سے پاک ہونا۔

فصل حج کے واجب ہونیکی شرطیں۔ سات ہیں اسلام بلوغت۔ عقل آزادی سفر کا خرچ۔ سواری رستہ کا امن اور حج کے ارکان پانچ ہیں۔ نیت کرتے احرام باندھنا۔ عرفات میں ٹھہرنا۔ بیت اللہ کا طواف کرنا۔ صفا مروہ کے درمیان سعی کرنا۔ سر منڈانا اور عمرہ کے چار رکن ہیں۔ احرام۔ طواف سعی۔ سر منڈانا۔ اور احرام کی نیت اسطرح ہے کہ کہے احرام باندھا ہے میں نے واسطے حج کے

وواجبات الحج غير الاركان ثلثة الاحرام
من الميقات ورمي الجمار بمنى ثلثة ايام و
الحلق وسنن الحج سبع الافراد وهو تقديم الحج
على العمرة والتلبية لبيك وطواف القدوم
والمبيت بمزدلفة وركعتان للطواف والمبيت
بمنى وطواف الوداع ويجرد عند الاحرام
عن المخيط ويلبس الازار والرداء ابيضين

فصل ويحرم على المحرم عشرة اشياء لبس
المخيط وتغطية الراس من الرجل والوجه من
المرأة وترجيل الشعر وتقليم الاظفار والتطيب
وقتل الصيد وحلق الراس وعقد النكاح
والوطي والمباشرة بشهوة وفي جميع ذلك
الفدية الا عقد النكاح فانه لا ينعقد ولا يفسد
الحج الا بالوطي بالفرج ولا يخرج منه بالفساد
ومن فاته الوقوف تحلل بعمل عمرة وعليه
القضاء والهدي والدماء في الاحرام خمسة
احدها الدم الواجب بترك نسك الحج وهو

اور واجبات حج کے بغیر ارکان کے تین ہین۔ میقات سے
احرام باندہنا۔ منی مین تین روز رمی الجمار کرنا
اور سر منڈانا۔ اور حج کی سات سنتین ہین۔
ایک اون مین سے افراد ہے۔ یعنے مقدم کرنا حج کا
عمرہ پر۔ دوم لبیک پکارنا۔ سوم طواف قدوم چہارم
مزدلفہ مین رات گذارنی۔ پنجم طواف کے لئے
دو رکعت نماز پڑہنی۔ ششم منی مین رات گذارنی ہفتم
طواف الوداع کرنا۔ اور احرام کے وقت سلے ہوئے
کپڑے اوتار کر دو سفید چادرون کا پہنا کہ ایک اون مین
سے تہبند باندہے۔ اور دوسری کو شانون پر ڈالے

فصل محرم پر دس چیزین حرام ہین۔ سیا ہوا کپڑا پہننا
مرد کو سر ڈہانکنا۔ عورت کو منہ ڈہانکنا۔ بالوکو کنگہی کرنا
ناخن کاٹنے۔ خوشبو لگانی۔ شکار کرنا۔ سر منڈانا۔ نکاح کرنا۔
جماع کرنا۔ شہوت سے مباشرت کرنی۔ ان سب چیزونکے کرنے مین
فدیہ ہے۔ مگر نکاح کرنے مین فدیہ نہین اور نکاح منعقد ہوتا ہی نہین
اور حج فاسد نہین ہوتا۔ مگر بسبب جماع کے کہ فرج کے اندر
کیا جاے۔ اور حج کو فاسد کرنیوالا حج سے باہر نکل نہین سکتا
اور جسکو عرفات کا وقوف فوت ہو جاے وہ
عمرہ کر کے حلال ہو جاے اور باوجود اسکے
اوسپر قضا حج اور قربانی لازم ہے۔ اور احرام مین
جو قربانیان دیجاتی ہین وہ پانچ ہین۔ ایک تو
واجب قربانی ہے کہ حج کے ترک سے
لازم ہوتی ہے۔

على الترتيب شاةٌ فان لم يجد فصيام عشرة
ايام ثلثة فى الحج وسبعة اذا رجع الى اهله
الثانى الدم الواجب بالحلق فهو على
التخيير شاة او صوم ثلثة ايام او التصدق
بثلثة اصوع على ستة مساكين الثالث الدم
الواجب بالاحصار فتحلل بالنية والحلق
ويذبح شاة الرابع الدم الواجب بقتل
صيدٍ وهو على التخيير ان كان الصيد ماله مثل
اخرج بالمثل من النعم او قوم واشترى بقيمته
طعامًا فيصدق به او صام عن كل مدٍ يومًا
وان كان الصيد متقومًا لا مثال له اخرج
بقيمته طعامًا او صام عن كل مد يومًا الخامس
الدم الواجب بالوطئ وهو على الترتيب بدنة
فان لم يجد فبقرة فان لم يجد فسبع من الغنم
فان لم يجد قوم البدنة واشترى بقيمته
طعامًا فيصدق به فان لم يجد فصيام عن
كل مد يومًا ولا يجزئه الهدى ولا الاطعام

اور وہ علی الترتیب ایک بکری ہے - اگر بکری نہ ملے اوسکو تو
اوسپر دس روزے لازم ہین تین حج مین اور سات جسوقت
کہ گھر مین پہونچے دوسری قربانی واجب ہے - جو کہ سر منڈانے
سے لازم ہوجاتی ہے - پس یہ شخص اسمین مختار ہے ایک
بکری قربانی کرے یا تین روز روزے رکھے یا چھ مسکینونکو
تین صاع صدقہ دیوے - تیسری قربانی بند ہونے سے لازم
ہوجاتی ہے - یعنی احرام باندھکر روانہ ہوا تو کسی باعث
کے سے روکا گیا پس یہ شخص نیت کے ساتھ حلال ہوجاوے
سر منڈا ڈالے اور ایک بکری ذبح کرے - چوتھی قربانی
جو کہ قتل صید سے واجب ہوتی ہے - اسمین اوسکو اختیار ہے
کہ شکاری جانور اگر اس قسم کا تھا کہ جسکی مثل پائی جاتی ہے تو
اوسکی مثل کا جانور ذبح کرے (مثلاً ہرن مارا ہے تو اوسکی
جگہ بکری قربانی دیوے -) یا اس صید مقتول کی قیمت
ٹھہرا کر قیمت مقررہ کا طعام خریدے اور اوسکو صدقہ کرے
یا ہر (مد) سیر سے ایک دن روزہ رکھے - اور اگر ایسا
شکار تھا کہ اوسکی مثال حلال جانورون مین نہ ملے تو اوسکی
قیمت کا طعام لیکر صدقہ کرے یا ہر ایک مد سے ایکدن روزہ رکھے
پانچوین قربانی جماع سے واجب ہوجاتی ہے -
اور یہ ترتیب پر ہے اول تو اوس کو چاہیے کہ اونٹ
قربانی کرے - اور اگر اونٹ نہ ملے تو گائے قربانی
کرے - یہ بھی نہو تو سات بکریان قربانی کرے اور اگر
یہ بھی نہو تو اونٹ کی قیمت کا طعام خریدا جائے اور
صدقہ کیا جائے - اگر قیمت اتنی اوسکے پاس نہو تو
ہر ایک مد سے ایک دن روزہ رکھے اور قربانی
اور طعام جو کہ اوسپر دینا لازم ہوا ہے -

الا بالحرم ويجزئه ان يصوم حيث شاء ولا
يجوز قتل صيد الحرم ولا قطع شجرة الحرم
للمحرم والمحل معًا۔

فصل وقت احرام الحج شوال وذو القعدة
وعشر ليال من ذي الحجة مع ايامها سوى يوم
النحر فلو احرم من غير وقته انعقد عمرة وجميع
السنة وقت لها وميقاته للحج نفس مكة لمن
سكن فيها وللمتوجه من المدينة ذو الحليفة
ويُعدها عن مكة عشر مراحل ومن مصر و
الشام والمغرب الجحفة وبعدها خمسون فرسخا
ومن تهامة اليمن يلملم ومن نجد ونجد
الحجاز قرن وبعدهن مرحلتان ومن المشرق
ذات عرق وبعدها مرحلتان ۔

فصل۔ والافضل ان يحرم من اول الميقات
ويجوز من آخره ويسن الغسل للاحرام و
لدخول مكة وللوقوف بعرفة ومزدلفة
ويغتسل غداة النحر ولرمي ايام التشريق

حرم میں ہی دیوے حرم سے باہر دینا جائز نہیں ہاں روزے
ہر جگہ رکھہ سکتا ہے جہاں اوسکی مرضی ہو۔ اور حرم کے
صید کا قتل کرنا۔ اور درخت کا کاٹنا۔ محرم ہو یا غیر محرم
سبکو حرام ہے

فصل

حج کے احرام باندہنے کا وقت شوال۔ ذو القعدہ۔ ذی الحجہ کی
دس دن راتین سوی یوم النحر کے ہے پس اگر کسی نے غیر وقت
مین حج کا احرام باندہا تو فقط عمرہ منعقد ہوگا۔ اور تمام سال
عمرہ کا وقت ہے۔ اور میقات حج کے مکہ والونکے لئے مکہ ہے۔ اور مدینہ کی
طرف سے آنیوالونکو ذو الحلیفہ کی حد ہے اور اس سے دس منزلون پر
باندہ لیوے جب بھی درست ہے۔ مصر۔ شام۔ مغرب کے
میقات یعنی احرام باندہنے کی جگہ جحفہ اور اسکا بعد
پچاس فرسخ ہے۔ اور تہامہ یمن کا میقات یلملم پہاڑ ہے
اور نجد کا اور نجد حجاز کا میقات قرن ہے اور بعد
ان کے دو دو منزلین ہین اور مشرق کا میقات ذات عرق
اور اوسکا بعد دو منزلین ہین۔

فصل

بہتر یہ ہے کہ اول میقات سے احرام باندہے اور آخر سے بھی
درست ہے اور سنت ہے غسل کرنا واسطے احرام باندہنے
اور داخل ہونے کہ معظمہ کے اور واسطے ٹہرنے کے عرفات
اور مزدلفہ میں اور نحر کے دن صبح کو غسل کرے اور ایام
تشریق کی کنکریاں پہینکنے کے لئے بھی غسل کرلیوے اگر
کسی سبب سے غسل نہو سکے۔

فان عجز تيمم ويستحب اكثار التلبية حتى الحائض مع رفع الصوت فى دوام الاحرام وصيغتها. لبيك لبيك اللهم لك لبيك لا شريك لك لبيك ان الحمد والنعمة لك والملك لك لا شريك لك لبيك فاذا وقع بصره على بيت الكعبة شرفها الله تعالى فيقرأ هذا الدعاء اللهم زد هذا البيت تشريفا وتكريما وتعظيما ومهابة وزد من شرفه وعظمه ممن حجه واعتمره تشريفا وتكريما وتعظيما وبرا. اللهم انت مجيبنا ربنا بالسلام اللهم انت السلام ومنك السلام واليك يعود السلام فحينا ربنا بالسلام۔

فصل للطواف بانواعه واجبات وسنن

اما الواجبات فستر العورة والطهارة عند الحدث والخبث واما السنن فنية الطواف اطوف بهذا البيت وان يطوف ماشيا

تو تیمم کر لیوے اور مستحب ہے بہت بہت کہنا لبیک کا یہانتک کہ حائض عورت بھی لبیک پکارے۔ جبتک احرام میں ہو۔ مرد بلند آواز سے (اور عورت آہستہ آہستہ پکارے) اور لبیک کے الفاظ یہ ہیں لبیک سے لبیک تک جسکا ترجمہ یہ ہے۔ ہم تیری خدمت میں کھڑے ہیں یا اللہ تیری رضامندی کے لئے ہم کھڑے ہیں تیرا شریک کوئی نہیں ہم تیری خدمتیں کھڑے ہیں سب تعریف اور نعمت تیری ہی ہے اور بادشاہت وحکومت تیرے ہی لیے ہے۔ تیرا شریک کوئی نہیں تیری خدمتیں ہم حاضر ہیں اور جب کعبہ پر نظر پڑے تو یہ دعا پڑھے اللھم زد ھذا البیت تشریفا سے ربنا بالسلام تک جسکا ترجمہ یہ ہے یا اللہ اس گھر کی عزت شرافت بزرگی تعظیم ہیبت اس سے بھی زیادہ کر اور جو کوئی اسکا حج کرے یا عمرہ کرے اسکی بھی شرافت تکریم تعظیم نیکی زیادہ کر یا اللہ تو ہماری دعا میں قبول کرنیوالا ہے یا اللہ تیرا نام سلام ہے اور تیرے طرف سے سلامتی آتی ہے اور تیری ہی طرف سلامتی پھرتی ہے یا اللہ ہمکو سلامتی کیساتھ زندہ رکھ۔

فصل

طواف زیارت ہو یا طواف وداع ہو یا غیر اسکے لئے واجبات بھی ہیں اور سنتیں بھی ہیں۔ واجبات ہیں عورت کا ڈھانکنا اور حدث اور پلیدی سے پاک ہونا۔ اور سنت یہ ہیں طواف کی نیت کرنی اسطرح کہے میں اس گھر کی طواف کی نیت کرتا ہوں

ويستلم الحجر في اول الطواف بقبلة ويضع
جبهته عليه فان عجز استسلم ثم اشار باليد و
يقول في اول طوافه بسم الله والله اكبر
اللهم ايمانا بك وتصديقا بكتابك ووفاء
بعهدك واتباعا لسنة نبيك محمد صلى الله عليه
وسلم۔ ويقول قبالة الباب اللهم ان هذا
البيت بيتك والحرم حرمك والامن
امنك وهذا مقام العائذ بك من النار
ويقول بين الركن اليماني اللهم ربنا اٰتنا في
الدنيا حسنة وفي الاخرة حسنة وقنا عذاب
النار۔ ودعاء الماثور افضل من قراءة الغير
ويقول في السعي اللهم اجعله حجا مبرورا وذنبا
مغفورا وسعيا مشكورا ويستحب بنزول على
الصفا والمروة قدر قامة ويقول الله اكبر
الله اكبر على ما هدانا والحمد لله على ما اولنا
لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك
وله الحمد يحيي ويميت بيده الخير وهو على

اور پیدل طواف کرنا۔ اور حجر اسود کا استسلام کرنا پہلے طواف
مین بوسہ لینا اور رکھنا پیشانی اپنی کا حجر اسود پر اگر کسی سبب سے
بوسہ لے نسکے تو استسلام کرلے پھر ہاتھ یا لکڑی لگاکر اوسکو
چومے اور پہلے طواف مین یہ دعا پڑھے بسم اللہ واللہ اکبر یعنی
شروع کرتا ہون مین طواف کو اللہ کے نام سے اور اللہ بڑا ہے یا اللہ مین ازروے
ایمان اپنے کے اور تصدیق کتاب تیری کی اور تیرا عہد پورا کرنیکو اور تیرے
نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری سے یہ کام کرتا ہون اور دروازہ
بیت اللہ کے روبرو یہ دعا پڑھے اللهم ان هذا البيت الخ یعنی اے اللہ
یہ تیرا گھر ہے اور تیری حرم ہے اور تیرے امن کی جگہ ہے اور تیرے ساتھ آگ سے
پناہ پکڑنیکی یہ جگہ ہے اور رکن یمانی کے درمیان یہ دعا پڑھے اللهم
ربنا اٰتنا جسکا ترجمہ یہ ہے یا اللہ تو رب ہے ہمارا ہمکو دنیا مین بھی بھلائی
عطا کر اور قیامت مین بھی اچھی چیز ہمکو دے اور آگ کے عذاب سے ہمکو بچا
اور جو حدیث مین دعا آئی ہے یعنی جو دعائین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
حج مین اون مقامونپر پڑھی ہین (اور وہ اکثر حصن حصین وغیرہ کتب حدیث
مین مذکور ہین) اونکا پڑھنا اور دعاؤن سے بہت بہتر و افضل ہے
اور صفا اور مروہ کے درمیان دوڑتے وقت یہ پڑھے اللهم اجعله حجا الخ
یعنے اے اللہ ہمارے حج کو پاک کر اور ہمارے گناہونکو معاف کر اور ہمارے اس کام کو
پسند کر۔ اور مستحب ہے کہ صفا اور مروہ پر بقدر بلندی قد آدم کے
چڑھے اور یہ دعا پڑھے اللہ اکبر اللہ اکبر علی ما ھدانا الخ
اللہ بڑا ہے اللہ بڑا ہے ہم اوسکی بزرگی بیان کرتے ہین کہ
اوسنے ہمکو ہدایت کی اوسنے ہمکو اپنا دوست بنایا اسپر ہم
اوسکی تعریف کرتے ہین۔ اوسکے سوا عبادت کے لائق
کوئی نہین اوسکا شریک کوئی نہین اوسیکا سب ملک ہے
اوسیکی تعریف ہے وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے اوسیکے ہاتھ مین
خیر ہے اور

كلمتي قد برة لا اله الا الله وحده صدق وعده ونصر عبده وهزم الاحزاب وحده لا اله الا الله ولا نعبد الا اياه مخلصين له الدين ولو كره الكافرون ه

وہ سب چیز پر قادر ہے اللہ کے سوا عبادت کے لائق کوئی نہیں ہے اکیلا خدا ہے اور سنے نصرت اسلام کے بارہ میں اپنے وعدے پورے کئے اپنے بندے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سرکشوں پر غالب کیا۔ کافروں کے سب لشکروں کو جو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کرنے پر جمع ہوئے تھے بھگا دیا اوسکے سوا عبادت کے لائق کوئی نہیں ہم خالص اسیکی عبادت کرتے ہیں اوسکے سوا کسی دوسرے کی پرستش ہم نہیں کرتے اگرچہ کافر لوگ برا مانیں

كتاب البيوع

شرطها الايجاب والقبول والايجاب من البائع قوله بعتك او ملكتك والقبول من المشتري وهو قوله اشتريت او تملكت او قبلت ولا يضر تقدم لفظ المشتري فلو قال المشتري بعني فقال البائع بعتك وشرطهما ان لا يطول الفصل بين لفظيهما وان يكون القبول موافقا في المعنى فلو قال بعتك بالف صحيحة فقال بالف منكسرة لم يصح وشرط العاقد الرشد وشرط الاسلام لمن يشتري له المصحف والحديث والعبد المسلم ولا يصح بيع السلاح من الحربي وللمبيع شروط احدها ان يكون

كتاب البيوع

بیع کی شرط ایجاب اور قبول ہے اور ایجاب بیچنے والے کی طرف سے ہوتا ہے وہ یہ کہ بیچنے والا کہے کہ تجھکو یہ چیز میں نے بیچی یا ایسا کہے کہ یہ چیز تیری ملک میں میں نے کر دی۔ اور خریدنے والے کی قبول ہوتا ہے وہ یہ کہ لینے والا کہے یہ چیز میں نے خرید لی میں اسکا مالک ہو گیا یا کہے میں نے اسکو قبول کیا اور خریدنے والے کا لفظ اگر پہلے بھی ہو تو مضر نہیں پس اگر خریدنے والا کہے کہ فلاں چیز میرے ہاتھ بیچ دی اسپر بیچنے والا بھی کہے کہ میں نے بیچی تو بیع صحیح ہوگی۔ اور شرط ہے قبول ایجاب کی لفظوں میں زیادہ دیر نہ گذرے (دست فاصلہ نہو) دوسری یہ بھی شرط ہے کہ قبول کی الفاظ معنی میں موافق ہووے۔ مثلاً بایع نے کہا کہ دس روپیہ پر یہ چیز میں نے بیچی خریدنے والے نے کہا کہ دس روپیہ پر میں نے قبول کی۔ اور اگر بایع نے کہا کہ سو صحیح پر یہ چیز میں نے فروخت کی اور خریدنے والے نے کہا کہ سو کسیرا (ٹوٹے) سا سے میں نے اسکو قبول کیا تو بیع صحیح نہوگی۔ اور یہ بھی شرط ہے کہ خریدنے اور بیچنے والا ہوشیار ہو۔ اور شرط ہے مسلمان ہونا اس شخص کا جسکے لئے قرآن یا حدیث یا مسلمان غلام خریدا جاوے۔ اور دار الحرب میں ہتھیار فروخت کرنے درست نہیں (کہ وہ لوگ تو وہ پاکر مسلمانوں پر حملہ کرینگے) اور مبیع یعنے جو چیز فروخت کی جاتی ہے اوس کے لئے کئی شرائط ہیں۔

طہارۃ العین فلا یصح بیع الکلب ومتنجس لا یمکن
تطہیرہ ولو دہنا واما ما یمکن تطہیرہ کالثوب
النجس یصح بیعہ الثانی المنتفع فلا یصح بیع
الحشرات وکل سبع لا ینتفع بہ ویصح بیع
الماء والتراب وان کثر الثالث امکان
التسلیم فلا یصح بیع الضال والمغصوب و
الآبق الرابع ولایۃ العاقد فیلغو بیع
الفضولی وہو شراء بغیر اذن مالک وشراء
بعین مال غیرہ الخامس العلم بالمبیع فبیع
احد الثوبین باطل۔

فصل السلم ہو بیع موصوف فی الذمۃ
یشترط فیہ مع شروط البیع امور احدہا تسلیم رأس
المال فی مجلس العقد الثانی کون المسلم فیہ دینا
الثالث بیان موضع التسلیم ویشترط کون الاجل
معلوما فلا یصح التاجیل بالحصاد او قدوم
الحاج ویصح بالاشہر الرومیۃ ویصح بالعید
والجمادی ومطلق الاشہر یحمل علی الہلال

ایک یہ شرط ہے کہ وہ چیز عین طاہر ہو یعنی اصل اسکی پاک ہو
پس کتے کی بیع جائز نہیں کہ اسکی ذات پلید ہے اور اوس چیز کی
بیع بھی جائز نہیں کہ جسکی پلیدی دور نہو سکے مانند پلید تیل کے
اور جسکی پاکی ہو سکتی ہے مانند پلید کپڑے کے تو اوسکی بیع درست ہے
دوسری شرط بیع کی یہ ہے کہ اوسمین منفعت بھی ہو۔ حشرات الارض
(بچھو سانپ وغیرہا) کی بیع جائز نہیں۔ اور اسیطرح ہر اوس درندکی
جس سے نفع نہو۔ اور درست ہے بیع پانی اور مٹی کی اگرچہ
انکی کثرت بھی ہو۔ تیسری شرط بیع کی یہ بھی ہے کہ تسلیم کا
امکان بھی ہو پس گم شدہ چیز کی اور بھاگے ہوئے غلام کی اور
مغصوب مال کی بیع درست نہیں۔ چوتھی شرط یہ ہے۔ کہ
عاقد ولایت بھی رکھتا ہو۔ پس اس سے معلوم ہوا کہ بیع فضولی
لغو ہے اور بیع فضولی وہ ہے کہ مالک کے اذن بغیر خریدے
اور دوسرے کے عین مال سے خریدے۔ پانچویں یہ بھی شرط ہے
کہ مبیع کا علم بھی ہو۔ پس اس سے معلوم ہوا کہ دو کپڑوں سے
ایک کی بیع باطل ہے (یعنے بلا تعیین)

فصل (بیع سلم کے بیان میں) یہ بیع ہے کہ موصوف ہو
ذمہ میں شروط بیع کے علاوہ اسمین کئی اور شرط بھی ہیں ایک یہ ہے
کہ راس المال کو مجلس میں بغیر حوالہ کے سونپ دیوے۔ دوسری شرط
یہ ہے کہ مسلم فیہ دین ہووے۔ تیسری شرط یہ ہے کہ تسلیم کی جگہ بیان ہوے
اور یہ وقت کا معلوم ہونا بھی شرط ہے پس نہیں درست فصل کاٹنے کا
وقت۔ یا حاجیوں کے آنیکا وقت کیونکہ انکو وقت معلوم نہیں کہ کس دن میں
فصل کاٹی جائیگی یا کس روز حاجی واپس آئینگے۔ اور رومی مہینوں کا
وقت مقرر کرنا درست ہے۔ اور عید کے ساتھ اور ماہ جمادی کے
ساتھ بھی وقت مقرر کرنا جائز ہے اور اگر مطلق مہینے
ٹھہرائے تو ہلال پہ محمول ہونگے۔

فصل في الذبح يحصل كمال الزكوة باربعة اشياء احدها قطع الحلقوم والثاني قطع المرى والثالث قطع الودجين ويجزى منها الشيئان وهو قطع الحلقوم والمرى وشرط الذابح ان يكون مسلما وتحل ذبيحة المرأة والرقيق والفاسق والحائض والجنب والصبي ولو غير مميز ويكره زكوة الاعمى والبصير في الظلمة ويستحب تحديد الشفرة وتوجه الذابح والمذبوح الى القبلة وان يقول بسم الله الله اكبر والصلوة على رسول الله صلعم۔

فصل زكوة كل حيوان مقدور عليه بقطع تمام الحلقوم والمرى ولا يجزئ باقيه ويستحب قطع الودجين وهما عرقان في صفحتي العنق وان يكون البعير قائما على ثلثة اقدام معقول الركبة وان يضجع البقرة والشاة لجنبها الايسر ويجوز العكس

فصل ہے ذبح کے بیان میں۔ چار چیزوں کے ساتھ کمال زکوۃ جانور کی حاصل ہوتی ہے ایک اونمیں حلقوم۔ دوسری مری۔ تیسری اور چوتھی دو شاہ رگوں کا کاٹنا ہے اور اگر حلقوم اور مری کٹ جائیں جب بھی جانور حلال ہو جاتا ہے اور ذبح کرنیوالے کو یہ شرط ہی ہے کہ وہ مسلمان ہووے۔ اور عورت اور غلام اور فاسق اور حائضہ اور جنبی اور لڑکے کی ذبح بھی درست ہے اگرچہ وہ غیر ممیز ہی ہو۔ لیکن اندھے کی ذبح اور اندھیرے میں دیکھنے والے کی مکروہ ہے اور مستحب ہے چھری کا تیز کرنا۔ اور ذابح و مذبوح کا قبلہ کیطرف منہ کرنا اور ذابح بسم اللہ اللہ اکبر والصلوۃ علی رسولہ کہہ کر ذبح کرے۔

فصل

جو جانور قابو میں آتا ہے اوسکی ذبح سب حلقوم اور مری کے قطع کرنے سے درست ہوتی ہے۔ اور ان رگوں میں سے باقی رہجائے۔ تو ذبح درست نہیں اور مستحب ہے قطع کرنا ودجین کا۔ اور وہ دو رگیں ہیں گردن کی دونوں طرف۔

اور چاہیے کہ اونٹ کا ایک قدم باندھکر تین قدموں پہ اوسکو کھڑا کرکے ذبح کریں اور گائے بکری کو بائیں پہلو پہ لٹا کر ذبح کریں۔ اور اوس کا عکس یعنے

و يترك رجلها اليمنى و يشد باقي القوائم و
يستحب في الابل النحر وهو قطع اللبة اسفل العنق
وفي البقرة والغنم الذبح في اعلى العنق ولو ذبح
من قفاه عصى فلو قطع غيرهما من المقدور فاكله
حرام ولو ترك منهما او من احدهما شيئا وان
قل ثم مات الحيوان او انتهى الى حركة المذبوح
ثم قطع الباقي حرم۔

فصل۔ وشرط الذبح ان يكون في قطع
واحد فلو قطع البعض ورفع يده فميتة لم
تؤكل ولو مرض شاة او بهيمة اخرى فصارت
الى ادنى الرمق ولم يبق فيها حيوة مستقرة
فذبحت حلت ولو اكلت الشاة نباة مضرة
فصارت الى ادنى الرمق فذبحت حرمت في
اصح الوجهين وعند بعضهم تحل ولو هرب
الصيد من كلب المسلم فعارضه مجوسي ورده
عليه فقتله كلب المسلم حل كما لو ذبح مسلم
شاة امسكها مجوسي ويحل ذبيحة المرأة و

بائین طرف پر بھی لٹاکر ذبح کرنا جائز ہے انکا دایان
پانون کشادہ چھوڑین۔ اور باقی تین قدمون کو
باندھکر رکھین۔ اور اونٹ مین نحر مستحب ہے اور
نحر کا معنے یہ ہین کہ اونٹ کے ٹینٹوا کے نیچے جو
گوشت ہے اوسکو عربی مین لبہ کہتے ہین اوسکو
قطع کرے۔ اور گائے بکری کو ٹینٹوے کے اوپر سے
ذبح کرے۔ اور اگر گدی سے ذبح کیا تو وہ
گنہگار رہے۔ اور اگر بقدر جانور کی حلقوم اور مری کے
سوا کوئی دوسری رگ کاٹی۔ یا اون رگون سے
کچھ چھوڑ دیا۔ اگرچہ تھوڑا بھی چھوڑا اور حیوان مرگیا یا مرنیکی
حالت کو پہنچا تو پھر اوسنے ان رگونکو کاٹا ان سب
صورتون مین کھانا اوس جانور کا حرام ہے۔

فصل ذبح کرنیکی یہ شرطین ہین کہ ایک ہی دفعہ مین
رگون کو کاٹے۔ اگر کچھ رگونکو کاٹکر ہاتھ اوٹھالیا تو وہ جانور مردار ہے
نہ کھایا جاے۔ اور اگر بکری یا دوسرا کوئی جانور بیمار ہوکر ادنی
رمق تک پہنچ گیا۔ اور اوسمین مستقرہ حیات نرہی۔ پس وہ ذبح
کیا گیا تو حلال ہے۔ اور اگر بکری نے کوئی زہریلی بوٹی کھائی
اور اس سبب ادنی رمق تک پہنچگئی اور اوسحالتمین وہ ذبح کیگئی
پس وہ اصح الوجہین مین بعضون کے نزدیک حرام ہے۔ اور بعضو کے
نزدیک حلال ہے۔ اور اگر شکار مسلمان کے کتے سے بھاگا تو آگے سے
مجوسی نے پھیر کر کتے کے آگے کردیا اور مسلمان کے کتے نے مارا تو وہ حلال ہے
اسکی مثال ایسی ہے جسطرح مجوسی ایک بکریکو پکڑے اور مسلمان ذبح کرے

الرفيق والفاسق والحائض والجنب والمكرہ

وان اکرہ المجوسی او الاخرس الذی لہ

اشارۃ مفهمۃ وقبل ذبیحتہ مطلقا ولو ترك

من الحلقوم او المری شیئا یسیرا او مات

الحیوان فهو میت وکذا لو انتهی الی حركۃ

المذبوح فقطع المتروك ولو ذبح جملا او بقرۃ

او شاۃ او دجاجۃ او غیرها فهو علی اربعۃ

اوجه تحرك بعد الذبح وخرج منه دم مسفوح

او تحرك ولم یخرج بعد الذبح منه دم مسفوح

او خرج منه دم مسفوح ولم یتحرك ففی هذہ

الوجوہ الثلثۃ یحل لانہ وجد علامۃ الحیوۃ

اما دم مسفوح او حركۃ وفی الوجه الرابع

فهو اذا لم یتحرك ولم یخرج منه مسفوح

لا یحل لانہ لا یوجد فیه علامۃ الحیوۃ

ولو ذبح شاۃ فاضطربت او عدت ومات

حلت ولو اکلت البهیمۃ نباتا مضرۃ فصار

الی ادنی الرمق فذبحت حرمت والجنین

غلام - فاسق - حیض والی جنبی اور مکرہ کی ذبح درست

مسلمان ہو جو کسی جانور کو کسی مانع شرعی کیوجہ سے ذبح

نہیں کرنا چاہتا - اور کوئی دوسرا آدمی زبردستی سے ذبح

کرنے پر اوسکو مجبور کرتا ہے - اور وہ مجبور کرنیوالا اخواہ مسلمان

یا مجوسی - اور اوس گونگے کی ذبح بھی درست ہے جسکا اشارہ

سمجھ مین آئے - اور بعضون نے کہا ہے مطلق گونگے کی ذبح درست ہے

اوسکے اشارہ سمجھ مین آوین یا نہ آوین - اور ذبح کرنے والے نے

حلقوم سے یا مری سے کچھ تھوڑا سا حصہ بھی چھوڑ دیا اور اوسی حالت مین

حیوان مرگیا - یا مذبوح کی حرکت کو پہنچا تو اوس باقیماندہ کو کاٹ

کاٹا تو وہ جانور مردار ہے - اور کوئی شخص گائے یا بکری یا مرغی

یا غیر کو ذبح کرے تو اوسکی چار صورتین ہین یا وہ حیوان ذبح کے

بعد حرکت کریگا اور ذبح کا خون اوس سے جاری ہوگا - یا حرکت

کریگا - اور ذبح کا خون اوس سے نہ نکلیگا - یا ذبح کا خون اوس سے

نکلیگا اور حرکت نکریگا - پس ان تین صورتون مین حیوان

حلال ہے اسلئے کہ پائی گئی ہے علامت حیات کی اون دو امرون

مین کہ وہ خون ذبح - اور حرکت ہے - اور چوتھی وجہ یہ ہے کہ وہ

حیوان حرکت نکرے اور نہ اوس سے خون مسفوح نکلے حلال نہین اسلئے کہ

حیات کی علامت اوسمین پائی نہین گئی -

اگر بکری ذبح کی اور وہ لگی پاؤن مارنے لگی یا اٹھکر

دوڑ گئی اور مرگئی تو وہ حلال ہے -

اور اگر حیوان نے نبات مضرہ کھائی اور ادنے

رمق تک پہنچ گیا - اور اس حالت مین اوسکو ذبح کیا

تو وہ مردار ہے -

اور جو جنین -

الذی یوجد میتا فی بطن المذکاۃ حلال۔

فصل یحل میتۃ السمک والجراد فلا حاجۃ الی ذبحہما وان صادہما المجوسی وکذا الدود المتولد من الطعام کالخل والفاکھۃ اذا اکل معہ ولا ینبغی ان تقطع بعض السمکۃ وہی حیۃ فان فعل وابتلعہا حیۃ حل۔

فصل وان ارسل المسلم والمجوسی کلبین اوسہمین الی صید فان سبق کلب المسلم اوسہمہ فقتلہ او انہاہ الی حرکۃ المذبوح حل وان وجد العکس اوجرحاہ معًا اومرتبا ولم یدر ہف احدہما اولم یعلم ایہما قتلہ حرم ویجوز الاصطیاد بجوارح السباع والطیر والکلب والفہد والباز والشاہین فیحل ما جرحہ او اکلہ صاحبہ میتا اوفی حرکۃ المذبوح ویشترط کونہا معلمۃ والمعلمۃ ہو الذی یزجر بزجرہ وترسل بارسالہ ولا تاکل منہ وفی جوارح الطیور

کہ مذکات کے پیٹ میں مرا ہوا پایا جاوے وہ حلال ہے (یعنی ماں کو ذبح کرنے سے وہ بچہ اوسکے پیٹ کا بھی حلال ہو جاتا ہے)

فصل مچھلی اور ٹڈی مری ہوئی حلال ہے اگرچہ مجوسی نے انکو شکار کیا ہو انکے ذبح کی حاجت نہیں اور اسیطرح جو کیڑے طعام سے پیدا ہوتے ہیں مانند سرکہ اور میوہ کے مگر جب میوہ کیسا تھ کہائے جائیں تو حلال ہیں۔ اور یہ لائق نہیں کہ زندہ مچھلی سے کچھ ٹکڑا کاٹ کر کہا لیوے (بلکہ اول اوسکو مارنا چاہیئے پھر کہائی جاوے) اور اگر زندہ سے کچھ توڑ کر کہایا تو بھی حرام نہیں حلال ہے۔

فصل اگر مسلمان اور مجوسی نے شکار پر دو کتے چھوڑے یا تیر مارے پس مسلمان کا کتا یا تیر پہلے پہنچ گیا اور شکار کو مار لیا یا مذبوح کی حرکت تک پہنچا دیا تو وہ جانور حلال ہے اور اوسکے عکس اگر ہوا یا دونوں تیر برابر لگے یا ایک کے بعد دوسرا تیر لگا۔ یا اونمیں سے کوئی اپنے منہ میں اوس جانور کو لیکر بہاگ گیا۔ یا معلوم نہو کہ کس کتے نے ان دونوں میں سے شکار کو قتل کیا ہے۔ تو یہ جانور حرام ہے۔ جائز ہے شکار کرنا پھاڑنے والے جانوروں کے ساتھ۔ اور پھاڑنیوالے پرندوں کے ساتھ اور کتے اور چیتے اور باز اور شاہین کے ساتھ پس حلال ہے وہ جانور کہ اوسکو مجروح کریں یا اوسکا مالک شکار کو مرا ہوا یا مذبوح کی حرکت میں پاوے لیکن اسمیں یہ شرط ہے کہ یہ پھاڑنیوالے جانور تعلیم یافتہ ہوں اور تعلیم یافتہ وہ ہے کہ منع کرنیسے منع ہو جاوے اور چھوڑنے سے چھوٹے اور اپنا شکار کیا ہوا نہ کہاوے اور پرندہ جانوروں میں بھی یہی شرط ہے

[illegible]

كذالك ويحل ذبيحة المقدور عليه بكل محدودة بجرح من حديد او نحاس وذهب وخشب وقصب وحجر وزجاج دون سن وظفر۔

فصل مسئلة التفريق بين البهيمة وولدها بعد استغنائه عن اللبن جائز على الصحيح وبه قطع الجمهور قلت هذا الوجه شاذ فى منع التفريق بين البهيمة وولدها هو فى التفريق بغير الذبح واما ذبح احدهما فجائز بلاخلاف والله اعلم۔

فصل۔ لا يجوز للمسلم ان يهدى للكافر يوم النيروز والمهرجان وسائر ايام عيدهم وليس له ان يقبل منهم هدية فى هذه الايام ولا يجوز ان يبيع ويشترى ولا يعمل شيئا من اعمالهم لانه يتشبه بهم قال عليه السلام من تشبه بقوم فهو منهم فانه يصير كافرا بالله ويصير المرأة مطلقة وليس له وطيها

اور جس حیوان پر ذبح کی قدرت پائی جاوے اوسکو تیز چھری سے لوہیکی ہو یا تانبے کی یا سونیکی یا لکڑی تیز لکڑی یا تیز نئے یا تیز پتھر یا تیز کانچ سے ذبح کیا جاوے۔ دانت اور ناخن سے ذبح جائز نہیں چاہیے تیز بھی ہون۔

فصل چار پائے کے بچے کو اوسکی ماں سے جدا کر دینا جائز ہے جبکہ اُسکو دودہ کی حاجت نہ رہے یہ صحیح ہے اور جمہور نے یہ فیصلہ کر دیا ہے۔ مین کہتا ہون یہ حکم عام نہین کہ ہر جانور کے بچے شیرخوار کو جدا کیا جاوے اون دونون کی زندگی کی حالت مین ذبح سے تفریق کرنا بلاخلاف جائز ہے۔ واللہ اعلم۔

فصل

مسلمان کو جائز نہین کہ کافر کو نیروز اور مہرجان اور اونکی عیدون کے دنون مین ہدیہ بھیجے۔ اور ان دنون مین اونسے اسکو ہدیہ لینا بھی جائز نہین۔ اور خرید و فروخت یا اور کوئی چیز جو اونکے اعمال سے مشابہ ہے اون دنون مین نہ کرے اسلئے کہ اوس سے اونکے ساتھ مشابہت پیدا کرنی ہے اور نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو آدمی کسی قوم سے مشابہت پیدا کرے وہ اونہین مین سے ہے۔ پس مشابہت کرنیوالا کافر ہوجاوے گا۔ اور اوسکی عورت کو طلاق ہوجاویگی یا نکاح کرنے بغیر اوس کے ساتھ جماع نہین کرسکتا

ويجدد النكاح ويعيد الحج ان كان حاجا
وهكذا ان فعلت امرأته وانما يقبل الهدية
قبل هذه الايام او بعده ولا يجوز اجرة
تعليم الفاتحة والنكاح ويصير النكاح باطلا
لانه اباح الشيء الذي لم يحل له في طلب العقد
ولان النكاح من امور الدين ويحرم اخذ
الاجرة في ايجاب النكاح لمن يعقد النكاح و
ان انعقد فسخ وحكى ابن الصباغ ان الشيخ
ابا حامد والقاضي ابا الطيب قالا النكاح
فاسد والمأخوذ حرام والآخذ والدافع آثم
وقال ابو داؤد رحمة الله عليه ان تعيين اجرة
العقد حالة العقد حرام كذا حكى الشافعي رحمة
الله عليه في الام وبه قال ابو حنيفة واصحابه
رحمهم الله تعالى وكذا ذكر في هدايتهم في
باب الاحتساب وقال الشيخ ابو اسحق والمسعودي
وابو حامد والخراسانيون ان المأخوذ فيه
حرام بالاطلاق تعين او لم يتعين ورضي

اور اگر پہلے حج کرچکا ہے تو پھر از سر نو حج کرے
اور اسیطرح اگر کسیکی عورتنے یہ کام کیا تو اوسکا بھی یہی حال ہے
اور کافرون سے ان دنون کے آگے پیچھے ہدیہ لینا
جائز ہے اور ان مین سخت منع ہے ۔
نکاح باندھنے اور سورۂ فاتحہ پڑہانیکی اجرت جائز
نہین ۔ اور جس نکاح مین اجرت لیجاوے وہ نکاح باطل ہی
ہوجاتا ہے اسلئے کہ اوسنے ایسی چیز کو مباح کیا ۔ جو کہ
عقد کی طلب مین اوسکو حلال نہتی ۔ اور دوسری وجہ یہہ ہے
کہ نکاح دین کے کامون سے ہے ۔ اور حرام ہے اجرت لینا
نکاح کے ایجاب مین اوس شخص کو کہ جو نکاح باندہتا ہے
اجرت پر اگر عقد کیا تو فسخ ہوجاویگا ۔ ابن صباغ نے نقل کیا ہے
ابو حامد اور قاضی ابو الطیب سے کہ اونہوننے کہا ہے کہ یہ نکاح
فاسد ہے اور اجرت حرام ہے ۔ اور اجرت دینے اور لینے
والے دونون گنہگار ہین ۔
ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے عقد کی حالت مین نکاح کی
اجرت کا مقرر کرنا حرام ہے ۔ اسیطرح حضرت امام شافعی
رحمۃ اللہ تعالی نے اپنی کتاب ام مین نقل کیا ہے اور اسیطرح
کہا ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالی نے اور اونکے اصحاب نے بھی
اور اسیطرح حنفیونکے ہدایہ باب الاحتساب مین مذکور ہے ۔
اور کہا شیخ ابو اسحق اور مسعودی اور ابو حامد اور خراسانیون نے
کہ نکاح مین جو اجرت لیجاوے وہ مطلق حرام ہے معین ہو یا غیر معین
اور چاہے راضی بھی ہووے ۔

ودفع البه لانه مضطر وما دفع عند الاضطرار فحكمه كحكم المغصوب۔

فصل خص النبي صلى الله عليه وسلم من الواجبات بصلوة الضحى والاضحية والوتر والتهجد والسواك وتخيير نسائه بين فراقه واختياره واذا رغب في نكاح امرأة وهي خلية وجب عليها الاجابة ويحرم على غيره خطبتها وذات زوج وجب عليه طلاقها واذا دعى من في الصلوة وجب عليه اجابته ولا يبطل الصلوة وبوجوب المشاورة وازالة المنكر ومصابرة العدو وان كثر ووجب قضاء دين من مات من المسلمين معسرا ومن المحرمات بحرمة الصدقتين والزكوة على قربته بني هاشم وبني عبد المطلب ومواليهم وبحرمة رفع الصوت عليه وندائه وراء الحجرات وباسمه وخائنة الاعين بان يومي الى مباح على خلاف

اور اسکو دیدی ہو وے اسلیئے کہ یہ اس حالت میں مضطر ہے اور جو اضطرار کی حالت میں چیز دیجاوے وہ مغصوب کا حکم رکھتی ہے۔

فصل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان چند احکام میں مخصوص تھے آپ پر نماز چاشت اور قربانی اور نماز تہجد فرض تھی اور مسواک کرنا بھی ضرور تھا۔ اور مشتبہ عورتوں میں جدائی اختیار کرنا عوام پر واجب ہے آپ پر نہ تھا اسلیئے کہ آپکی سرشت میں غرور تکبر و عدالت تھی) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں یہ بھی تھا کہ جس غیر منکوحہ عورت سے آپ نکاح کرنا چاہیں تو اس عورت کو حکم ماننا واجب ہے اور جو خاوند والی عورت ہو تو اسکو خاوند کو طلاق دینا چاہیئے۔ اور دوسرے کو آپکی منگیتر عورت سے پیام بھیجنا ممنوع ہے۔ اور جسکو نماز میں بلائیں تو اسکو آنا واجب اور نماز اسکی باطل نہیں ہوتی۔ اور آپ پر مشورہ لینا واجب تھا اور بری بات کا مٹانا اور دشمن کی سختی پر صبر کرنا بھی واجب تھا گو وہ زیادہ ہی ہو۔ اور جو مسلمان تنگدست مرے تو اسکا قرضہ ادا کرنا بھی واجب تھا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ باتیں حرام تھیں صدقہ اور زکوٰۃ کا مال صرف آپ پر اور آپکے اقارب بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب پر بھی اور انکے غلاموں پر اور آپکو چلا کر پکارنا اور آپکو مکان کے باہر سے بلند آواز کرکے پکارنا اور آپکا نام لیکر پکارنا حرام تھا۔ اور چوری کی نگاہ سے اشارہ کرنا مباح۔

ما يظهر ويشعر بالحال والمن ليستكثر وان
يعطي شيئا ليأخذ اكثر وامساك كارهته
ونكاح الكتابية والامة المسلمة والتسري
بالكتابية وتحريم زوجاته اللاتي توفي عنهن
او دخل بهن على غيره ومن المباحات
بالوصال بين الصومين واخذ صفي المغنم
من جارية وغيرها لنفسه ويأخذ طعام
المحتاج وشرابه وعليه البذل وان يفدي
الشخص بمهجته اوغيرها واخذ خمس الخمس
من الفئ والغنيمة وجعل ارثه صدقة وان
يشهد ويقبل ويحكم لنفسه وولده ولا
ينقص وضوئه بالنوم۔

فصل اذا عزم على نكاح امراة يستحب
ان ينظر الى وجهها وكفيها ظهرا وبطنا
وان لم تاذن وله تكرير النظر ويحرم
نظر الفحل الى الاجنبية الكبيرة ويحل خطبة
الخلية عن النكاح والعدة ويحرم الخطبة

کیطرف خلاف ظاہر حال کے اور احسان جتانا اسطرح پر
کہ کچہ دیکر اوسکا بدلا بہت لیوین۔ اور مکروہ چیزون کا روک
رکہنا۔ اور نکاح کرنا کتابیہ سے یہ سب چیزین آپکو ممنوع
نہین۔ اور حرام ہونا لوگون پر نکاح آپکی ازواج مطہرات کا جو آپکے
بعد زندہ رہی ہین۔ یا جنکے ساتہ آپنے صحبت کی ہے۔ اور مباحات
سے آپکا خاصہ یہ ہے۔ دو روزون کے درمیان وصال
کرنا۔ اور غنیمت سے پسندیدہ چیز لونڈی وغیرہ کا آپنے
لیئے پسند کر لینا۔ اور محتاج کا طعام پانی لیکر اپنے طور سے
اوسپر خرچ کرنا۔ اور یہ کہ قربان کرے آدمی آپ پر اپنی جان
مال وغیرہ پیاری چیزین اور غنیمت کے خمس سے خمس لینا آپکو
اور جو مال آپکا وفات کے بعد رہجاوے اوسکا صدقہ ہونا اور
اپنے واسطے اور اپنی اولاد کے واسطے گواہی دینے اور حکم کرنا۔
اور انکو قبول بہی کرنا۔ اور نیند کے ساتہ آپکی وضو کا نہ ٹوٹنا

فصل

جب کوئی نکاح کا ارادہ کرے تو عورت کے منہ اور ہاتہون کو اندر باہر سے دیکہ لے۔ اگرچہ
عورت دیکہنے کا اذن نہ بہی دیوے تو بہی دیکہے اور اچہی طرح مکرر
نظرون سے اپنی تسلی کر لیوے۔ اور سوا نکاح کی غرض کے یون ہی
دیکہنا جوان مرد کا جوان عورت کو حرام ہے (اسیطرح ہاتہ
لگانا اسکو بہی سوا ضرورت یعنی فصد وغیرہ کے بہی بطریق اولے
ممنوع ہے) اور جو عورت عدت پوری کر چکی ہو۔ یا باکرہ
یا رانڈ ہو اوسکو منگنی کا پیغام بہیجنا درست ہے۔ اور حرام ہے منگنی کرنا

علی خطبۃ الغیر بغیر اذن ان علم صریح اجابۃ
المخبر ویستحب تقدیم الخطبۃ علی الخطبۃ والعقد
مثالہ ولو قال الولی اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ
وحدہٗ لا شریک لہٗ واشھد ان محمدًا عبدہٗ
ورسولہٗ۔ اللّٰھم انی تائب الیک من کل
ذنب اذنبتہ عمدًا او خطأً سرًّا او علانیۃ
واتوب الیک اللّٰھم تقبل توبتی واغفر
خطیئتی وخطیئتہ والذی اٰمنت باللّٰہ و
ملٰئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاٰخر و
القدر خیرہ وشرہ من اللّٰہ تعالٰی والبعث
بعد الموت ۔ بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ثم
بسم اللّٰہ والحمد للّٰہ والصلوٰۃ والسلام
علی رسولہ انہ خیر خلق اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم
وقال الزوج مثلہ ثم یقول صیغۃ العقود
وھو اذا کان ابًا یقول یا محمد زوجتک وانکحتک
بنتی عائشۃ بمہر مبلغہ مائۃ مثقال من ذھب
خالص مصری بوزن مھائم لہا مہرًا

دوسرے کی منگنی پر بغیر اذن اوسکے جبکہ صریح صاف طور پر
معلوم ہو جاوے تسلیم کرنا عورت کا پہلے پیغام کو۔
اور روا ہے تقدیم خطبہ کی منگنی اور نکاح پر مثال اوس خطبہ کے
اور اگر ولی کہے اشھد سے آخر تک جسکا ترجمہ یہ ہے
مین گواہی دیتا ہون کہ اللہ کے سوا لائق عبادت کے اور کوئی
نہین وہ اللہ تعالیٰ اکیلا ہے اوسکا ساجھی کوئی نہین اور
یہ بھی گواہی دیتا ہون کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکے بندے
اور رسول ہین یا اللہ مین رجوع کرتا ہون تیری طرف ہر
اوس گناہ سے جو کہ مین نے جان بوجھکر کیا ہے یا بھولکے
یا پوشیدہ یا ظاہر اور متوجہ ہوتا ہون مین تیری طرف یا اللہ
قبول کر میری توبہ اور معاف کر میرے گناہ میرے اور میرے
ان اپکے بھی اور مین ایمان لایا ہون ساتھ اللہ اور اوسکے
فرشتون اور کتابون اور پیغمبرون اور دن آخرت کے ساتھ اور تقدیر کی
بھلائی برائی پر اللہ کی طرف سے۔ اور ایمان لاتا ہون مُردون کے
جی اوٹھنے پر بعد مرنیکے بسم اللہ الرحمن الرحیم پھر بسم اللہ کے نام سے
شروع ہے اسکام کا اور سب طرح کی تعریف واسطے اللہ کے ہے
اور درود اور سلام اوسکے رسول پر کہ وہ خدا کی سب مخلوق
سے بہتر ہین اور خاوند بھی ایسا ہی کہے بعد اوسکے اوسی کے
الفاظ عقد کے تو اگر ولی باپ ہے تو کہے اے محمد مین نے نکاح کیا
کردی تمکو اپنی بیٹی عائشہ ساتھ مہر کے کہ اندازہ اوسکا
خاص تھری سونے کے سو مثقال ہے ساتھ وزن
مہائم کے یعنی خاوند کہے قبول کیا مین نے نکاح
اوسکا مجھے اس مذکور مہر کے ساتھ اور مین راضی
ہوا ہون اوس مہر کے ساتھ۔

ثم يقول الزوج قبلت نكاحها وتزويجها منك لي بهذا المهر المذكور ورضيت به وان كان الولي جدا فيقول زوجتك وانكحتك عائشة بنت قاسم بمهر مبلغه مائة مثقال من ذهب خالص مصري بوزن مكة لها مهرا ثم يقول الزوج قبلت نكاحها وتزويجها منك لي بهذا المهر المذكور ورضيت به وان كان ولي الزوجة اخا فيقول زوجتك وانكحتك اختي عائشة بمهر مبلغه مائة مثقال من ذهب خالص مصري بوزن مكة لها مهرا ويقول الزوج قبلت نكاحها وتزويجها لي منك بهذا المهر المذكور ورضيت به وان كان ولي الزوج ابا وولي الزوجة ايضا ابا فيقول ولي الزوجة لابي الزوج زوجت وانكحت بنتي فلانة لابنك فلان بمهر مبلغه مائة مثقال من ذهب خالص مصري بوزن مكة لها مهرا فيقول ابو الزوج

اور ولی اگر دادا ہے تو کہے کہ نکاح مین کردی مین نے تجکو عائشہ قاسم کی بیٹی پوتی اپنی ساتھ مہر کے کہ مبلغ اوسکا خالص شہری سو مثقال سونا ہے ساتھ وزن مکہ کے پھر زوج کہے قبول کیا مین نے نکاح اوسکا تجسے اس مہر مذکور کے ساتھ اور راضی ہوں مین ساتھ اوسکے ۔

اور اگر زوجہ کا ولی بھائی ہو تو کہے کہ نکاح مین کردی اپنی تجکو بہن اپنی عائشہ ساتھ مہر سو مثقال سونے شہری کے مکہ کے وزن کے ساتھ۔ اور خاوند کہے قبول کیا مین نے تجسے نکاح اوسکا ساتھ اس مہر مذکور کے اور راضی ہو مین ساتھ اسکے۔

اور اگر خاوند کا ولی باپ ہو۔ اور عورت کا ولی بھی باپ ہی ہو۔ عورت کا ولی خاوند کے باپ کو کہے کہ نکاح مین کردی مین نے بیٹی اپنی فلان تیرے بیٹے فلان کو ساتھ مہر کے کہ اندازہ اوس کا خالص شہری سو مثقال سونا ہے مکہ کے وزن کے ساتھ۔ پس خاوند کا باپ کہے ۔

قلت نکاحها وتزویجها منك لابني فلان
بهذا المهر المذکور ورضیت به وان کان الزوج
صغیرا وکان ولي الزوج اخا وولي الزوجة
ابا فیقول ابو الزوجة لاخ الزوج زوجت
وانکحت بنتي عائشة لاخیك فلان بمهر
مبلغه مائة مثقال من ذهب خالص مصري
بوزن مهائم لها مهرا فیقول اخ الزوج
قبلت نکاحها وتزویجها منك لاخي فلان
بهذا المهر المذکور ورضیت به وان کان
ولي الزوج جدا وولي الزوجة ابا فیقول
ابو الزوجة زوجت وانکحت بنتي فلانة
من ابنك فلان بمهر مبلغه کذا وکذا
الی آخره فیقول جد الزوج قبلت نکاحها
وتزویجها منك لابن ابني فلان بمهر المذکور
ورضیت به وان کان ولي الزوجة جدا
وولي الزوج ابا فیقول جد الزوجة زوجت
وانکحت فلانة بنت ابني فلان من ابنك

کہ قبول کیا مے نکاح اوسکا واسطے بیٹے اپنے فلان
کے ساتھ اس مہر مذکور کے اور راضی ہوں میں ساتھ
اسکے اور اگر زوج نابالغ ہو۔ اور اوسکا ولی بھائی ہو اور
زوجہ کا ولی باپ ہو تو کہے زوجہ کا باپ زوج کے بھائی کو۔
نکاح میں کر دی میں نے بیٹی اپنی عائشہ تیرے
بھائی فلان کو ساتھ مہر سو مثقال سونے خالص مصری کے
ساتھ وزن حاتم کے اور کہے زوج کا بھائی قبول کیا
میں نے نکاح اوسکا اپنے بھائی فلان کے واسطے ساتھ
اس مہر مذکور کے اور راضی ہوں میں ساتھ اسکے۔
اور اگر زوج کا ولی دادا ہوئے اور زوجہ کا
ولی باپ تو زوجہ کا باپ کہے نکاح میں کر دی میں نے
اپنی فلان بیٹی تیرے فلان بیٹے کو ساتھ اتنے اتنے
مہر کے آخر تک۔ اور کہے زوج کا دادا قبول کیا میں نے
نکاح اوسکا واسطے پوتے اپنے فلان کے ساتھ مہر
مذکور کے اور راضی ہوں میں ساتھ اسکے۔
اور اگر ہوئے ولی زوجہ کا دادا اور زوج کا
ولی باپ تو کہے زوجہ کا دادا نکاح میں کر دی
میں نے اپنے فلان بیٹے کی بیٹی تیرے بیٹے فلانکو

فلان بمهر مبلغه كذا وكذا الى آخره فيقول
ابو الزوج قبلت نكاحها وتزويجها منك
لابني فلان بهذا المهر المذكور ورضيت به
وان كانا جدين فيقول جد الزوجة زوجت
وانكحت فلانة بنت ابني فلان لابن ابنك
فلان بمهر مبلغه كذا وكذا فيقول جد الزوج
قبلت نكاحها وتزويجها منك لابن ابني فلان
بمهر المذكور ورضيت به وان كان الولي غيرهم
من الاولياء من العصبة فيقول زوجتك
وانكحتك موليتي فلانة بنت فلان بكذا
وكذا الى آخره فيقول الزوج قبلت نكاحها
وتزويجها منك لي بمهر كذا وكذا وان كان
ولي الزوجة وكيلا فيقول زوجتك و
انكحتك فلانة موكلتي بمهر مبلغه كذا وكذا
الى آخره فيقول الزوج قبلت نكاحها وتزويجها
منك لي بهذا المهر المذكور ورضيت به
وان كان وكيل ابو الزوجة فيقول للزوج

مہر اتنے اتنے کے ساتھ اور کہے خاوند کا باپ قبول کیا
مین نے تجھسے نکاح اوسکا اپنے فلان بیٹے کے واسطے ساتھ
اس مذکور مہر کے اور راضی ہون مین اسپر۔
اور اگر والی مرد وعورت دونون کے دادے ہوین
تو کہے عورت کا دادا نکاح مین کر دی مین نے پوتی اپنی فلان
بیٹے کی لڑکی تیرے بیٹے کے بیٹے کے ساتھ اتنے اتنے مہر کے۔
اور کہے خاوند کا دادا کہ قبول کیا مین نے
تجھسے نکاح اوسکا واسطے پوتے اپنے فلان بن فلان
کے ساتھ اس مہر مذکور کے اور راضی ہوئین اسپر۔
اور اگر ولی الکے اور ہوویں عصبہ سے تو کہے وہ ولی
نکاح مین کر دی مین نے تمکو فلانی بنت فلان جسکا ولی ہون مین
اتنے اتنے مہر کے ساتھ۔
اور کہے خاوند قبول کیا مین نے نکاح اوسکا تجھسے
اپنے لئے ساتھ مہر اتنے اتنے کے۔ اور زوجہ کا ولی اگر وکیل ہے تو کہے
نکاح مین کر دی مین نے تمکو فلانی جسکا وکیل ہون مین ساتھ مہر اتنے اتنے کے
اور کہے خاوند قبول کیا مین نے تجھسے نکاح اوسکا ساتھ
مہر مذکور کے اور اسپر راضی ہوئین۔ اور عورت کے باپ کا وکیل

دیتی ہے اسی طرح کہ [illegible]

زوجتك وانكحتك فلانة بنت موكلي فلان بمهر مبلغه كذا وكذا الى اخره فيقول الزوج قبلت نكاحها وتزويجها منك لي بهذا المهر المذكور ورضيت به ووكيل جد الزوجة يقول للزوج زوجتك وانكحتك فلانة بنت ابن موكلي فلان بمهر كذا وكذا فيقول الزوج قبلت نكاحها وتزويجها منك لي بهذا المهر المذكور ورضيت به۔

فصل انما يصح النكاح بلفظ التزويج او الانكاح كقول الولي زوجتك وانكحتك ويقول الزوج قبلت نكاحها وتزويجها ولا يصح تعليق الايجاب والقبول ولا يصح النكاح الا بحضور الشاهدين بصفة الاسلام والحرية والذكورة والعدالة والسمع والبصر ولا تزوج المرأة نفسها بحال وان اذن لها وليها ولا غيرها ولا يقبل النكاح لاحد و للاب والجد تزويج البكر صغيرة او كبيرة

اور کہے زوج کہ قبول کیا مین نے تجسے نکاح اوسکا ساتہ مہر مذکور کے اور مین اسپر راضی ہون۔ اور زوجہ کے دادے کا وکیل اسطرح کہے نکاح مین کر دی مین نے تمکو فلان جو کہ بیٹی ہے اس شخص کے بیٹے کی جسکا مین وکیل ہون ساتہ مہر اتنے اتنے کے۔

اور خاوند کہے قبول کیا مین نے تجسے نکاح اوسکا اپنے لئے ساتہ اس مہر مذکور کے اور راضی ہوئین اسپر۔

فصل درست ہوتا ہے نکاح ساتہ لفظ تزویج اور نکاح کے مثال اسکی یہ ہے کہ ولی کہے کہ تزویج کر دی مین نے تمکو یا یہ کہے کہ نکاح مین دی مین نے تمکو فلان۔ اور خاوند کہے کہ قبول کیا مین نے نکاح اوسکا یا تزویج اوسکی۔ اور جائز نہین معلق کرنا ایجاب اور قبول کا۔

اور صحیح نہین ہوتا نکاح مگر وقت حاضر ہونے دو گواہون کے کہ وہ اسلام اور آزادی اور ذکورة اور عدالت اور سمع اور بصر کے ساتہ موصوف ہو وین۔

اور عورت خود بخود اپنے نفس کو کسی حال مین نکاح نہین کر سکتی۔ اگرچہ ولی اذن بہی اوسکو دیدیوے۔ اور کسی دوسری عورت کا نکاح بہی نہین کرا سکتی۔

اور وہ نکاح جو ولی کے بغیر ہووے شرعاً قبول نہو گا۔ (لیکن بسبب دخول کے مہر مثل ادا کرنا لازم ہوگا) اور باپ دادے کو اختیار ہے کہ باکرہ صغیرہ اور کبیرہ کا نکاح کرا دین۔

بغیر اذنہا لکن یستحب اذن البالغۃ ویسن لہما تزویج الموطوئۃ تغیر اذنہا وان کانت الموطوءۃ صغیرۃ انتظر بلوغہا ولیس لغیر الاب والجد تزویج الصغیرۃ بحال ولہم تزویج البالغۃ بصریح الاذن فی الثیبۃ وسکوت البکر۔

فصل یقدم من الاولیاء الاب ثم ابوہ وان علا ثم الاخ لابوین ثم الاب ثم ابنہما کذا ثم العم ثم ابنہ کذا ثم سائر العصبات بترتیب الارث ولا ولایۃ للفرع الا ان یکون ابن ابن عم او قاضیا او معتقا فان لم یجد المعتق وعصباتہ زوج السلطان او نائبہ کالقاضی وکذلک عند عزل الولی وانما یحصل العزل اذا دعت البالغۃ العاقلۃ الی کفو فامتنع ولو عینت کفوا واراد الاب والجد غیرہ اجیب دونہا ولا ولایۃ لرقیق وصبی ومجنون بسفر فان کان بالاقرب بعض ہذہ الصفات فالولایۃ للابعد والاغماء ان لم یدم غالبا

اور بغیر دریافت کرنے اذن اونکے کے نکاح کردیوین لیکن بالغہ سے اذن مانگنا مستحب ہے۔ اور مسنون ہے واسطے اونکے یعنی باپ داداکے نکاح کرا دینا موطوئہ کا بغیر دریافت کرنے اذن اوسکے۔ اور اگر موطوئہ چھوٹی ہو تو اوسکے بلوغت کی انتظاری کیجاوے۔ اور باقی اولیا ونکا سوا باپ دادا کے نکاح کرا دینا چھوٹی چھوکری کا کسی صورت مین درست نہین۔ ہان البتہ اونکو نکاح کرا دینا بالغہ کا درست ہے۔ اگر بالغہ رانڈ یعنی بیوہ ہے تو صریح اذن اوسکا ہونا چاہیے۔ اور اگر کنواری ہے تو سکوت اوسکا اذن ہے

فصل مقدم کیا جاوے اولیا مین سے باپ پھر دادا پھر پردادا۔ اسیطرح اوپر تک اگر یہ نہوین تو سگا بھائی جو ماں باپ سے ہو۔ اور اگر یہ بھی نہو تو وہ بھائی جو کہ باپ سے ہووے۔ اور اگر یہ بھی نہو وین تو انکے بیٹے۔ اور اگر یہ بھی نہو وین تو چچا پھر چچا کا بیٹا پھر باقی عصبی ساتھ ترتیب ارث کے۔ اور فرع کے لیے ولایت نہین مگر چچا کے بیٹے کا بیٹا ہو تو وہ ولی ہوسکتا ہے۔ یا قاضی یا آزاد کرنے والا۔ اگر آزاد کرنے والا اور اوسکے عصبے ملین تو سلطان یا نائب اوسکا مانند قاضی وغیرہ کے نکاح کرادے اور اسیطرح سلطان یا نائب اوسکا نکاح کرادے وقت معزول ہونے ولی کے۔ اور ولی اوسوقت معزول ہوتا ہے کہ بلاوے بالغہ عاقلہ اوسکو عورت طرف کفو اپنے کے واسطے انعقاد نکاح کے اور ولی انکار کرے اور عورت نے اگر ایک مرد اپنے کفو کا معین کیا۔ اور باپ دادا نے کوئی غیر آدمی جو عورت کے کفو کا ہے تجویز کیا تو منظور ہوگا۔ اور غلام اور صبی اور مجنون کو ولایت نہین پس اگر باپ مین صفات مذکورہ مین سے کچھ ہو تو ولایت واسطے ابعد یعنی دادا پردادا کے اوپر تک ہے۔ اور بیہوشی اگر غالبا دائم نہو

انظر والعمی لایدح خلاف الفسق وان نکح بغیر اذن الولی لم یصح واذا احرم الولی زوج السلطان وکذا ان غاب الاقرب مسافة القصر وفی دونها راجع واذا اجتمع اولیاء فی درجة استحسان یزوجها افقههم واسنهم برضاء الباقین فان تساحوا اقرع بینهم۔

فصل خصال الکفائة منها السلامة من العیوب المثبتة للخیار فمن به بعضها لیس کفو للسلیمة ومنها النسب فالعجمی لیس کفو العربیة ومنها الحریة فالرقیق لیس کفو الحرة والعتیق لیس کفو للحرة الاصلیة ومنها العفة فالفاسق لیس کفو العفیفة ومنها الحرفة فاصحاب الحرفة الدنیة کالکناس والحجام وقیم الحمام والحارس والراعی لیس کفو لابنة الخیاط وان الخیاط لا یکافی لابنة التاجر والبزاز ولا هما لابنة العالم والقاضی۔

فصل نکاح العبد بغیر اذن سیدہ باطل

انظار کیا جائیگی۔ اور نابینائی ولایت میں مضر نہیں کرتی بخلاف فسق کے اور ولی کے اذن کے بغیر نکاح کیا تو صحیح نہوگا۔ اور ولی جب محروم ہو جاوے تو سلطان نکاح کرا دیوے اور یہی حکم ہے جبکہ اقرب ولی سفر کی مسافت پر غائب ہو تو ابعد ولیا نکاح کرا دیوین اور قصر کی مسافت سے کم مسافت پر اگر ولی غائب ہے تو واپسی تک اسکی انتظاری کی جاوے اور جب جمع ہو جائیں اولیا ایک درجہ میں تو مستحب ہے کہ زیادہ عالم اور زیادہ عمر والا اونمیں سبکی رضا لیکر نکاح کرا دیوے اگر جھگڑا کرین تو اونمین قرعہ ڈالکر فیصلہ کر لیوین۔

فصل کفو کے خصائل میں سے ایک یہ ہے کہ سلامت ہو اون عیبون سے جو کہ خیار کو ثابت کرنے والے ہیں پس جسمین بعض عیوب مذکورہ ہوں وہ مرد اوس عورت کا جو کہ ان عیبوں سے پاک ہے کفو نہیں ہو سکتا۔ کفو کے خصائل سے دوسری خصلت نسب ہے پس عجمی عربیہ عورت کا کفو نہیں ہو سکتا اور تیسری خصلت آزادی ہے پس غلام آزاد عورت کا کفو نہیں ہو سکتا۔ اور آزاد کیا ہوا غلام (اگرچہ بالفعل آزاد ہے لیکن) اس عورت کا جو کہ اصل آزاد ہے کفو نہیں ہو سکتا۔ اور چوتھی خصلت عفت اور پارسائی ہے پس فاسق مرد ایک پارسا عورت کا کفو نہیں ہو سکتا۔ اور پانچویں خصلت حرفہ ہے پس ذلیل پیشہ والے شریف پیشہ والی کا کفو نہیں ہو سکتے جیسا کہ جاروب کش اور حجام اور حمامی اور چوکیدار اور بکریاں چرانیوالا درزی کی بیٹی کا کفو نہیں اور درزی کا بیٹا سوداگر کی بیٹی کا کفو نہیں۔ اور تاجر و بزاز کا بیٹا عالم و قاضی کی بیٹی کا کفو نہیں۔

فصل غلام کا نکاح اپنے مالک کے اذن کے بغیر باطل ہے

وباذنه صحیح ولیس للسید اجباره علی النکاح
وله اجبارها علی ای صفة وللاب والجد تزویج
الامة الصغیرة بالمصلحة وامة الکبیرة حیث
یجوز لها تزویجها۔

فصل ویحرم من النسب والرضاع التی ذکرهن
بنص القرآن : حُرِّمَتْ عَلَیْکُمْ اُمَّهَاتُکُمْ وَبَنَاتُکُمْ
وَاَخَوَاتُکُمْ وَعَمَّاتُکُمْ وَخَالَاتُکُمْ وَبَنَاتُ الْاَخِ
وَبَنَاتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهَاتُکُمُ اللَّاتِی اَرْضَعْنَکُمْ
وَاَخَوَاتُکُمْ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهَاتُ نِسَائِکُمْ
وَرَبَائِبُکُمُ الَّتِی فِی حُجُورِکُمْ مِنْ نِسَائِکُمُ اللَّاتِی
دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَاِنْ لَمْ تَکُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ
فَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ وَحَلَائِلُ اَبْنَائِکُمُ الَّذِینَ
مِنْ اَصْلَابِکُمْ وَاَنْ تَجْمَعُوا بَیْنَ الْاُخْتَیْنِ اِلَّا
مَا قَدْ سَلَفَ اِنَّ اللّٰهَ کَانَ غَفُورًا رَحِیمًا

ولا یحرم ام الاخ من الرضاع وجدة الولد
واخته من الرضاع ویحرم ولد الزنا علی الام
دون الاب ولا یجوز نکاح امة الغیر وتحته

اور مالک کے اذن کے ساتھ صحیح ہے اور مالک کو غلام پر
نکاح کے واسطے جبر کرنیکا حق نہین - اور لونڈیکو نکاح کرادینے پر
مالک کو جبر کرنیکا حق ہے - اور چھوٹی لونڈی کے باپ دادیکو
واسطے مصلحت کے نکاح کرا دینے کا استحقاق ہے - اور ایسی طرح
بڑی لونڈی کو جہان تجویز کرے نکاح کراسکتا ہے -

فصل اور حرام ہے نسب اور رضاع سے نکاح مین انا
ان عورتون کا جنکا خدا تعالے نے اس نص قرآن مین ذکر فرمایا ہے
کہ حرام ہوئی ہین تمپر تمہاری مائین اور تمہاری بیٹیان اور
بہنین - اور پھوپیان - اور خالائین - اور بہائی کی بیٹیان
اور بہن کی بیٹیان اور جن ماؤن نے تمکو دودہ پلایا اور
دودہ شریک بہنین - اور تمہاری عورتون کی مائین - اور
اونکی بیٹیان جو تمہاری پرورش مین ہین - جن عورتون سے
تمنے صحبت کی - پھر اگر تمنے صحبت نہین کی تو تمپر گناہ نہین
اور تمہارے بیٹون کی عورتین - وہ بیٹے جو کہ تمہاری
پشت سے ہین - اور یہ کہ اکٹھا کرو دو بہنین مگر جو آگے ہو چکا
اللہ بخشنے والا مہربان ہے -

رضاعی بہائی کی حقیقی مان اور بیٹے کی رضاعی دادی
اور اوسکی رضاعی بہن حرام نہین -

اور حرام ہے زنا کے بیٹے کو نکاح کرنا اپنی مان کے ساتھ
اور زنا کی بیٹی باپ کو نکاح کرلینی جائز ہے -

اور جائز نہین نکاح کرنا غیر کی لونڈی سے اوس
حالت مین کہ اوسکے نکاح مین آزاد عورت موجود ہو -

حرة واذا اسلم الزوجان معاً استمر النكاح

فصل يقع الطلاق من كل زوج مكلف مختار ولو سكران ويقع الطلاق بلفظ الصريح بغير نية وبالكناية مع النية وصريحه طلقتك وانتِ طالقٌ ومطلقة والكناية نحو اطلقكِ وانتِ مطلقة واذهبي وابعدي وبترجمتها بسائر اللغات وان اشتهر لفظ بالطلاق مثل حلال الله على حرام او حرام الله على حلال الحق بالصريح ولو قال انتِ على حرام او حرمتك ونوى الطلاق او الظهار انت على كظهر امي حصل ما نواه وان قال القائل لامته انتِ على حرام او حرمتك ونوى العتق عتقت والا فعليه كفارة اليمين وقوله هذه العبد او الطعام او الثوب على حرام لغو ويشترط اقتران النية باول الكناية مسنداً امره الى آخرها واشارة الناطق بالطلاق لغو ومن الاخرس معتبرة في كل عقد وحل ولو قال

اور جب خاوند جورو دونون ساتھ ہی اسلام لائیں تو نکاح پہلا ہی ثابت رہتا ہے (تجدید نکاح کی ضرورت نہیں)۔

فصل صحیح ہوجاتی ہے طلاق ہر زوج بالغ مختار سے اگرچہ بیہوشی میں دیوے۔ اور صحیح ہوتی ہے طلاق صریح اور صاف لفظ کے ساتھ بغیر نیت کے اور نیت کے ساتھ کنایتاً لفظ بولنے سے بھی طلاق ہوجاتی ہے۔ اور صریح الفاظ طلاق کے یہ ہیں طَلَّقْتُكِ وَاَنْتِ طَالِقٌ وَمُطَلَّقَةٌ یعنے طلاق کیا میں نے تجکو اور تو طلاق ہے اور مطلقہ ہے اور کنایۃً الفاظ یہ ہیں اُطَلِّقُكِ وَاَنْتِ مُطَلَّقَةٌ وَاذْهَبِي وَابْعَدِي یعنے طلاق کرتا ہوں میں تجکو اور تو طلاق ہے اور چلی جا اور دور ہوجا۔ یہ عربی الفاظ بولے یا انکا ترجمہ دوسری زبانوں میں ادا کرے اور اگر کوئی لفظ مشہور ہوجاوے طلاق کے ساتھ جیسے کہے کہ اللہ کا حلال مجھپر حرام ہے یا حرام اللہ کا مجھپر حلال ہے تو یہ لفظ صریح طلاق کے ساتھ ملحق ہوگا۔ اور اگر کہے انت علی حرام یعنی تو مجھپر حرام ہے یا کہے حرمتک میں نے تجکو اپنے نفس پر حرام کیا اور اوسمیں طلاق کی نیت کری یا ظہار کی نیت سے عورت کو کہے انت علی کظہر امی یعنی تو مجھپر مانند پیٹھ ماں کے ہے تو اوسکی نیت کے موافق حکم ہوجاویگا۔ اور اگر کسی نے لونڈی کو کہا کہ تو مجھپر حرام ہے یا ایسا کہے میں نے تجکو حرام کردیا اور اس کہنے میں آزاد کرنیکی نیت رکھتا ہو تو وہ لونڈی آزاد ہوجاویگی۔ اور اگر آزاد کرنیکی نیت نہ تھی تو کفارہ قسم کا دیوے۔ اور اگر ایسا کہدیا کہ یہ غلام یا طعام یا کپڑا مجھپر حرام ہے تو یہ لغو ہے اور شرط ہے ملانا نیت کا اول کنایت کے ساتھ کہ اوسی قصد کو ملا رکھے آخر کلام تک۔ اور اشارہ ناطق کا طلاق کے ساتھ لغو ہے۔ (یعنی جو بات کرسکتا ہو وہ اشارے سے طلاق دیوے تو واقع نہوگی) اور گونگے کا اشارہ

جزءك او بعضك او يدك او شعرك او ظفرك
او دمك طالق وقع الطلاق لا ان اشار الى
ريق وعرق ومنى ولا يقع طلاق الاكراه
وشروط الاكراه عدم قدرة المكره
عن الدفع بهرب او غيره فظن ايقاع ما هدد به
لو امتنع فيحصل الاكراه بضرب شديد و
تخويف وحبس واتلاف مال ونحوها
ولو تلفظ بالطلاق وادعى الاكراه لم يقبل
في الظاهر الا بقرينة كالحبس والموكل ونحوهما

فصل اذا علق الطلاق باكل رمانة
او رغيف فاكلت وابقت شيئا وان قل لم
تطلق وينفذ الطلاق في مرض الموت كما
يقع في صحته وان كتب الناطق الطلاق
وقع وان كتب الناطق والاخرس اذا
بلغك كتابي فانت طالق طلقت بوصوله
اليها ومن شرب ما يزيل العقل متعديا
نفذ طلاقه ويملك الحر ثلثا والعبد اثنين

آور اگر ایسا کہے کہ تیرے جزو یا بعض تیرا یا ہاتھ تیرا یا بال
تیرے یا ناخن تیرے یا خون تیرا طلاق ہے تو طلاق واقع
ہوجائیگی۔ اور اگر اشارہ طرف تھوک یا پسینے یا منی کے کرے
تو طلاق واقع نہوگی۔ اور اکراہ (زبردستی) کی طلاق
واقع نہین ہوتی۔ آور اکراہ کے شروط سے عدم قدرت
مکرہ کے دفع کرنے سے بہاگ کر یا غیر کسی اور طرح سے
پس گمان کرے مکرہ واقع ہونا اوس ضرر کا کہ جس سے
ڈرایا جاتا ہے نہ ماننے سے اور حاصل ہوتا ہے اکراہ
ساتھ ضرب شدید اور تخویف اور قید اور اتلاف مال کے
یا مثل انکے۔ اور اگر کسی نے تلفظ طلاق کا کیا اور بعد اسکے
اکراہ کا دعوی کیا تو ظاہر مذہب مین اوسکا قول سوا
کسی قرینے مثل قید ہونے اور موکل ہونے کے قبول نکیا
جائیگا۔

فصل

جب طلاق کو معلق کرے ساتھ کہانے انار یا روٹی کے
پس عورت نے کچہ کہایا اور کچہ چہوڑ دیا۔ اگرچہ وہ چہوڑا
ہوا تھوڑا ہی ہو تو طلاق واقع نہوگی۔ اور واقع ہوجاتی
ہے طلاق مرض موت مین جسطرح کہ صحت مین واقع
ہوتی ہے۔

اور اگر ناطق نے لکھی طلاق تو واقع ہوجائیگی۔ اور اگر ناطق
اور گونگے نے اپنی عورت کو یہ کہا کہ جسوقت تجکو میرا خط پہنچے تو
طلاق ہے۔ پس اوس خط کے رسول ہونیکے ساتھ ہی طلاق
ہوجائیگی۔ اور جسنے سرکشی سے عقل زائل کرنیوالی چیز پی
لی ہو جاری ہوجائیگی طلاق اوسکی۔
اور مالک ہے آزاد تین طلاقون کا اور غلام دو طلاقون کا

فصل تجب شهادة الحسبة فيما تمحض حق الله تعالى أو له فيه موكد كالطلاق والعتاق والعفو عن القصاص وبقاء العدة وانقضائها والنسب ومتى حكم الحاكم بشهادة اثنين ثم بانا كافرين او عبدين او صبيين او فاسقين نقض حكمه۔

فصل انما تجب العدة بالوطي ولو من صبي خصي وبادخال المني وان تيقن براءة الرحم فعدة الحرة ثلثة اقراء اي اطهار فعدة الامة وام الولد والمكاتبة ومن بعضها حر قرءان فان طلقت في الطهر قبل الجماع او بعده انقضت العدة بالشروع في الحيض الرابعة وعدة الحرة الآئسة التي لم تحض اصلا فعدتها ثلثة اشهر والامة الآئسة التي لم تحض فعدتها شهر ونصف وشهرها ثلثون يوما وعدة الحامل حرة وغيرها بوضع تمام حمل ولو ميتا

فصل

واجب ہے شہادت ان معاملات میں کہ جس میں محض حقوق اللہ کے ہیں اور ایسی ہیں کہ جہاں حق تاکیدی ہو جیسا کہ طلاق اور آزادی غلام کی اور قصاص سے معافی اور عدت کا باقی رہنا اور اوسکا تمام ہو جانا اور نسب اور جب فیصلہ کرے حاکم دو مردوں کی گواہی پر بعد اوسکے معلوم ہووے کہ وہ کافر یا غلام یا نابالغ یا فاسق تھے تو باطل ہوگا حکم اوسکا۔

فصل

ف۱ واجب ہوتی ہے عدت وطی کے ساتھ اگرچہ نابالغ اخصی سے اور ساتھ داخل کرنے منی کے اور ساتھ یقین ہونے برات رحم پس آزاد عورت تین قرا یعنی تین پاکیاں اور لونڈی اور ام ولد اور مکاتبہ اور جسمیں کوئی جزو غلامی کے سو دو پاکیاں عدت گذارے۔

ف۲ اور اگر طہر میں قبل جماع یا بعد اوسکے طلاق کیجائے تو چوتھی حیض میں مدت شروع ہونے سے عدت پوری کرے۔ اور آزاد جو حیض آنے سے بالکل ناامید ہو اوسکی عدت تین مہینے ہیں۔ اور لونڈی جو کہ حیض آنے سے ناامید ہے اوسکی عدت ڈیڑھ مہینا ہے۔ اور ہر مہینا میں ۳۰ دن کا شمار کیا جائیگا۔ اور حاملہ آزاد عورت یا غیر آزاد بچہ پیدا ہونے تک عدت گذارے اگرچہ وہ بچہ میت ہی ہو۔

ویوضع التوامین دون احدھما ومتی
تخلل بینہما دون ستۃ اشھر فھما توامان و
تنقضی بوضع مضغۃ فیہا صورۃ او لم تکن
الصورۃ او قالت القوابل انہا اصل آدمی
دون علقۃ۔

فصل یجب علی المرأۃ الاحداد وھو ترک
التزیین فی عدۃ الوفاۃ دون الرجعیۃ
ویستحب فی البائن فیحرم التزیین بلبس
المصبوغ وان کان خشنا ویحرم التحلی بالذھب
والفضۃ واللالی والتطیب ودھن الراس
والاکتحال بالاثمد وبالسواد لا للرمد لیلا
ویمسح نہارا ویجوز لہا التجمل بالفراش
والاثاث والتنظیف بغسل الراس وقلم
الاظفار وازالۃ الاوساخ والامشاط واذا
انقضت العدۃ جاز لہا التزویج ولہا
الاحداد علی غیر الزوج بثلثۃ ایام
ویحرم الزیادۃ ویجب السکنی

اور ساتھ پیدا ہونے دو بچون کے جبکے حمل مین دو بچے
ہون تو ایک کے پیدا ہونے سے اوسکی عدت پوری نہین
ہوتی۔ اور جب ان دو بچون مین کم چھ مہینون کے تخلل
ہو جائے تو وہ توامان ہی سمجھے جائینگے۔
اور مضغہ مصورہ یا غیر مصورہ کے وضع سے بہی عدت
پوری ہو جاتی ہے۔ اور دائی کے اس کہنے پر کہ اس
گرے ہوئے کا اصل آدمی تہا۔ عدت پوری ہو جاتی ہے
اور علقہ کے گرنے پر عدت پوری نہین ہوتی۔

فصل

واجب ہے عورت پر عدت وفات مین سوگ کرنا اور وہ زینت کا
ترک کرنا ہے۔ اور طلاق رجعیہ مین سوگ کرنا نہین لیکن
طلاق بائن مین مستحب ہے۔ پس حرام ہے زینت کرنی
ساتھ رنگدار لباس کے۔ اگرچہ وہ لباس موٹا ہی ہو اور
حرام ہے سونے چاندی موتیون کا زیور پہننا۔ اور خوشبو لگانی
اور سر مین تیل لگانا اور سرمہ اور کاجل لگانا بہی ممنوع ہے لیکن
اگر آنکہون کے دُکہنے کے سبب رات کو لگا کر دن کو پونچہ ڈالے
تو جائز ہے۔ اور عورت کو سنگہار کرنا ساتھ فراش اور
اثاث بیت کے اور ساتھ دہونے سر اور ناخن کاٹنے اور میل دور
کرنے اور کنگہی کرنا بالون کے جائز ہے۔
اور جب پوری ہو جاوے عدت تو جائز ہے عورت کو
نکاح کرنا۔ اور خاوند کے سوا اقارب پر عورت کو فقط تین
دن سوگ کرنا جائز ہے تین دن سے زیادہ سوگ حرام ہے

للمعتدة من طلاق ولو بائنا وعن
فسخ ووفاة اولعان ولو اعتق مستولدته فله
ان يزوجها من غير استبراء
تم الكتاب بحمد الله
الوهاب

اور عدت والی عورت کو اگرچہ طلاق بائنہ میں ہی ہو
یا فسخ نکاح یا وفات کی عدت میں ہو۔ یا لعان کی
عدت میں ہو۔ عدت تمام کرنے تک مکان رہنے کا
دینا واجب ہے۔ اور اگر مستولدہ کو آزاد
کیا تو بغیر بری کرنے عدت کے
اس سے نکاح کر سکتا ہے
تمام ہوئی کتاب بحمد اللہ
الرب

خاتمة الطبع

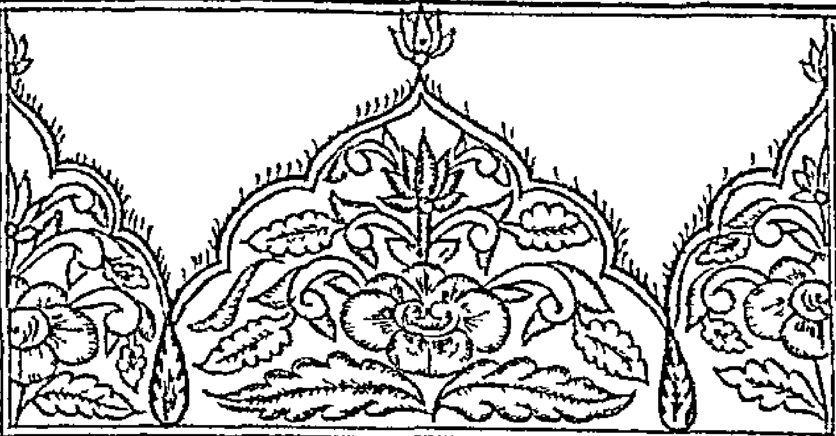
الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

از تو الیف مولانا عالم ربانی فاضل حقانی کشاف رموز قرآنی جناب مولوی
ابو محمد عبد الحق صاحب مفسر تفسیر حقانی سلمہ اللہ تعالیٰ و ابقاہ الیٰ غایۃ ما یتمناہ



حسب فرمایش جناب فیضمآب بدر الدین بن عبد اللہ صاحب قور و بہ تصحیح جناب
فاضل اجل عالم باعمل مولانا ابو محمد عبد العزیز صاحب مترجم کتاب فقہ مخدومی سلمہ اللہ تعالیٰ

در مطبع گلزار حسنی واقع معمورہ بمبئی طبع شد



بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہندوستان مین جیسا کہ سلاطین اسلامیہ کے جھنڈے آئے۔ اور ملک کو جہانداری اور قوانین عدل وانصاف سے آباد کیا ساتھی ساتھ حضرات علما و اولیا۔ کرام کے پرچم بھی چارون طرف لہرانے لگے۔ انکی برکت سے لاکھون اصنام پرستون نے راہ ہدایت پائی۔

از انجملہ حضرت مولانا قطب ربانی عالم حقانی مخدوم فقیہ علی مہائمی قدس سرہ العزیز ہین

مہائم

ملک کوکن کا زمانہ سابق مین صدر تھا۔ اور یہ بڑا بارونق شہر سمندر کے کنارے آباد تھا اور کوکن کا حاکم یہین رہا کرتا تھا۔ اور قصبہ ٹھانہ اوسکے توابع مین سے تھا۔ بالفعل یہ شہر ایک چھوٹا سا قصبہ رہگیا ہے۔ جسمین ایک معمولی بازار اور باہر کچھ باغ ہین۔ اور شہر بمبئی کی آبادی وہان تک پہنچتی جاتی ہے۔ اس قصبہ کے غربی رُخ مولانا ممدوح کا مزار مقدس بنی ہے

بت جسکے دس پندرہ گز کے فاصلہ سے دریا موجزن ہے - مزار شریف ایک سنگین شامیانہ کے نیچے ہے جسکے پتھر و نیز خط نسخ سے حضرت کی ولادت اور وفات کی تاریخ لکھی ہوئی ہے -
اور حضرت کی والدہ ماجدہ کا مزار شریف بھی اسمین ہی - اسکے اوپر شاہان تیموریہ کے عہد مین کسی نے ایک گنبذ بنادیا ہی - اور گنبذ کے اردگرد پختہ غلام گردش ہی - یہ ایک نہایت خوبصورت عمارت ہے - اور مزار شریف کے شمالی رُخ ایک چوبی مسجد ہی - اور مسجد متصل ایک باولی ہے جسکی ساخت کچھہ یہی ہی کہ یہ قدیم زمانہ کی ہی - اور صحن مسجد کے آگے درگاہ کے احاطہ مین بعض قبرین بھی ہین جو قدیم زمانہ کی معلوم ہوتی ہین -
اگلے زمانہ مین شہر مہائم سے کسیقدر فاصلہ سے سمندر تھا جو اب بہت قریب آگیا ہے - اور اسکے غربی رُخ پانی مین کچھہ قبرین اور عمارات کے نشان بھی دکھائی دیا کرتے ہین جبکہ جوار بھاٹے مین سمندر کا پانی اوتر جاتا ہے -
قصبہ کی غربی سمت کسی نے کوئی پشتہ بھی بنایا تھا دریا کے روکنے کے لئے جو اب شکستہ ہوگیا ہے - اور بمبئی کے متمول لوگ تفریحًا اکثر وہان جایا کرتے ہین - اور کچھہ مکانات بھی بنا رکھے ہین - سال مین ایکبار حضرت کا عرس ہوتا ہے جسمین ہزارون آدمیونکا مجمع ہوتا ہی - اور بہت خرید و فروخت ہوتی ہی - ریل کا اسٹیشن تخمینًا دو تین سو قدم کے فاصلہ سے ہے - اس قصبہ مین بجز مخدوم صاحب کی درگاہ کے اور کوئی قدیم عمارت یا زیارت دکھائی نہین دیتی قصبہ مین ہندو زیادہ ہین - پہلے زمانہ مین مہائم بھی بڑا بندر تھا -

(کوکن)

ہندوستان کا ایک ٹکڑا ہی جسکے شرق مین ملک گجرات ہی اور غرب مین سمندر ہی بحر اخضر بار شمالاً تقریباً دو سو میل تک لمبا اور چالیس پچاس میل کا چوڑا ہے۔ ملک سرسبز ہے پہاڑ بھی بکثرت ہین۔ اس ملک مین ہندو بکثرت ہین۔ ہندو مسلمانون کے سوا انگریزون کے عہد کے عیسائی بھی ہین۔ ملکی زبان کوکنی ہے۔ جو گجراتی مرہٹی کے علاوہ ایک جداگانہ زبان ہی۔ مگر مرہٹی سے زیادہ ملتی ہے۔ مسلمان اس ملک مین اکثر شافعی المذہب ہین۔ اور قوم عرب اور نوائت ہین (جنکی نسبت طبری لکھتے ہین کہ یہ عرب ہین حجاج بن یوسف کے خوف سے بھاگ کر سواحل ہند مین جا بسے) اس ملک مین آباد ہے۔ انکے بزرگ جہازون مین تجارت کیا کرتے تھے اسلئے فن جہاز رانی مین یہان کے لوگونکو بڑا دخل تھا۔ اب بھی اس ملک کے لوگ بکثرت انگریزی جہازون پر نوکر ہین۔ بمبئی شہر اس ملک کے لوگونکو کوکنی کہتے ہین۔ یہان کے مسلمانون مین یہ بھی ایک بڑی جماعت ہے۔ جو اور بمبئی کی نسبت اس شہر کے قدیم اور رؤسا خیال کیے جاتے ہین اور یہانکے اکثر متبرک و مقدس مزارات و مساجد کی تولیت انہین کے ہاتھ مین ہے۔ جامع مسجد اور دوسری اکثر مساجد بڑی چھوٹی اسی قوم کی بنائی ہوئی ہین۔ مولانا مخدوم بھی قوم نوائت سے تھے۔

کوکن

شاہان خلجیہ و تغلقیہ کے عہد تک پایہ تخت دہلی کا ایک چھوٹا سا صوبہ تھا۔ صوبہ گجرات کے تحت رہا کرتا تھا۔ اور فیروز شاہ باربک تک یہی حالت رہی مگر جب ہندوستان مین تیمور صاحبقران آیا۔ اور سلطان محمود فیروز شاہ کا بیٹا تاب مقابلہ نہ لایا اور ہندوستان کی آفاق کو زیر و زبر کرکے

چلا گیا تو ہندوستان مین طوائف الملوکی ہو گئی ۔ مالوہ کے ملک پر دلاور خان ابن رشید قابض ہو گیا ۔ اور ملتان خضر خان کے ہاتھ آیا دہلی تک ۔ اور شرق مین ابراہیم شاہ سلطان شرقی نے جونپور مین جدا تخت قائم کیا ۔ دکن مین شاہان بہمنیہ کا تخت گلبرگہ مین قائم ہو گیا ۔ گجرات مین مظفر خان کے پوتے احمد شاہ نے تخت قائم کر لیا ۔ اور اپنے نام سے شہر احمد آباد ۸۱۵ ہجری مین آباد کیا ۔ یہ واقعات آٹھوین صدی کے آخر اور نوین صدی کے اول مین ہوئے ۔

ان سلاطین کے آپس مین جنگ ہوا کرتی تھی یہ طوائف الملوکی جلال الدین اکبر کے عہد مین بہت کم ہو گئی ۔ پھر شاہ عالم اور جہانگیر کے عہد مین تو تمام ہندوستان شاہان دہلی کے قبضہ مین آ گیا تھا ۔

مولانا کا نسب اور ولادت

آپکا اسم مبارک فقیہ علی مخدوم پرو ۔ والد ماجد کا نام احمد پرو ہے آپکی ولادت با سعادت سات سو چھہتر ہجری مین اس ملک کوکن مین ہوئی ۔ آپکی والد ماجد مولانا احمد پرو بھی ایک بڑے عالم و فاضل اور مشاہیر علما کرام سے تھے ۔ لفظ پرو آپکے خاندان کا لقب ہے ۔

مولانا علی کی ولادت کا زمانہ ہندوستان مین بڑے امن اور خیر و برکت کا زمانہ فیروز شاہ باربک کی سلطنت کے عروج کا زمانہ تھا ۔ علما و فضلا و مشائخ کرام کی قدردانی بیحد ہوتی تھی ۔ اور سلطان محمد تغلق شاہ نے عرب روم شام ایران توران اقطار الارض کے اہل کمال کو جمع کر لیا تھا ۔ علم و فضل ۔ فقر کے لحاظ سے یہ زمانہ ہندوستان کیلئے خصوصاً

مسلمانون کے لیے بڑا ہی متبرک زمانہ تھا۔ بڑے بڑے محدث مفسر۔ فقیہ۔ اور عالم عقلیہ کے ماہر جمع تھے۔ اولیای کرام بہی وہ تہے کہ جنکے ذکر سے تواریخ مزین ہین۔

پہر اس زمانہ مین مولانا علی مہائمی کی تحصیل علم اور کسب کمالات کے لئے بہت سے آسان ذرایع موجود تہے۔ اودہر خود آپکے والد ماجد علم کا دریا رواں تہے۔ اور زمانہ نے نکا معاش سے بہی پوری مہات دیر رکہی تہی۔ ابتدائے جوانی مین علوم و فنون مروجہ سے فارغ ہوجانا مولانا علی جیسے ہونہارون کے نزدیک کیا بڑی بات تہی۔ جودت ذہن حدت طبع تو خدا دادہی تہی تہوڑے دنون مین اپنے اقران سے بڑہ گئے۔ اور مسند افادہ پر بیٹہکر تعلیم و تدریس مین شہرۂ آفاق ہوگئے اور پہر فقر اور تجرید کی طرف جو طبیعت مائل ہوئی ریاضات شاقہ و مجاہدات شدیدہ کے بعد بدر کمال بنگئے۔ مشہور ہے کہ ان ایام مین حضرت خضر علیہ السلام سے بہی آپنے استفادہ کیا ہے آپ بڑے باخدا اور ولی کامل اور قطب زمانہ تہے۔ مزار مقدس فیوض و برکات کا منبع ہے

مذہب مولانا کا

شافعی تہا اس مذہب مین آپنے ایک رسالہ بہت عمدہ تحریر فرمایا ہے۔ پہر تفسیر اور تصوف مین بہت کچہ عمدہ عمدہ کتابین لکہین جو انہین کی حیات مین مقبول ہوکر ہند کے چارو طرف مشہور ہوگئین اور اپنے علمائے زمانہ نے بڑی قدر دانی کے ساتہہ اونکو دیکہا۔ آپکو حضرت شیخ الشیوخ محی الدین ابن العربی قدس سرہ سے بڑی عقیدت تہی توحید وجودی مین اونہین کے تابع تہے۔ اور اسلیے شیخ کے کتابونکی شرحین بہی لکہین۔ آپکی مجلس مین اسرار معارف سننے کے لئے علماء وقت کا ایک گروہ حاضر رہا کرتا تہا۔

اہل حاجات کے لیئے آپکا آستیانہ مرجع انام تہا۔

پہر آپنے اپنی جوانی مین

ہندوستان کو فتن کا کہیت بہی دیکہا۔ ایک زمانہ یہ بہی دیکہا کہ مہائم پر شاہان دہلیہ کا قبضہ ہو گیا اور ایک مدت تک انہین کے حکام یہان حکمرانی کرتے دیکہے۔ پہر یہ بہی آپنے دیکہا کہ گجرات مین احمد شاہ نے اپنے نام سے احمد آباد شہر آباد کیا اور بڑے بڑے علما و مشائخ کرام کو وہان لاکر بسایا۔ یہ شہر احمد آباد ۸۱۳ھ مین بنایا گیا۔ اوسوقت مولانا علی مہائمی کا سن شریف تقریباً چالیس برس کا تہا۔

احمد آباد مین آپکے معاصرین مین سے بہت سے علما و اولیا کرام تہے منجملہ اونکے مولانا جمال الدین عرف شیخ گنجتو قدس سرہ تھے۔ یہ حضرت بابا اسحٰق مغربی کے مرید اور دہلی کے رہنے والے ہین۔ احمد شاہ گجراتی اپنے شہر کی برکت و رونق کے لیے آپکو لایا تہا۔ اپنی حیات مین مرجع عالم تہے بڑے بڑے علما اولیا آپکے حلقہ مین حاضر ہوتے تہے انکا مزار احمد آباد مین ہے۔

از انجملہ حضرت قطب عالم ابو محمد برہان الدین بن شاہزادہ محمود بن سید جلال مخدوم جہانیان ہین یہ حضرت اپنے باپ کے مرید اور شیخ احمد کہتو کے بہی خلیفہ تہے۔ بڑے اولیا کرام مین سے تہے یہ بہی اوس عہد مین احمد آباد کو رونق دے رہے تہے۔ اونکا انتقال حضرت مخدوم علی کے بعد ہوا ہے اسکے سوا اور بہی بہت سے اکابر موجود تہے۔

دکن مین سید محمد گیسو دراز تہے جنکا انتقال ۸۲۵ھ ہجری مین بمقام گلبرگہ ہوا ہے اسیطرح

ہندوستان کے ہر قطع مین ایک ایک باکمال تھا۔

آپکے عہد مین دو پادشاہ ایک ہی نام کے بڑی بڑی آزمائیان کرتے تھے۔ ادہر احمد آباد مین احمد شاہ اور گلبرگہ مین احمد شاہ بہمنی۔ احمد شاہ گجراتی نے ایکبار حملہ کرکے ملک کوکن کو بہمنیونسے چھین لیا اور مہائم مین ایک شخص کو حاکم کیا جسکا نام قطب تہا قطب کے مرجانیکے بعد احمد بہمنی کے دل مین پہر اس ملک کی ہوس پختہ ہوئی حسن عزت مخاطب بملک التجار کو لشکر دیکر بہیجا۔ ملک التجار نے یہ ملک گجراتیون سے لے لیا۔ اسکے بعد احمد شاہ گجراتی کو غیرت شاہی نے ابھارا اپنے بیٹے ظفرخان کو افتخار الملک کے ساتھ لشکر دیکر ادہر روانہ کیا اور مخلص الملک کوتوال بندر دیو کو لکھا کہ سب بندرون کے جہاز جمع کرکے ظفرخان کی مدد کے لیے بہت جلد پہنچے وہ بندر دیب (دیو) بندر (گھوگہ) (کھمبایت) کے جہاز جمع کرکر مہائم کی طرف چلا جہازونکی تعداد ستر کے قریب تہی ظفرخان نے جہازی لشکر کو جداگانہ روانہ کیا اور آپ لشکر لیکر خشکی کے رستہ چلا۔ اور رٹانہ پر جو دکہنیون کا تہانہ تہا حملہ کیا۔ ادہر جہاز بہی آپہنچے۔ چارونطرف سے نرغہ کرکے حاکم تہانہ کو جو قلعہ مین پناہ گزین تہا تنگ کیا وہ بہی خوب لڑا جب تاب مقابلہ نرہی تو بہاگ گیا۔ ظفرخان کا سفید لشکر یہانسے مہائم کیطرف روانہ ہوا۔ وہان ملک التجار تہے جو دکہنیو کی طرف سے حاکم تہا دشمنونکا لشکر مہائم کا بندر خاربند بناکر مستحکم کر رکہا تہا۔ پہر جب گجراتی لشکر آگیا تو خاربند سے نکلکر صف آرائی ہوئی اور خوب ہی مقابلہ کیا۔ صبح سے شام تک خوب ہی کشت و خون رہا آخر ملک التجار بہاگ کر کسی اور بندر مین پناہ گزین ہوا۔ مگر دریائی لشکر اور بری عسکر نے ہر طرف سے محاصرہ کرلیا۔ ملک التجار نے اس حال سے احمد شاہ بہمنی کو مطلع کیا۔ اسنے فوراً دس ہزار سپاہ جرار اور ہاتھی

ہاتھی اپنے بیٹے محمد خان کو دیکر مدد کے لیئے روانہ کیا اور اپنے وزیر خواجہ جہان کو ہمراہ کیا جب لشکر ملک کوکن میں آگیا ملک التجار بھی اونسے جا ملا۔ مہائم پر حملہ کرنے سے پہلے یہ مناسب معلوم ہوا کہ اول تہانہ کو گجراتیون سے واپس لینا چاہیئے۔ پھر مہائم پر حملہ کرنا چاہیئے۔ اودھر شاہزادہ ظفر خان بھی ایک لشکر لیکر تہانہ کی مدد کو آیا۔ صبح سے غروب تک دونون لشکرون مین خوب کشت وخون رہا۔ آخرکار دکھنیونکو شکست ہوئی۔ ملک التجار جالنہ کی طرف اور شاہزادہ ظفر خان دولت آباد کی طرف بہاگ گئے۔ اور ظفر خان پھر مہائم مین آیا اور جہازون کے ذریعہ سے ملک التجار کے لوگونکو جو جہازون مین سوار ہوکر خزائن جواہر لیئے جاتے تھے گرفتار کیا۔ اور بہت کچھ مال واسباب نقد وجنس ہاتھ آیا۔ سبکو کشتیون مین سوار کرکے اپنے باپ احمد شاہ گجراتی کے پاس روانہ کیا۔ اور تہانہ اور مہائم مین اپنی طرف سے عمال وحکام مقرر کیے۔

یہ واقعہ حضرت مخدوم صاحب قدس سرہ کے سامنے گذرا۔ آپ کی وفات سے دو ایک برس پہلے۔ اس واقعہ کے بعد راے مہائم کی لڑکی شہزادہ فتح خان کے نکاح مین آئی۔ اُن واقعات کے بعد ۸۳۵ ہجری جمعرات کے دن عشا کے وقت تاریخ اٹھائیسوین جمادی الثانی حضرت مخدوم صاحب قدس سرہ العزیز کا انتقال ہوا۔ جمعہ کے دن صبح کو کچھ دن چڑھے اس گنج گرانمایہ کو تہِ خاک مدفون کیا۔ ایسے باکمال کی وفات پر زمانہ مدتون خونی آنسوون سے رویا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

بعض مؤرخون نے مولانا علی کو نائوحدا کا نواسہ لکھا ہے۔ نائوخدا سے معلوم نہین

کونسا ناؤ خدا مراد ہے - یہی ملک التجار یا کوئی اور جو اس سے پہلے اس ولایت کا حاکم تھا -
اس سے معلوم ہوا کہ مولانا دنیا کے لحاظ سے بھی ایک بڑے آدمی اور رئیس خاندان میں سے تھے

حضرت مخدوم صاحب

نہ صرف درویش اور ولی باکمال تھے بلکہ ایک بڑے عالم و فاضل صاحب تصانیف بھی تھے آپکی مفید تصانیف بہت کچھ ہیں - از انجملہ قرآن مجید کی تفسیر ہے جسکو تفسیر رحمانی کہتے ہیں دراصل نام تبصیر الرحمن وتیسیر المنان ہے ایک عجیب تفسیر ہے مختصر الفاظ میں ایک آیت کو دوسری آیت سے اس خوبی کے ساتھ ربط دیتے ہیں اور اسکے سا، ق و معارف صوفیہ بھی الفاظ قرآنیہ سے واضح کرتے جاتے ہیں - مگر ہر ایک مقام میں توحید وجودی کی جھلکی پائی جاتی ہے - اور کہیں کہیں مطالب قرآنیہ کی بھی توضیح فرماتے ہیں - ہرچند علمائے کرام نے اس فن میں بہت سی تفاسیر لکھی ہیں امام رازی رح بھی ربط آیات میں بہت کوشش کرتے ہیں مگر جناب مخدوم صاحب بھی ایک نئے لطف کے ساتھ مختصر الفاظ میں اس مطلب کو ادا کرتے ہیں - یہ تفسیر مصر میں چھپ گئی ہے اور بڑے بڑے علماء نے اوس پر تقاریظ لکھی ہیں اور بہت کچھ مدح کی ہے -

از انجملہ استجلاء البصر فی الرد علی استقصاء النظر ہے - یہ کتاب بھی بے نظیر ہے ابن مطہر حلی شیعی نے استقصا اپنے مذہب کی تائید میں لکھی تھی اور مولانا علی کے عہد میں شاہان صفویہ کا نیر اقبال نصف النہار پر پہنچا ہوا تھا -

شیعہ اوس کتاب کو لاجواب کہتے ہیں اور ناز کرتے ہیں کہ آجتک اسکا جواب کسی سے نہیں ہوا

اور نہ ہوگا۔ مگر مخدوم صاحب قدس سرہ نے اونکے اس دعوے کو بہت جلد باطل کرکے دکہادیا۔

از انجملہ انعام الملک العلام باحکام حکم الاحکام ہے یہ کتاب عجائب روزگار سے ہے۔ اس کتاب مین آپنے احکام شرع کی حکمتین اور اونکے اسرار بیان فرماکر ثابت کردیا ہے کہ شرع محمدی علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام بہی بذات خود ایک معجزہ ہے۔ ہر بات اسکی حکمت اور مصلحت پر مبنی ہے۔ یعنی میزان عقل مین ہر بات کو تول کر دکہادیا ہے کہ پوری ہے۔ اور فطرت کے گز سے ناپ دیا ہے۔ اور علمانے بہی اس فن مین کتابین لکہی ہین متاخرین مین شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی کتاب حجۃ اللہ البالغہ بہی عجیب و غریب ہے۔

از انجملہ خصوص النعم شرح فصوص الحکم ہے۔ اور دوسری شرح بہی لکہی ہے تیسری ناتمام رکہی۔ ان شروح مین تبلادیا کہ شیخ ابن العربی پر جو لوگونکے اعتراضات ہین محض بے اصل ہین۔ شیخ کے کلام کو شرع محمدی کے مطابق کیا ہے۔ اور اسیطرح نصوص کی بہی شرح لکہی ہے نصوص شیخ صدر الدین قونوی کی تصنیف ہے۔ از انجملہ زوارف شرح عوارف المعارف تالیف شیخ شہاب الدین سہروردی رح اسیطرح اور بہی رسائل ہین از انجملہ النور الازہر فی کشف القضاء والقدر ہے۔ اور اوسکی شرح الضوء الازہر بہی آپ ہی نے لکہی ہے۔ اور رسالۃ الوجود فی شرح اسماء المعبود بہی آپکا ہی رسالہ ہے اور اوسکی بہی آپ ہی نے شرح لکہی ہے جسکا نام احلۃ التائید فی شرح رسالۃ التوحید ہے اور دوسری شرح ادأۃ الدقائق بشرح مرأۃ الحقایق ہے انکے سوا اور ایک رسالہ ہے جسمین آیہ الم سے متقین تک کروڑون وجوہ تراکیب نحویہ کے بیان مین فرمائے ہین۔

جس سے مولانا کا تبحر معلوم ہوتا ہے اور ایک رسالہ فقہ امام شافعی رح میں مختصر جامع نہایت عمدہ
مسمی بہ فقہ مخدومی ہے یہ رسالہ نجم الدین تو ریس بی کے حکم سے ترجمہ کرکے چھاپا گیا
لیکن اس رسالہ میں کچھ تحریف بھی واقع ہوگئی ہے - یا یہ ابتدائی تالیف ہے جو طالب علمی کے زمانہ
میں ہوئی ہوگی -

آپکا ذکر اخبار الاخیار میں شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے اور سبحۃ المرجان میں سید غلام علی
بلگرامی نے - اور ابجد العلوم میں - ابو الطیب قنوجی نے اور دیگر اکابر نے کیا ہے - آپکے شیوخ الطریقہ
اور شیوخ فی العلم اور سلسلۂ تلامذہ کا کوئی پتا نہین لگتا - نہ آپکی نسل مین سے کوئی شخص معلوم ہوتا ہے
نہ مہائم مین کوئی آثار مدرسہ کے پائے جاتے ہین اسلیے بعض نے کہدیا کہ آپکا طریقہ اویسیہ ہے -
آپکے مزار مقدس سے توحید وجودی کی خوشبو آتی ہے - آپکی کرامات وخرق عادات
جو آپکی حیات مین اور آپکے بعد آپ کی قبر سے متعلق ہین بیشمار ہین منجملہ اونکے دو تین کرامات ہین
جو رسالہ ضمیر الانسان مین سید ابراہیم مدنی نے نقل کی ہے - گو سلسلہ رواۃ مذکور نہین
مگر امکان ہے - اونمین سے ایک یہ ہے - کہ لونڈی آپکے کپڑے دھویا کرتی تھی اور حسن اعتقاد سے
آپکے کپڑونکا دھوون پی لیتی تھی حق سبحانہ تعالی نے اوسکی برکت سے اوسکو ولیہ کردیا -
دوم یہ کہ ایک مسافر آپکے یہان آیا وہی لونڈی کھانا لیکر گئی - مسافر دکھائی نہ دیا مگر انکشاف ہوا
تو وہ شخص خانہ کعبہ مین بیٹھا دکھائی دیا - آپنے کھانا لے لیا اور کہا کہ مین خضر ہون اور یہ مرتبہ
مولانا علی مہائمی کے کپڑون کے سبب حاصل ہوا -
سوم یہ کہ مہائم مین کوئی تاجر بت پرست تھا کئی برس سے اوسکا جہاز غائب تھا نجومیون نے

دریافت کرتا تھا کوئی کچھ کوئی کچھ کہدیتا تھا - آخر وہ مولانا کی خدمت مین حاضر ہوکر دریافت کرنے لگا حضرت نے فرمایا وضو کرکے مراقبہ مین بیٹھو - خدا نے اوسپر کشف کردیا دیکھتا کیا ہے کہ وہ جہاز تھا کم کے قریب آرہا ہے - آنکھہ کھول کر حیرت مین رہگیا - شام کو وہ جہاز کنارے پر آلگا - پہر وہ ہندو معہ زن و فرزند مسلمان ہوگیا - ؎ مردان خدا خدا نباشند

لیکن ز خدا جدا نباشند ٭ از انجملہ یہ کہ جو فاسق فاجر

اپنے معشوقونکو لیکر سفر سیر وہان رہتے ہین

یا جو بدکار وہان بدکاری کرتے

ہین برباد ہوجاتے ہین

فقط

ابو محمد عبد الحق دھلوی

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب فقہ محمدی مترجم معہ تذکرہ جناب مخدوم صاحب مہائمی قدس سرہ العزیز حسب فرمایش جناب بدر الدین عبد اللہ قوسلمہ اللہ الغفور مطبع گلزار حسنی واقع بمبی طبع ہوکر رونق بخش دیدۂ اہل بینا

ہوئی

سنہ ۱۳۱۴ ہجری

تقریظ مولانا عالم ربانی فاضل حقانی کشاف رموز قرآنی جناب مولوی ابو محمد عبد الحق صاحب مفسر تفسیر حقانی سلمہ اللہ تعالی وابقاہ والبغہ الی غایۃ ما یتمناہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی ؛

١

مینے اس ترجمہ کو اکثر مقامات سے دیکھا جہان تک میرا علم ہے مین کہہ سکتا ہون کہ مترجم علامہ مولانا عبد العزیز صاحب نے نہایت عمدگی سے مطلب خیر الفاظ مین ترجمہ کیا۔ رہی معانی و مطالب کی تہ تک پہنچنے سو وہ تو دوسری بات ہے اسکے لیے شرح درکار ہے۔ کیا زبان کا قالب بدل دینا مفید نہین خدا مصنف اور مترجم اور محرک جناب بدر الدین عبد اللہ فور صاحب رئیس بمبی کو جزای خیر عطا فرماوے۔ ابو محمد عبد الحق

تقریظ جناب سیادت مآب مولانا مولوی سید عبد الفتاح الحسینی القادری المدعو بہ مفتی اشرف علی گلشن آبادی مازال شمس فیضہ بازغۃ علی الامصار و البوادی

الحمد للہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ ؛ اما بعد ہمدرین اثنا کتاب فقہ شافعی عربی مؤلفہ قطب کوکن حضرت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین فقیہ علی مخدوم مہائمی قدس سرہ العزیز معہ ترجمہ ہندی جسکو جناب الانعاب بدر الدین بن عبد اللہ فور سلمہ اللہ تعالی نے نہایت اہتمام سے مرتب کر کے چھپوایا ہے اس فقیر حقیر خادم العلماء والسادات کی نظر سے اوائل کے چند اجزا گذرے بڑی شوق سے عربی کا ترجمہ

لفظاً بلفظاً ملا کر دیکھا برابر اور درست پایا۔ عبارت عربی پر فصاحت اور سلیس ہے خط عمدہ چھاپہ صاف کاغذ
سفید ہے۔ طلبا کو اسکا پڑہنا یاد کرنا واسطے عمل کے مفید ہے اوسکے حاشیہ پر بعض ضروری فوائد خود مولوی
ابو محمد عبد العزیز العثمانی الفزاروی مترجم کتاب نے مزید کئے ہیں وہ بھی مطالعہ کرنیوالے کو از حد مفید ہیں
خداوند ہر دو جہان مؤلف اور مترجم کو و نیز مہتمم و مباشر دفتاری کو اجر عظیم عطا فرمائے اور عمل کرنیکی
توفیق بخشے اور جسنے ہمت نیک و نیت خالص سے کتاب مذکور کو چھپوایا ہے اوسکو بھی دارین میں
اجر جزیل و ثواب جمیل عنایت کرے ہذا ما اوردناہ والحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ و حبیبہ
محمد و آلہ و اصحابہ و اتباعہ اجمعین الی یوم الدین۔ کتبہ فقیر حقیر المسکین عبید الفتاح الحسینی القادری المدعو
مفتی سید اشرف علی گلشن آبادی عفی اللہ عنہ و عن والدیہ و عن سائر المسلمین آمین یا رب العالمین۔

چکیدہ کلک دشوار پسند نتیجہ طبع آسمان پیوند جناب منشی غلام علی بلیغ سلمہ اللہ تعالی

برآر از پردہ بسم اللہ تیغ خوشمقالی را
مسخر کن سواد اعظم نازک خیالی را

بادی النظر میں یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ نجات عقبیٰ مدرن تحقیق و تصحیح مسائل و عقائد نہایت دشوار ہے
کیا حضرات عقلی اور کیا نقلی کل کا اس مسئلہ پر اتفاق ہے گو اس نوع کے علمائے کرام رحمہم اللہ کی تصانیف سے ہزارہا کتب موجود ہیں
مگر اس نہج کی اردو میں بعبارت سلیس کہ جسمیں مسائل ثابتۂ سناخت کے منضبط ہوں اب تک عنقا صفت ناپید تہی
اور اسکے شاہد مقصود نے ابھی تک صورت زیبا نہ دکھائی تہی لیکن ع للہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست ۞ آخر آمد
ز پس پردۂ تقدیر پدید ۞ خوش قسمتی سے کتاب تحفہ مخدومی ہاتھ آئی۔ گو تحفہ مخدومی گل بستان معرفت

نہال شاخسار حقیقت سرو جویبار طریقت رونق بزم شریعت شبلی بستانگاہ جنید بارگاہ منصور رتبت عطار درجت حضرت فقیہ علی مخدوم مہایمی قدس سرہ العزیز کی تصنیف منیف ہے ہر اوسکا کیا کہنا اللہ اللہ میر امتہ اور راوسکی توصیف غیر ممکن ہے اوسکے حسن وخوبی مصنف علیہ الرحمۃ کی ذات بابرکات سے اظہر من الشمس ہے جسکے تصریح کی چنداں ضرورت نہیں لیکن وہ عربی میں مرقوم ہے جسکی فہمیدمیں عوام الناس کو بہت کم استفادہ حاصل ہوتا تھا مگر اوس شاہد زیبا طلعت کو جامع معقول ومنقول حاوی فروع واصول فاضل اجل عالم باعمل واقف رموز خفی وجلی جناب مولانا ومقتدانا مولوی عبد الغنی صاحب نیز اور ابقاہ اللہ تعالی نے خلعت اردوی معلی سے آراستہ فرمایا جس سے ہر کہ ومہ اوسکے جلوۂ نوراگین معانی سے مستفیض ہوسکتا ہے الحق کہ خامہ مترجم شاخ نخل طور سینا ہے از ناشہ ناحل اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوحٰى گردش انکشت کلک طواف حاجیاں ہے نوای عندلیب خامہ تسبیح کرّبیان ہے محراب سبدہ واژہ حروف رنگین ابروی غلمان ہے اور نورانگین نقاط مردم دیدۂ پریان اعراب مژگان حورچیان بیاض بین السطور تجلی گہ طور سواد الفاظ سویدای چشم حور آیت ہے کتابت ناظم لسان روی مہ کنعان محلی صفحات صفحۂ آئینہ دارید بیضا کیوں نہو جس کتاب کے مشتہر مطلع الانوار ہیں سر چشمہ معانی بحر ذخار نکتہ دانی حضور فیض معمور کرم دستور لامع النور عالیجناب حاجی بدر الدین عبد اللہ صاحب قدر دام ولتہ و مآل تحریر ہیچدان تلمیع یہ مژدہ روح افزا حضرات کوکنی وجمیع برادران شافعی ہے کہ یہ کتاب فیض انتساب سیر ذریعہ نجات ابدی کہنا شایان ہے جسکی سیر قاطع سیئات ودافع معصیات ہے بیشک محتشم الیہ نے کیا اپنی قوم اور کیا دیگر برادران شافعی کے لیے ایک ایسی نایاب کتاب بہم پہنچائی جسکی اشد ضرورت ہی نہ تھی ہم تہ دل سے ایسے فیاض خیر خواہ قوم کا شکریہ

قطعہ	اوا کرنا چاہیے وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى		منھیہ
بحمد اللہ دریں ایام فرخ	خوشا شد ترجمہ احسن اسلوب	تلمیع این گفت سالش حاتف غیب	ختم این ترجمہ با صورت ... ١٣١٤

صورة ما قرظه الفاضل فخر الاسلام مولانا مولوی عبد الرحمن صاحب شایق حسان رحمه

زیبایش انجمن عالم از ساغر وصل محمدیت جمیع و تیسیر ست. و آب و رنگ چمن بنی آدم از غنچه و گل رحمت بشیر و نذیر. پس ثنای بیپایان را بنزار سجودی. و پیغمبر آخر الزمان را بشیار درودی اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَجُنْدِهٖ وَحِزْبِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ ذَرَّةٍ مِائَةَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّةٍ. سپس گوش اسلامیان را مژده شنیدن و چشم ایمانیان را نوید دیدن باد که درین زمان میمنت اقتران کتاب فقه مخدومی که تا در و لاجواب ست و از اول تا آخر انتخاب. سراپا نسخهٔ رنگین که بحسن تازگی مضمون فقه شافعی رنگ ریز رونق گلشن دین ست. و معانیش رسواد حرف شرائع چون مردمک روشن شرع متین. سیاهیش را طرهٔ گیسوی احمدی دائم بجاست. و سفیدیش را عارض مهر دی محمدی خوانم روا. ورق ورقش غیرت رخسار محبوبان ملت احمدیه ست. و سطر سطرش رگش زلف خوبان شریعت محمدیه ولنقطه نقطه اش خال رخ نیکوان تو شاد دین نبوت ولفظا لفظش نقش خامهٔ بهزاد شرع متین مصطفوی رنگینی عبارتش سنجیده ست. و خوبی فقراتش پسندیده و دیدهٔ ایمانیان بدیدارش فروغی پذیرد. و باصره اسلامیان از معائنه اش نوری برگیرد. هر مسئله با ساده تازه ست و هر جمله حسن بی اندازه. چرا نباشد که از تصنیف لطیف تالیف منیف نخبة المفسرین و زبدة المحدثین البحر الالمعی والفاضل اللوذعی شیخ المشائخ الفقیه المخدوم علی المهائمی قدس سره العزیز ست. در تحریر تعریفش قلم را تاب از حوصلهٔ کلک آید از من بیرون ست و در تقریر توصیفش حرفی خواندن از همت زبان گوهر بار من افزون. با ترجمهٔ هندیش که از ادیب اریب فاضل لبیب عزیز مصر ادراک و تمیز ابو محمد مولوی عبد العزیز العثمانی النزاردی سلمه ربه القوی ست باهتمام شرافت نیاد نجابت دستگاه نکته سنج نفس لای اعلام قدردان علمای کرام حامی سنن ماحی فتن خیابه فیض انتساب بدر الدین بن عبد الله فقور صاحب رئیس اعظم بمبئی دام دولته بمحل الجواهر طبع سرمه کش دیدهٔ اولو الابصار گردید. الهی تا جهان ست رسالهٔ فقه مخدومی مهر نیمروز باد و نیر خورشید عالم افروز آمین

قطعهٔ تاریخ

بید الحمد فقه مخدومی
واقف سر منزلی مع الله بود
سلیم بام نعمت عرفان بود
نیز ازین دار دار ولیکی تصنیف
آفتابیست ذهن ثاقب او
حامی ملت رسول عرب
گر ترا فکر سال طبع هست

کرد علی مهائمی ست مجتمعات
کاشف کنه سر مکنونات
طارم حال و قال را مرقات
غیر ازین هست بیش تالیفات
اوست مخصر سپهر تحقیقات
بدل و جان ماحی بدعات
شاقفا حوله بوجه احسن هات

آنکه عرفاب لحب توحید
بود یکسان بخلوت و جلوت
معدن الجود معدن الاحسان
هست نیکو منش بسیم هندی
چاپ نمود این کتاب نکو
خیر اندیش شرع پاک نبی
چشمهٔ فیض جاودانی. گو
١٢ ١٤ ١٢

آنچنان شد که شد فنا فی الذات
شاغل ذکر و فکر و نفی اثبات
مخزن الفیض مجمع الحسنات
اعنی عبد العزیز خوش اوقات
به ردین فور متصف بصفات
هم یمی خواه اهل رشد و هدات
ثم سلم وصل الف آنات

٣ احسن الله الی صاحبه ... صاحب فقه ما الیه ؛ حسن الله عن الآفات

تقریظ

رشحهٔ کلک جواہر سلک شاعر باکمال جناب سید جلال عظیم آبادی

مازال شمس فضله بازغة علی الامصار والبوادی

بسم الله الرحمن الرحیم

بنام خداوند دنیا و دین
کز او زاد و حق کس نه ایزد رود
با رحمت و مهر با پنج و درود
تجلیش و چشم جهان آدمیم
ز حسن شهسوار گیتی نورد
سراپای او شمع روشن اگر
همه از مهر تا روز تسلیم
زهی این کتاب شریف آیم
کتابیست در شعر از مهر ما
بخاک جهان ماسوا داده است
کنون بهر دین تو در روز تیغ
بر انسان کر است بایسته گرد
دو گیتی بکام نکو نیش باد

خدای زمان وحده از من
پرستنده او بر خطا میرود
کی شب نه ورد و دیگری در نگرد
ز دو دولت از یکان آدمیم
زمین بوس او آسمان بلند
بیاید ست مهر بیاید ست ماه
زمین پیش او و فلک بر سلام
کز از آفتاب است چون بتاب
همانا چراغ الهی براه
جهانی نیفتیس با سود اوست
بر او دور کرد روشن چراغ
لبی پر بها مرکز تا بکرد
دلی کان نه خوشتیس پر روشنا
رسید جلال این پراگنده حال

همه پیر نیاز ندا اوی نیاز
با آئین داد او پروردگار
پس پیر بیاید کز این روزگار
زهی مهترین مرسلان خدا
بیکی تخم و در وی ناموش نام
بر آل و اصحاب آن پاک زاد
بیان رهم ست مستان زهم
پس از خدا او پس علی علیهم
علی شاه محمد مر دو گیتی
در این نسخه نهست ندا دیگار
به مر دوی نقد پر از بهر دو یا
زمانی سند تیمی آورده است
چو از خاک ما ناک شد تیمه
شنود فر تاریخ طبعش سوال

لطیف و خبیر است دانا و ساز
بر از زمینا رب نیک اندیشه آشکار
جهان دار در روز نیز آورده یار
محمد که شد خاتم الانبیا
ندر ستم بیاید و گر شاه پیام
درود از خداوند داور بیار
نویدی بیا بر بهشتان بود
که او زیس کان بدام تمام
که نخر من به جوز عشدن
هزاران بار و هم یکی ز هزار
مغز آن فراش کرد در حد
مگر روز کردی مبارک آورده است
بدین غالب طبع شد تحقیت

چو خوش گفت آن بی تکلف گروه
هزار و سه صد شش هم چارده
سنه ۱۳۱۴ هجری

माल

नम्बर खेवट

नाम आसामी

[illegible]

टिप्पणी

इस तरफ़ खाता नम्बरों के ... कौन ... कीजो

प्रणमीदसै भीलावे गोजवान एकहो

फारम

नम्बर ६ रसीदकी

नाम आसामी

मुं॰ [illegible] मुनिब श्री [illegible]

[illegible]

[illegible]

अध्याय गीर्त्जी को आवे गीं जबवस्तु है